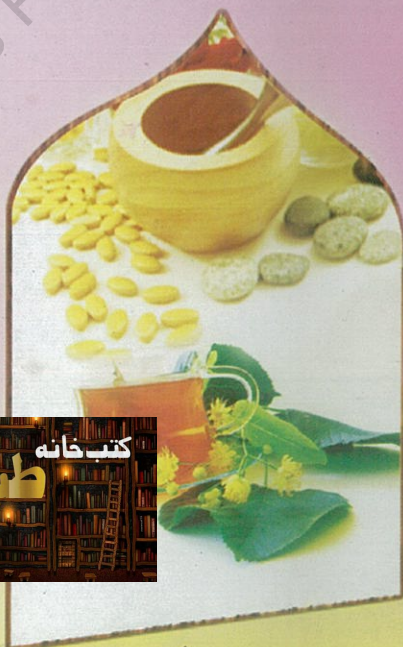


نظریہ مفرد اعضاء

سوالاً جواباً

فاضل

قانون مفرد اعضاء کے نصاب کے عین مطابق



ظلم اشاعت: حکیم محمد الیاس دنیاپوری
ایڈیٹرز ماہنامہ ہر قانون مفرد اعضاء لاہور۔

ترتیب و توثیق
حکیم محمد یسین و حکیم محمد شریف دنیاپوری

یو تی الحکمتہ من یشاء ومن یو تی الحکمتہ فقد او تی خیرا کثیرا

رہبر نظریہ مفرد اعضاء

ترمیم و اضافہ شدہ ایڈیشن

مجدد طب جناب حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی بانی تحریک تجدید طب پاکستان کسی تعارف کے محتاج نہیں ملک بھر کا ماہر علم و فن طبقہ آپ کی شخصیت سے آگاہ ہے آپ نے اسیائے فن اور تجدید طب کے لئے قانون مفرد اعضاء کے ذریعے جو کام کیا ہے اسے سوال و جواب کی صورت میں ذہن نشین کرانے کی کوشش کی گئی ہے جس میں طب کے ہر پہلو پر بحث کی گئی ہے ساتھ ہی تحریک تجدید طب کے تصدیق شدہ مجربات اور اپنے چالیس سالہ خاندانی مجربات کے علاوہ قانون مفرد اعضاء کے تحت تجربہ شدہ خصوصی مجربات بھی پیش کئے گئے ہیں۔

مصنفہ و مرتبہ

الحاج حکیم محمد یلین و حکیم محمد شریف دنیاپور
منگوانے کے لئے آج ہی خط لکھیں یا فون کریں

فون 042-37358721 موبائل 0301-4759408 0333-4229479

حکیم محمد الیاس یلین دوا خانہ علم دین سنٹر بالمقابل کربلا گسٹ ہاؤس بازار لاہور

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

کتاب کا کوئی صفحہ یا مضمون بلا اجازت شائع کرنا منع ہے

☆ کتاب کا نام ----- رہبر نظریہ مفرد اعضاء

☆ مصنف کا نام ----- حکیم محمد یسین و حکیم محمد شریف دنیاپوری

☆ ترتیب جدید ----- حکیم محمد الیاس دنیاپوری

☆ ناشر ----- یسین طبی کتب خانہ دنیاپور ضلع لودھراں

☆ صفحات ----- 304

☆ قیمت ----- 250 روپے

ملنے کا پتہ

☆ یسین دوا خانہ و طبی کتب خانہ ریلوے روڈ دنیاپور ضلع لودھراں

☆ یسین دوا خانہ و طبی کتب خانہ علم دین سنٹر اردو بازار لاہور

042-37358721

موبائل: 4759408

ماہنامہ قانون مفرد اعضاء

کی سابقہ فائلیں

ان فائلوں میں علم و فن طب کے مختلف موضوعات پر محققانہ مضامین شائع کئے گئے ہیں جن میں استاد محترم حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی کے مضامین کے ساتھ ساتھ قانون مفرد اعضاء کے معالجین کے محققانہ مضامین شائع کئے جاتے ہیں ان مضامین کی اہمیت یہ ہے کہ جب تک ان پر عبور حاصل نہ ہو کوئی طالب علم کامل حکیم نہیں بن سکتا۔ اس کے علاوہ جدید طبی معلومات اور مختلف شہیروں میں طبی کیپیوں کی خبریں بھی ملتی رہتی ہیں۔ نئے قارئین کی سہولت کے لئے 1975 سے 2009 تک ہر سال کی الگ الگ فائل بنائی گئی ہے۔

نوٹ ان فائلوں میں اس سال کے شائع ہونے والے خاص ایڈیشن شامل نہیں ہوئے 1975 سے 2009 تک کل 35 فائلیں تیار ہو گئی ہیں۔

قیمت 1975 سے 1990 تک فی فائل 80 روپے 1991 سے 2004 تک فی فائل 120 روپے

لیسین دوا خانہ و طبی کتب خانہ

علم دین سنٹر، بالمقابل کربلا گامے شاہ چوک، بازار لاہور۔

فون: 042-37358721 موبائل: 301-4759408 333-4229470

تحقیقات

طبی اصطلاحات

ڈکشنری آف قانون مفرد اعضاء

اس کتاب میں قانون مفرد اعضاء کے تحت طب کی مشکل اور پیچیدہ طبی اصطلاحات کی آسان اور سادہ انداز میں تشریح پیش کی گئی ہے قانون مفرد اعضاء چونکہ علم و فن طب میں ایک نیا طر ابقہ علاج ہے لہذا قانون مفرد اعضاء کی اصطلاحات کو بھی آسان انداز میں اس طرح پیش کیا گیا ہے کہ یہ کتاب قانون مفرد اعضاء کی ڈکشنری بن گئی ہے

مصنفہ و مرتبہ ☆ زبدۃ الحکماء الحاج حکیم محمد سلیمین دنیا پوری

نصاب فاضل قانون مفرد اعضاء

قانون مفرد اعضاء کی کتب کا مطالعہ کرتے وقت

نصابی کتب

کا پہلے مطالعہ کریں تاکہ قانون مفرد اعضاء کی تیوری سمجھ آجائے اس سے جو کتاب بھی پڑھیں گے تو فوراً مسئلہ سمجھ آئے گا نصابی کتب کی لسٹ جو انی لفافہ بھیج ہم سے مفت طلب کریں۔

☆ حکیم محمد الیاس دنیا پوری

فہرست مضامین

۱۲۲	علامات پر سوالات	۷	مقدمہ
۱۸۸	علامات تشخیص صحت و مرض	۱۱	پیش لفظ
۱۹۷	نفسیات پر سوالات	۱۳	انسانی نفس اور زندگی کا تعلق آفاق اور کاینات سے ہے
۱۹۹	نبض	۲۳	کیفیات کے افعال و اثرات
۲۰۷	تشریح کثرائط نبض	۳۶	مقصد احیائے فن اور تجدید طب
۲۲۲	مرض پر سوالات	۴۱	ارکان پر سوالات
۲۹۹	رسالہ قبریہ سے پچیس حکم	۵۱	مزاج پر سوالات
۲۳۲	غذا پر سوالات	۶۱	اخلاط پر سوالات
۲۵۰	فارماکوپیا اعصابی عضلاتی مجربات	۷۱	اعضاء پر سوالات
۲۵۶	عضلاتی اعصابی مجربات	۸۰	پچھڑوں کے افعال
۲۶۰	عضلاتی غدی مجربات	۸۳	جگر
۲۶۶	غدی عضلاتی مجربات	۹۱	رئیس اعضا اور ان کے خادم
۲۷۱	غدی اعصابی مجربات	۹۵	ارواح پر سوالات
۲۷۶	اعصابی غدی مجربات	۹۹	قویٰ پر سوالات
۲۸۱	خاندانی مجربات	۱۰۶	افعال پر سوالات
۲۸۷	خصوصی مجربات		

قانون شفا

ٹپی دنیا میں اسباب الامراض کی تہہ تک پہنچنے کے لئے ایک لاجواب کتاب جس کے مطالعہ کے بعد کسی مرض کی حقیقت ماہیت کو قانون مفرد اعضاء کے تحت بالاعضاء جاننا بہت آسان ہو جائے گا اس کتاب کے آخر میں علاج میں ناکامی کے اسباب اور دوا کے صحیح فوائد نہ ملنے کے اسباب کا خصوصی ذکر کیا گیا ہے یہ کتاب 2007 میں ماہنامہ قانون مفرد اعضاء کا خاص ایڈیشن کے طور پر شائع ہوئی ہے جو تمام خریداروں کو مفت دیا جاتا ہے قیمت 130 روپے علاوہ خرچہ ڈاک

سوانح حیات

الحاج حکیم محمد یسین دنیا پوری مد

مجربات یسین

اس کتاب میں حکیم محمد یسین صاحب کے مکمل حالات زندگی ان کے تجربات اور کامیاب علاج کے واقعات کے ساتھ ساتھ مجرب نسخہ جات دئے گئے ہیں اس کے علاوہ استاد صابر صاحب کی باتیں جو آپ نے ہمیں بتائی درج کی گئی ہیں

0301-4759408

منگوانے کے لئے آج ہی خط لکھیں یا فون کریں

مَقَلَّاتُ

سوال و جواب کی اہمیت | سوال و جواب کی اہمیت کا اعجاز اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ انسان بچپن سے لے

کر بڑھاپے تک طالب علم رہتا ہے۔ طالب علم کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر سوال کا جواب جانے جو اُس کے سر و کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ بھی اُس کے ذہن میں دن رات مختلف قسم کے سوالات اٹھتے رہتے ہیں۔ جن کا جواب جاننے کے لئے وہ غیر شعوری طور پر خواہش مند ہوتا ہے یہی سوالات اور اُن کے حقیقی جوابات نئی نئی تحقیقات و نظریات و اصول کی ایجاد کا سبب بنتے ہیں۔ انہیں اصول و نظریات کے تحت انسان اپنے لئے نئی نئی چیزیں ایجاد کرتا ہے نئی چیزیں۔ نئی ایجادات میں دُنیا کا ہر شعبہ شامل ہیں۔ ان شعبہ جات میں طب بھی شامل ہے۔

یاد رکھیں کہ جب بھی نئی ایجادات و تحقیقات و تحقیقات ہوتی ہیں تو ان پر بھی بے حد سوالات اٹھتے ہیں۔ جوں جوں سوالات اٹھتے ہیں قدرت محقق کو تسلی بخش جوابات سے نوازتی رہتی ہے۔ اس طرح ان میں نشو و نما پیدا ہوتی رہتی ہے۔ حتیٰ کہ ایسا علم و فن دُنیا کے ہر حصہ میں اور ہر فرد تک پہنچ جاتا ہے۔ یہ سب کچھ سوال و جواب کی بدولت ہی ہوتا ہے۔

سوال و جواب کی حقیقت | کسی بھی شے کی حقیقت کو جاننے کی طلب کا نام سوال ہے اور اس شے کی حقیقت

پر سے پردہ اٹھانے کا نام جواب ہے۔

دُنیا میں لا تعداد سوالات ایسے ہیں جن کے جوابات کی بے حد ضرورت

ہے۔ کسی بھی شعبہ زندگی کو لے لیجئے کروڑوں سوالات ابھی تک حل طلب ہیں ان کے جوابات جاننے کی سرٹور کو ششیں کی جا رہی ہیں۔ گویا۔ انسان کی فطرت یہ ہے کہ وہ جب کوئی شے دیکھتا ہے یا اس کے متعلق سنتا ہے تو وہ اس کی حقیقت و افعال و خواص جاننا چاہتا ہے وہ اپنی زندگی میں آنے والی ہر شے کی حقیقت و خواص اور عمل کے اثرات و افعال معلوم کرنا چاہتا ہے۔

جب کسی شے کی حقیقت پر سے پردہ اٹھ جاتا ہے تو وہی اس کا جواب بن جاتا ہے۔ لیکن جاننا چاہیے کہ سوال اور جواب کا بھی کوئی معیار ہونا چاہیئے۔

سوال و جواب کا معیار | یاد رکھیں کہ ہر شعبہ علم و فن کی بنیاد کسی نہ کسی اصول و قاعدہ پر قائم ہوتی ہے لیکن جو علم و

فن و شعبہ کسی اصول پر قائم نہ کیا گیا ہو، وہ دیر پا نہیں ہو سکتا اور نہ ہی انسانی ذہن اسے قبول کرتا ہے۔ ہر علم و فن کی نشو و ارتقاء بھی اس کے بنیادی اصولوں پر عمل کرنے سے ہوا کرتی ہے اس لئے ہر طالب علم کے لئے ضروری ہے کہ وہ جس شعبہ علم و فن میں کمال حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اور اس میں نشو و ارتقاء اور ترقی چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے زیر نظر علم و فن کے بنیادی اصولوں کو سمجھے اور جس قسم کے بھی سوالات سمجھنا چاہے وہ اس علم و فن کے بنیادی اصولوں کے خلاف نہ ہوں۔ کیونکہ اگر اس کے سوالات بنیادی اصولوں سے باہر ہوں گے تو وہ معیاری نہیں ہوں گے۔ طالب علم کا وقت ضائع ہو گا۔ اس کے زیر نظر علم و فن میں مہارت نہیں ہو سکے گی۔ ناکامی اس کا مقدر ہو گی۔

اگر اس کے سوالات معیاری ہوں گے۔ یعنی بنیادی اصولوں کے تحت ہوں گے۔ تو اس کے جوابات بھی صحیح ملیں گے۔ جس سے اس کا دل مرت و شادمانی سے کھل اٹھے گا۔ اس کا دماغ روشن ہو گا اس کے زیر نظر

علم و فن کی ترقی کی نئی نئی راہیں کھل جائیں گی۔ دُنیا میں جتنے بھی شعبہ ہائے علم و فن ہیں۔ ان میں ایک شعبہ علم طب کا بھی ہے جو جسم انسان کے متعلق بحث کرتا ہے علم طب کی بنیاد ہی فطری اصولوں کے تحت رکھی گئی ہے۔ طب کے انہی فطری اصولوں کے تحت قانون مفرد اعضاء قائم کیا گیا ہے۔ کیونکہ طب میں مختلف طریقہ ہائے علاج نے بے انتہا توہمات اور خس و خاشاک ملا دیئے تھے۔ جن کو صاف کرنا ضروری تھا۔

قانون مفرد اعضاء کی خصوصیت | قانون مفرد اعضاء سے ثابت کیا گیا ہے کہ جو طریقہ علاج فطرت کے اصولوں کے مطابق

نہیں ہے۔ وہ غلط ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی ثابت کیا گیا ہے کہ ایور ویدک اور طب یونانی فطری طریقہ ہائے علاج ہیں۔ کیونکہ ان کی بنیاد ہم فطری اصولوں پر قائم کی گئی ہے۔

بنیاد طب یونانی۔ ایور ویدک اور قانون مفرد اعضاء | طب یونانی ایور ویدک

اور قانون مفرد اعضاء کی بنیاد امور طبیہ یعنی ارکان، مزاج، اخلاط، اعضاء، ارواح قوی اور افعال پر قائم کی گئی ہے ان کی ترتیب اور وجود انسان اور حیوان کے لئے نہ صرف ضروری ہے بلکہ اس کے بغیر وہ ایک لمحہ بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ قانون مفرد اعضاء نے انہی اصولوں کے تحت طب کے ہر نقطہ پر بحث کی ہے جہاں جہاں فطری اصولوں سے روگردانی ہوئی ہے۔ اس کو صاف کر دیا ہے۔ اس طرح طب یونانی کا وقار، ترقی و نشو و ارتقا بحال ہو گیا ہے۔

قانون مفرد اعضاء کے شائقین کو چاہیئے کہ وہ طب یونانی کے بنیادی اصولوں کے تحت اعتراضات اور سوالات کریں۔ تاکہ انہیں انہی اصولوں کی روکش میں

میں جوابات دیئے جاسکیں۔

م نے بھی زیر نظر کتاب میں انہی سوالات کے جوابات درج کئے ہیں جو ضروری تھے تاکہ ان کے جوابات سے دوسرے دوست بھی مستفید ہو سکیں ہم نے بے حد کوشش کی ہے کہ ہر دوست کے سوال کا جواب جامع اور مختصر ہو جسے سوال دوستوں کی طرف سے آئے ان کو طب کے مختصر موضوعات کے تحت جھانٹ کر علیحدہ علیحدہ موضوع میں درج کر کے جوابات دیئے ہیں تاکہ ہر موضوع پر اعتراضات کے جوابات ثائقین قانون مفرد اعضاء کو ایک ہی جگہ مل سکیں ان میں میں نے مندرجہ ذیل موضوعات کے تحت باب قائم کئے ہیں۔ ارکان مزاج اخلاط۔ احصاء۔ ارواح۔ قوی۔ افعال۔ امراض، علامات۔ نفسیات۔ بنفص۔ غذا اور خاندانی مجربات وغیرہ کے علاوہ قابل ترین ہستیوں کے مجربات وغیرہ بھی دیئے ہیں آخر میں میں اتنا عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ میں نے زیر نظر کتاب میں ہر قسم کی خوبیاں پیدا کرنے میں اپنی طرف سے کوئی کمی نہیں چھوڑی اور کتابت و طباعت اور دوسری چیزوں کے لئے بھی از حد کوشش کی ہے۔ لیکن انسان کے کام میں خامیاں ممکن ہیں۔ امید کرتا ہوں کہ ناظرین جو کمی محسوس کریں گے اس سے مجھے آگاہ کریں گے اور میری غلطیوں کو معاف فرمائیں گے۔

خادم فن

حکیم محمد یلین و حکیم محمد شریف دنیا پوری

پیش کش لفظ

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہمیں نفس ناطقہ ہونے کے ساتھ ساتھ باشعور پیدا کیا ہے۔ یہی وہ شعور ہے جس سے انسان حیوان سے اشراف و اعلیٰ ہے۔ اسی شعور کے ساتھ انسان میں اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا جہیز پیدا کیا ہے جس سے انسان اپنے صحیح راستے کی تلاش میں اپنی منزل کی رکاوٹوں کو دور کرنے کے طریقے اور اچھے ہوئے مسائل کو سمجھنے کے لئے دوسروں کے پاس جاتا ہے اور ان سے سوال و جواب کی صورت میں اپنے مسائل کو حل کرتا ہے۔ حالانکہ اس کے پاس انہی مسائل کی تشریحات سے ہزاروں کتابیں بھری پڑی ہیں۔ چونکہ ہر تشریحی کتاب میں کسی نہ کسی موضوع پر مختلف عنوان قائم کر کے بڑی لمبی چوڑی تشریحات لکھی جاتی ہیں۔ جو اس قدر طویل ہوتی ہیں کہ طالب علم کا دماغ چکر اجاتا ہے اور وہ مجبور ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے استاد یا دوستوں سے سوال جواب کی صورت میں اپنی الجھنوں کو دور کرے۔ کیونکہ وہ مجبور ہوتا ہے کہ اس کے ذہن میں کسی موضوع پر مختصر اور مدلل جواب ہو۔ یہ حال تو عام مسائل اور مضامین کا ہے اس کے برعکس کسی موضوع پر جب نئے نظریے اور نئے اصول بیان کئے جاتے ہیں۔ جس سے اس موضوع کی پہلی معلومات پہلے اصول اور نظریے غلط اور بے معنی ہوتے ہیں تو ایسے موقع پر طالب علموں کا دماغ چکر اجاتا ہے۔ ذہن کند ہو جاتا ہے۔ طالب علم بروقت برائیاں رہنے لگتا ہے اور وہ سوچتا ہے کہ اب وہ کیا کرے کیونکہ پہلی معلومات اچھے غلط معلوم ہوتی ہیں۔ نیا نظریہ اور نئی تشریحات سمجھ میں نہیں

آئیں نئے نظریے کے تحت پہلی معلومات کے ہر نقطہ پر سپیکٹروں اعتراضات وارد ہوتے ہیں۔ طرح طرح کے سوالات پیچیدگیاں اور غلط فہمیاں پیدا ہوتی جاتی ہیں۔ جن کی تشریح پہلی معلومات سے مطابقت کرنے کے لئے ضروری ہے۔

چونکہ قانون مفرد اعضاء بالکل نیا قانون ہے۔ اس کا سب سے بڑا کام طب یونانی میں بخدید نشو و ارتقا اور ترقی کرنا ہے اور اسے فطرت کے مطابق صحیح ثابت کرنا ہے۔ اس لئے طب کے ہر نقطہ اور اصول میں جو خس و خاشاک مل گئے ہیں اور مختلف قسم کے توہمات اس میں شامل ہو گئے ہیں جو اس کی نشو و نما میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ انہیں دھونے کے لئے قانون مفرد اعضاء ایجاد کیا گیا ہے۔ قانون مفرد اعضاء نے طب کے ہر نقطہ نظر پر بحث کی ہے اور جو حقائق ہیں انہیں فطرت کے عین مطابق ثابت کر دیا ہے بلکہ اس میں جو خس و خاشاک اور توہمات تھے انہیں دھو دیا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ جو بھی طریقہ علاج یا طبی نظریات فطرت کے مطابق نہیں ہیں وہ غلط ہیں یہی قانون مفرد اعضاء کا کمال ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ قانون مفرد اعضاء نے طبی تشریحات کو سمجھانے اور توہمات کو دور کرنے کیلئے بہت کام کیا ہے اس کام کو تشریح کو سمجھانے کیلئے ہم نے یہ کتاب لکھی ہے اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہماری محنت رائے کاں نہیں گئی حکماء صاحبان نے ہماری طرف دیکھے گئے جوابات کو بوجھ لینا کیا ہے جس کا مزین ثبوت یہ ہے کہ ہر بنظر مفرد اعضاء کا پہلا ایڈیشن دیکھتے ہی دیکھتے ختم ہوا۔

چھ ٹا ترمیم شدہ ایڈیشن آپکے دست مبارک کو بوسہ دے رہا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہیں کہ وہ ہمیں خدمت خلق کا زیادہ سے زیادہ موقع دے۔ آمین

خادم فن۔ حکیم محمد شریف و حکیم محمد سیسین۔ دنیا پور ضلع لودھراں

انسانی نفس اور زندگی کا تعلق

آفاق اور کائنات سے ہے

طب قدیم جب اسباب امراض پر بحث کرتی ہے تو اس کے سامنے ارضی و سموی دو اقسام کے اسباب ہوتے ہیں۔

اس لئے طب قدیم میں ابتدائی قوانین طبعیہ بیان کرتے وقت ان تمام امور کو سامنے رکھا ہے۔ جس میں نفس و آفاق اور زندگی و کائنات دونوں شریک ہوں۔ گویا دونوں کا گہرا تعلق اور چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اس لئے ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ یعنی جب زمین و آسمان میں کوئی تغیر پیدا ہوگا اس کا اثر زندگی اور نفس پر ضرور پڑے گا اسی طرح جب زندگی اور نفس میں تغیرات پیدا ہوں گے۔ کائنات و آفاق پر بھی اثر انداز ہوں گے بالکل اسی طرح جیسے جسم اور نفس دونوں ایک دوسرے سے وابستہ ہیں وہ ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں لیکن دونوں ایک دوسرے سے جدا جدا ہستی بھی رکھتے ہیں۔ ان میں سے ایک مادی اور دوسرا غیر مادی ہے۔ مگر حالت یہ ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے بغیر رہ نہیں سکتے۔ یہی صورت ارض اور آفاق کی ہے۔ یعنی ارض اگر مادی صورت ہے تو آفاق غیر مادی ہے۔ دو مشرے لفظوں میں انسان کا جسم مادی صورت رکھتا ہے اور اس کے اندر ارواح غیر مادی صورت رکھتی ہیں۔ بالکل یہی صورت اس کائنات میں پائی جاتی ہے۔ یعنی ارض مادی صورت رکھتا ہے اور آفاق میں کیفیات غیر مادی صورت میں پائی جاتی ہیں۔

اب ظاہر ہے کہ انسانی جسم اور اس کائنات کے ارضی مادہ میں سوائے خشکیوں کے کوئی فرق نہیں ہے یعنی دونوں ارکان کے استخراج سے ہی بنے ہیں۔

اسی طرح ارواح اور کیفیات میں بھی کوئی فرق نہیں ہے۔ کیونکہ دونوں غیر

مادی ہیں دوسرے آفاق میں کیفیات گرمی سردی خشکی تری کی حالت میں پائی جاتی ہیں تو خون میں گرمی خشکی تری کی صفات لئے ہوئے اور روح پائی جاتی ہیں چونکہ آفاق اور نفس انسانی میں مماثلت پائی جاتی ہے۔ لہذا جب آفاق میں کوئی تغیر آتا ہے تو ہمارا جسم بھی اس کے تغیر سے متاثر ہوتا ہے۔

ہماری تحقیقات ہماری تحقیق یہ ہے کہ انسان بھی کائنات اور آفاق کا ایک جز ہے۔ جس طرح بال ہمارے جسم کا جز ہے سو اس جز ہونے کی وجہ سے جو مزاج ارضی و سماوی حرکات اور کائنات و آفاق کے اثرات کے تحت ظاہر ہوگا۔ انسان بھی اس میں شریک ہوگا۔

یاد رکھیں ہر موسم و ماحول کے مطابق انسانی مزاج میں تغیر پیدا ہو جاتا ہے اور جب تک انسانی مزاج اپنے ماحول اور کیفیات کو برداشت کر سکتا ہے زندہ رہتا ہے۔ جب اس کی برداشت سے باہر ہو جاتا ہے اس کی زندگی ختم ہو جاتی ہے۔

اسباب ممرضہ قدیم طب میں اسباب ممرضہ کا ایک الگ موضوع ہے۔ اس میں ایسے اسباب کا ذکر ہے جن کے افراط تقریط سے امراض پیدا ہوتے ہیں۔

(۱) بادویہ (۲) سالبقہ (۳) واصلہ

یہاں اسباب بادویہ کا تعلق کیفیات سے قائم کیا ہے۔ سالبقہ کا تعلق ارکان اور ان کے مزاج سے ہے اور واصلہ کا تعلق نفس اور اعضاء سے ہے ممرضہ اسباب ممرضہ میں بھی ارضی و سماوی اور کائناتی و آفاقی اثرات غالب ہیں۔ چونکہ اسباب امراض میں سب سے اول اسباب بادویہ کا ذکر ہے جن میں کیفیات کا اثر دخل تسلیم کیا جاتا ہے اور اس کے بعد ارکان و مزاج کا ذکر ہے۔

لہذا کلیات قانون مفرد اعضاء کا پہلا باب ہم نے کیفیات کا ہی رکھا ہے کیونکہ کیفیات جہاں ارکان و مزاج میں پائی جاتی ہیں۔ وہاں اخلاط و اعضاء میں بھی تسلیم کی جاتی ہیں اس لئے ہم نے یہی بہتر سمجھا ہے کہ سب سے اول کیفیات کی ماہیت حقیقت منور نما اور ان کی اہمیت کو بالتفصیل تحریر کر دیا جائے تاکہ آئندہ کسی قسم کی غلط فہمی نہ رہے۔

کیفیات | س :- کیفیت سے کیا مراد ہے اور اس کی کتنی اقسام ہیں؟
ج :- طب یونانی میں کیفیت سے مراد گرمی سردی خشکی تری ہے اور اس کی یہی چار اقسام ہیں۔

س :- کیفیات کہاں پائی جاتی ہیں ان کی شکل صورت کیا ہے۔

ج :- کیفیات اس کائنات کی ہر شے میں اجزائے اولیہ کی صورت میں پائی جاتی ہیں بلکہ ہماری فضا میں بھی ہر وقت گردش کرتی رہتی ہیں۔

س :- ہر شے کے اجزائے اولیہ تو ارکان ہوتے ہیں اگر ہر شے کے اجزائے اولیہ کیفیات کو مان لیا جائے تو ارکان کی ہستی قائم نہیں رہے گی۔

ج :- یہ یاد رکھیں جس طرح اخلاط سیال حالت سے مٹھوس صورت اختیار کر کے اعضاء میں تبدیل ہو جاتی ہیں بالکل اسی طرح جب کیفیات صورت مادہ اختیار کرتی ہیں تو اول ارکان بنتی ہیں۔ اور ان ارکان کے امتزاج سے اس کائنات کی تمام اشیاء بن جاتی ہیں چونکہ ایک طرف ارکان کیفیات سے بنے ہیں دوسری طرف ارکان سے تمام اشیاء۔ اس لئے ہر شے کے اجزاء اولیہ کیفیات کو ہی کہہ لیا جائے تو بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

ص:۔ کیفیات کے افعال اثرات اور خواص فوائد تحریر کرو تا کہ ان کی انفرادی حیثیت اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔

کیفیات کے افعال اثرات جاننے سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ مندرجہ بالا چاروں کیفیات میں دو کیفیات فعلی اور دو انفعالی ہیں۔ فعلی کیفیات میں گرمی اور سردی شامل ہیں۔ اور انفعالی کیفیات میں خشکی اور تری شامل ہیں۔ یعنی کسی چیز میں ایک کیفیت فعلی اور ایک انفعالی ضروری ہے یہ ناممکن ہے کہ کوئی چیز صرف فعلی یا انفعالی کیفیات سے مرکب ہو۔ مثلاً کوئی چیز گرم سرد نہیں ہو سکتی اسی طرح نہ کوئی چیز خشک تر ہو سکتی ہے۔ کیونکہ یہ دونوں کیفیات ایک دوسری کی ضد ہیں۔ دو ضدیں ایک جگہ اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ کسی چیز میں فعلی کیفیات زیادہ اور انفعالی کیفیت کم۔ مثلاً اٹی۔ پھسکڑی وغیرہ میں سردی خشکی کے اثرات پائے جاتے ہیں۔ یعنی ان میں سردی زیادہ اور خشکی کم ہوتی ہے اس وجہ سے ہم انہیں سرد خشک کہتے ہیں۔ اس کے برعکس کچلہ اور لونگ کو خشک گرم کہتے ہیں اس کی وجہ ظاہر ہے کہ کچلہ میں خشکی زیادہ اور گرمی کم ہوتی ہے۔ ایسی اشیا کو قانون مفرد اعضاء میں عضلاتی عذی کہتے ہیں۔

اسی طرح مزج سیاہ۔ سنڈھ۔ لوشادر وغیرہ اگر گرم تر ہیں۔ تو غیر غشیر۔ ملٹھی سونف وغیرہ تر گرم۔

یہاں اس بات کو بھی ذہن نشین کر لیں۔ کہ طبی کتب میں کیفیات کی کمی بیشی کے اظہار کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔ مثلاً ہمارے پاس دو قسم کی چیزیں ہیں۔ جن میں گرمی تری اور تری گرمی کی کیفیات پائی جاتی ہیں۔ ان میں فرق یہ ہے کہ ایک گروپ میں گرمی زیادہ اور تری کم ہے۔ جبکہ دوسرے میں تری زیادہ اور گرمی کم ہے۔

مثلاً اہم شیریں۔ کھجور۔ پستہ۔ امرود گرم تر میں ان کے برعکس روغن، بادام ملٹھی۔ ملائی۔ گاجرا اور جلوہ تر گرم ہیں۔

یہی کتب میں انہیں گرم تر لکھا ہے صرف قانون مفرد اعضاء نے ان کے اس فرق کو غدی گرم اعصابی تر اور اعصابی غدی تر گرم سے واضح کیا ہے۔

سہ :- آپ نے کیفیات کو مفرد صورتوں میں لکھا ہے اور تعداد میں چار بھی بتائی ہیں براہ کرم وضاحت فرمائیں کہ کیفیات مفرد کیسے ہو سکتی ہیں جبکہ یہ عیاں ہے کہ مفرد یا ایک ذات صرف خداوند تعالیٰ کی ہے۔

ج :- یہ درست ہے کہ سوائے خدا کے مفرد کوئی چیز نہیں ہو سکتی۔ لہذا کیفیات بھی مفرد نہیں ہیں۔ جہاں تک انہیں چار مفرد صورتوں میں لکھنے کا تعلق ہے وہ صرف افہام تفہیم تک ہے ورنہ کیفیات ہمیشہ مرکب صورت میں ہی پائی جاتی ہیں چاہے وہ اس کائنات کی فضا میں ہوں یا اعدیہ ادویہ اشیا جن میں جمادات نباتات حیوانات سب شامل ہیں یہ بھی حقیقت ہے کہ کیفیات سب میں یکساں صورت میں نہیں پائی جاتی بلکہ کسی شے میں گرمی کم اور خشکی زیادہ یا کسی شے میں گرمی زیادہ خشکی کم ان میں اول شے کو خشک کہیں گے حالانکہ اس میں گرمی بھی ہے اسی طرح دوسری شے کو صرف خشک کہہ دیں گے کیونکہ اس میں خشکی زیادہ ہے۔ حالانکہ اس میں گرمی بھی ہے اسی طرح آپ موسموں کو دیکھ لیں ایک موسم گرمی کا کہلاتا ہے دوسرا سردی کا حالانکہ گرمی کے موسم میں مٹی۔ جون۔ جولائی کے مہینوں میں صحت گرمی خشکی ہوتی ہے خشک لو میں چلتی ہیں۔ اور اگست ستمبر اکتوبر میں گرمی کی شدت کے ساتھ بارشیں عام ہوتی ہیں فضا میں گرمی کے ساتھ قری ہی تری ہوتی ہے لیکن مجموعی طور پر ان چھ ماہ کے عرصہ کو گرمی کا موسم کہتے ہیں۔

بالکل اسی طرح نومبر۔ دسمبر اور جنوری میں خدیہ سردی کے ساتھ بارشیں بھی

ہوتی ہیں فضا میں تری زیادہ اور سردی کم ہوتی ہے لیکن فردی مائع اپریل کے ماہ میں فضا میں سردی خشکی یعنی خشک سردی ہوتی ہے اکثر کورا بھی پڑتا ہے اس ۶ ماہ کے موسم کو مجموعی طور پر سردی کا موسم کہتے ہیں۔

اس ساری بحث سے یہ ثابت کرنا مقصود ہے کہ کیفیات مفرد نہیں بلکہ مرکب ہیں ان کی مرکب صورتیں زیادہ سے زیادہ دو دو جوہستی ہیں۔ مثلاً

گرمی کے ساتھ اگر خشکی ہوگی تو ہم گرمی خشکی کہیں گے اگر گرمی کے ساتھ تری کے اثرات شامل ہوں گے تو اسے ہم گرمی تری کہیں گے۔

اسی طرح سردی کے ساتھ اگر خشکی ہوگی تو اسے سرد خشک قرار دیں گے اور اگر سردی کے ساتھ تری ہوگی تو ہم اسے سرد قرار دیں گے۔

جہاں فعلی کیفیات کسی شے میں زیادہ ہوتی ہیں وہاں بعض چیزوں میں انفعال کی کیفیات زیادہ اور فعلی کم ہوتی ہیں مثلاً کچلہ میں خشکی کم ہے گرمی ایک حصہ یہی وجہ ہے کہ طب یونانی میں اس کے مزاج کا درجہ یوں لکھتے ہیں۔ کہ کچلہ خشک گرم ہے اس کے برعکس افیون کو سرد خشک درجہ لکھتے ہیں۔ چونکہ کچلہ میں خشکی کم درجہ تک پائی جاتی ہے اور گرمی افیون درجہ میں اس لئے اسے عام طور پر خشک کہہ لیتے ہیں اور افیون کو صرف سرد کہہ لیتے ہیں کیونکہ اس میں سردی زیادہ اور خشکی کم ہوتی ہے۔

س۔ کیا کیفیات کو ایک دوسری میں تبدیل کیا جاسکتا ہے اگر ایسا ہے تو کیفیات کو کم و بیش کرنے کے لئے قانون مفرد اعضاء میں کیا طریقہ ہے !

ج۔ :- ہاں کیفیات کو واقعی ایک دوسری میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ یاد رکھیں کہ ہر فعلی کیفیت ایک انفعالی کیفیت کو پیدا کرتی ہے اور دوسری کو ختم کرتی ہے مثلاً اگر گرمی خشکی کو ختم کرتی ہے تو اس کی زیادتی تری کو پیدا کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ مادی تحریک سے عضلاتی تحریک جس میں خشکی زیادہ ہوتی ہے ختم ہو جاتی ہے۔ جو یہی گرمی سے خشکی

کم ہوتی ہے۔ فوراً تری پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے جو اعصابی تحریک کے پیدا ہونے کا سبب ہوتی ہے۔

اسی طرح تری سے ایک طرف حرارت ختم ہوتی ہے تو دوسری طرف سردی بھنا شروع ہو جاتی ہے۔

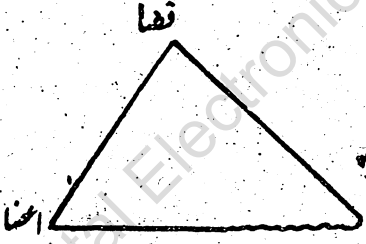
قانون مفرد اعضا میں اس کا اظہار یوں ہوتا ہے۔ اعصابی تری غدی اول صورت اعصابی تری عضلاتی سردی دوسری صورت

اسی طرح سردی ایک طرف تری کو خشک میں تبدیل کرتی ہے۔ دوسری طرف سردی کمی زیادتی سے خشکی بڑھ کر حرارت کی ابتدا ہوتی ہے۔ مثلاً اول صورت عضلاتی اعصابی سرد خشک دوم صورت عضلاتی۔ غدی۔ خشک گرم

ص:- کیفیات کہاں کہاں پائی جاتی ہیں۔

ج:- کیفیات فضا میں۔ کیفیات اشیاء میں۔ کیفیات اعضا میں پائی جاتی ہیں۔

کیفیات اشیاء میں



جیسا کہ اول کیفیات کو فضا میں جو سمجھیں۔ کی صورت میں ثابت کیا ہے فضا اشیاء میں تو یہ کیفیات غیر نادی شور پر محسوس ہوتی ہیں لیکن ان کے اثرات سے ہم پوری طرح متاثر ہوتے ہیں۔ ان کی کمی زیادتی سے ہونے والی بیماریوں کو موسمی بیماریاں کہتے ہیں مثلاً لوگنا۔ گرمی ہاگنا۔ گرمی دانے۔ سردی لگنا وغیرہ اس عنوان میں ہم اشیاء کی کیفیات کو ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ ہم انہیں کھا کر جسم کے اندر کیفیات کو اپنی مزین کے مطابق کم و بیش کر سکیں۔

س:- جانے اچانکے دنیا میں جتنی اشیاء بھی غذا اور دہر کی صورت میں پائی جاتی ہیں۔

چاہے وہ نباتاتی ہوں، چاہے جماداتی، چاہے حیواناتی، سب کی سب ارکان کے امتزاج سے بنی ہوئی ہیں۔

قانون مفرد اعضاء اور طب یونانی کی تحقیقات کے مطابق ارکان کیفیات کے امتزاج سے بنتے ہیں یعنی جب کیفیات صورت مادہ اختیار کرتی ہیں تو وہ اول ارکان ہی بنتی ہیں جب ارکان ایک دوسرے سے ملنے ہیں تو دنیا کی یہ سب اشیاء بنتی ہیں یہی وجہ ہے کہ ہر شے میں آگ (حرارت)، پانی (تری) خشکی (ٹپا) ہوا (گیس) کی صورت میں پائی جاتی ہیں۔

نقطہ یہاں اس بات کو بھی ذہن نشین کر لیں کہ جس طرح فضا میں کیفیات مرکب صورت میں پائی جاتی ہیں اسی طرح ہر شے میں بھی کیفیات مرکب حالت میں ہی موجود ہوتی ہیں۔ حالانکہ ہر شے کے جزو اعظم ارکان ہی ہوتے ہیں جو چاروں کیفیات کے حامل ہوتے ہیں۔ جہاں تک ان کے ملنے سے دو کیفیات باقی رہنے کا تعلق ہے وہ ان کی متضاد کیفیات کے ایک دوسری کے ساتھ ملنے سے اثر متاثر ہونے سے باقی رہتا ہے۔

مثلاً ایک مرکب میں آگ پانی مٹی ہو کیفیات کے اس تناسب سے ملتی ہیں جب ان کی متضاد کیفیات ایک دوسری سے ملیں گی تو وہ اپنی ہم مقدار متضاد کیفیات ایک دوسری سے ملیں گی تو وہ اپنی ہم مقدار متضاد کیفیات کو ضائع کر دیں گی جو ان کی مثل ہوں گی وہ جمع ہو جائیں گی

تناسب یہ ہے

آگ	پانی	مٹی	ہوا
گرم (۵۰) خشک (۶۰)	تر (۶۰) سرد (۴۰)	سرد (۵۰) خشک (۶۰)	گرم (۴۰) تر (۶۰)

اب ظاہر ہے کہ اس مرکب میں ان ارکان کی متضاد کیفیات ایک دوسری میں

بھسم ہوں گی اور ہم مزاج اٹھی ہوں گی تو نئے مرکب میں یہ کیفیات ہوں گی
اس مرکب میں آگ کی گرمی ۵۰ اس مرکب میں پانی کی تری ۹۰ درجہ گرمی تری

۲۵	۲۰	ہوا کی تری	۲۰
۹۵	۹۰	کل تری	۹۰
۳۰ درجہ	۶۰	آگ کی خشکی	۶۰ درجہ
۵۰	۴۰	مٹی کی	۴۰
۸۰	۱۰۰	کل خشکی	۱۰۰

اب اس مرکب میں گرمی ۹۵ حصے جب ۸۰ حصے سردی سے ملے گی تو باقی ۱۵ حصہ گرمی بچ جائے گی اسی طرح جب اس مرکب کے اجزاء کی ۹۰ حصے تری ۱۰۰ درجہ خشکی سے ملے گی تو ۱۰ حصہ خشکی بچ جائے گی لہذا اس مرکب نشے میں ۱۵ حصے گرمی اور ۸۵ حصے خشکی رہ جائے گی اور یہ نشے مزاج گرم خشک کہلائے گی

یہاں اس بات کو پھر یاد کر لیں کہ ہر مرکب میں یہ ضروری نہیں کہ اس میں صرف فعلی کیفیت زیادہ اور انفعالی کم ہو۔ بلکہ کسی نشے میں فعلی کیفیت زیادہ ہوتی ہے اور کسی نشے میں انفعالی۔ یہی وجہ ہے کہ قانون مفرد اعضاء میں اشیاء کے مزاج کو اسی تناسب سے بیان کیا جاتا ہے۔ مثلاً کچھل میں خشکی زیادہ ہے اور گرمی کم اس لئے ہم اسے خشک گرم یا عضلاتی غدی کہتے ہیں اس کے برعکس منڈھ۔ مزاج سیاہ وغیرہ کو گرم تر غدی اعضاء کہتے ہیں کیونکہ ان میں گرمی زیادہ اور تری کم ہوتی ہے ان دونوں کے درمیان مماثلت اور این وغیرہ کو گرم خشک حد مصلان کہتے ہیں کیوں کہ ان کے ساتھ ابھی خشکی باقی ہے۔

اگر کسی نشے میں کوئی کیفیت سو درجہ کے قریب ہو تو وہ چیز ایک اور نقطہ زہر کا درجہ رکھتی ہوگی اور اسے جو تھ درجہ کی کمی داکا جائیگا۔

اگر کسی شے میں ۷۵ درجہ تک کوئی کیفیت غالب ہوگی تو وہ شے قریب بسم کہلائے گی اور اسے تیسرے درجہ کی دوا کہا جائے گا۔

اگر کسی شے میں ۵۰ درجہ تک کوئی کیفیت غالب ہوگی تو وہ خالص دوا کہلائے گی اور اسے دوسرے درجہ کی دوا کہا جائے گا۔

اگر کسی شے میں ۲۵ درجہ تک کوئی کیفیت غالب ہوگی تو وہ دوائے معتدل کہلائے گی۔ اور اسے درجہ اول کی دوا کہا جائے گا۔

اگر کسی شے میں ایک سے پچیس درجہ تک کیفیت غالب ہوگی تو وہ غذائے خالص کہلائے گی

اعضا اگر ہم اپنی ہستی کی ابتدا کو سمجھیں تو ہمارا جسم بھی ارکان اور کیفیات سے ہی بنا ہوا ثابت ہوگا۔ اس مسئلہ کو آپ اس طرح سمجھ سکتے ہیں کہ منی غذا سے بنتی ہے جو ارکان سے مرکب اور منی کے خمیر سے یہ حضرت انسان معرض وجود میں آتا ہے جو رحم مادر میں کچھ عرصہ گزار کر اس عالم فانی میں نمودار ہوتا ہے جو مختلف اعضاء کا مرکب ہوتا ہے۔

علم فزیالوجی کے مطابق ہمارے جسم میں بھی چار قسم کے اعضاء پائے جاتے ہیں جو چار اقسام کے ٹشوز سے بنے ہوئے ہیں جن کے نام یہ ہیں: (۱) کنگلو ٹشوز۔ نسج الحاقی (۲) نسج عضلاتی (۳) دسکو ٹشوز۔ (۴) قشری نسج (۵) اپیتھل ٹشوز (۶) اعصابی نسج (۷) نرو ٹشوز

مندرجہ بالا نیچوں سے بالترتیب بڑی۔ گوشت عضلات غذا اور اعصاب بنتے ہیں ان میں عضلات غذا اعصاب سے فعلی اعضاء بنتے ہیں۔

لب یونانی ہڈی کو سرو خشک مزاج کی حامل سمجھتی ہے۔ عضلات کا مزاج خشک گرم غذا کو گرم خشک اور اعصاب کو سرد تر قرار دیتی ہے۔

کیفیات کے افعال اثرات اور خواص و فوائد

گرمی

سردی

طب یونانی سردی اور گرمی کو فعلی کیفیات میں تسلیم کرتی ہے افعال کے لحاظ سے سردی کے مقابلہ میں گرمی تسلیم کی گئی ہے۔ یعنی جو افعال سردی سے سرزد ہوتے ہیں گرمی اس کے برعکس افعال انجام دیتی ہے۔ بالکل اسی طرح گرمی کے مقابلے میں خشکی ہے۔ یعنی جو افعال گرمی سے سرزد ہوتے ہیں خشکی ان کے برعکس افعال انجام دیتی ہے۔ یاد رکھیں کہ اگر خدائے خواستہ متضاد قسم کی کیفیات نہ پائی جاتیں تو ہمارے لئے بہت مشکلات ہوتیں مثلاً متضاد قسم کے افعال اثرات رکھنے والی اشیاء اس کائنات میں نہ پائی جاتیں اور نہ ہی ہم انہیں اپنی مرضی کے مطابق قابل استعمال بنانے کے لئے مختلف شکلوں میں ڈھال سکتے۔

اب چونکہ نہ صرف متضاد افعال اثرات کی حامل کیفیات پائی جاتی ہیں بلکہ اشیاء اور ہمارے جسم میں بھی ان کیفیات کے حامل اعضاء پائے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اب ہم کیفیات کے افعال اثرات جاننے ہوئے اپنی حسبِ منشاء جسم میں مختلف قسم کی تبدیلیاں لا سکتے ہیں اب ہم جب چاہیں جسم میں بڑھی ہوئی گرمی خشکی کو سردی اور بڑھی ہوئی سردی گرمی کو خشک گرم اشیاء سے دور کر سکتے ہیں۔ لہذا جب تک طالب علم کو کیفیات کے افعال اثرات اور خواص و فوائد کا علم نہ ہوگا اُس وقت تک ان کا علم مکمل نامکمل ہوگا۔

اب یہاں کیفیات کے افعال اثرات اور خواص و فوائد درج کئے جاتے ہیں۔ جس کی صورت یہ ہے کہ سردی کے مقابلہ میں گرمی اور گرمی کے مقابلہ میں خشکی کے افعال اثرات کا مقابلہ کیا گیا ہے۔

سردی

(۱) سردی سے برہم کی رطوبت جم جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ جسم انسان کے جوڑوں کی رطوبت جسم کو کچر مفاصل ہو جاتا ہے۔

(۲) سردی سے برہم کی نشوونما بند ہو جاتی ہے۔

(۳) سردی موت لاتی ہے یعنی جب کوئی انسان یا حیوان کا جسم بالکل سرد ہو جاتا ہے تو ہم سمجھ لیتے ہیں کہ اب یہ مر چکا ہے یا مرنے کے قریب ہے

(۴) سردی برتیز میں غیر پانے سے روکتی ہے اور چیز کو پہلی حالت میں رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لاشوں کو جلد متعفن ہونے سے روکنے کے لئے ہف وغیرہ میں رکھتے ہیں

(۵) سردی مٹی میں پائی جاتی ہے جو ایک الگ رکن ہے۔

(۶) مٹی جو سردی کی حامل ہے جلتی ہوئی پیروں کو بچا دیتی ہے۔

(۷) جسم انسان میں سردی بڑی ہے سخت اعضا میں پائی جاتی ہے۔

(۸) چونکہ سردی بر چیز کی زندگی کو محفل

گرمی

(۱) گرمی سے برہم ٹوس خفے تحلیل ہو جاتی ہے۔ یا پگھل جاتی ہے

(۲) گرمی سے نباتات، جمادات اور حیوانات میں نشوونما عمل شروع ہوتا ہے۔

(۳) گرمی زندگی عطا کرتی ہے جب تک کسی حیوان یا انسان کا جسم مناسب گرم رہتا ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ ابھی اس کی زندگی باقی ہے۔

(۴) گرمی سے ہر تر چیز میں خمیر و تعفن ہو جاتا ہے۔ جس میں جراثیم پڑ جاتے ہیں۔

(۵) گرمی آگ میں پائی جاتی ہے جو ایک الگ رکن ہے۔

(۶) آگ جو گرمی کی حامل ہے۔ چیزوں کو جلاتی ہے۔

(۷) گرمی جسم انسان میں جگہ و غد جیسے نرم اعضا میں پائی جاتی ہے۔

(۸) چونکہ گرمی سے زندگی عطا ہوتی ہے

گر می

یا زندہ چیزوں میں گرمی لازمی ہے
اس لئے جسم انسان میں گرمی کے
حامل اعضاء جگر و عذوم کو فعلی و حیاتی
اعضا میں شمار کرتے ہیں۔

- (۹) گرمی کی زیادتی سے خشکی کم ہو کہ تری
بڑھتی ہے۔ یعنی پیدا ہوتی ہے یہی
وجہ ہے کہ جب فضا میں گرمی کی زیادتی ہو جاتی
ہے اور خشکی ختم ہو جاتی ہے تو بادشیں شروع ہو جاتی
ہیں جو سردی کے موسم کا پیش خیمہ ہوتی ہیں
(۱۰) حرکات یا حرکت سے گرمی پیدا ہوتی ہے
(۱۱) گرمی ہر شے میں تحلیل کا اڑ کر کے پھیلا دیتی ہے

خشکی

- (۱) خشکی کی زیادتی سے چیزوں میں ٹوٹ جھوٹ
واقع ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ جہاں پانی خشک
ہو نہا ہے وہاں کی زمین بھی پھٹ جاتی ہے
لکڑی خشک ہو کر خود بخود پھٹنے لگتی ہے
(۲) خشکی نہ جلنے والی چیزوں کو جلنے کیلئے تیار کر
دیتی ہے یہی وجہ ہے کہ گیلی لکڑی خشک ہو
کر جلنے کے قابل ہو جاتی ہے۔

سردی

کر دیتی ہے اس لئے جسم انسانی میں
سردی کے حامل اعضاء بڑی۔ کوری
و غیرہ کو بے جان اعضاء میں شمار کرتے
ہیں حیاتی نعل اعضاء میں شمار کرتے ہیں

- (۹) سردی کی زیادتی سے حری کم خشکی
بڑھتی ہے یہی وجہ ہے کہ جنوری
فروری میں سردی کی زیادتی تری
کو ختم کر کے خشکی کی ابتدا کر دیتی ہے
جو گرمی کے موسم کا پیش خیمہ ہوتی ہے
(۱۰) سکون سے سردی پیدا ہوتی ہے
(۱۱) سردی ہر شے کو سکیر دیتی ہے۔

تری

(۱) تری کی زیادتی سے چیزیں پھول
جاتی ہیں یہی وجہ ہے تری کی زیادتی
سے عظم قلب عظم اطحال وغیرہ ہو
جاتا کرتا ہے

- (۲) تری جلتی ہوئی چیزوں
کو بجھا دیتی ہے

تری

(۳) تری بالفعل دماغ و اعصاب کی محرک ہے۔

(۴) تری کی زیادتی سے غینداتی ہے جبکہ یہ جو کہا جاتا ہے کہ ایک مریض کئی کئی دن تک سویا رہا بلکہ تاریخ میں کئی کئی ماہ تک انسان کے سونے کی روایت کئی ہے یہ تری کا ہی کرشمہ ہے۔

(۵) تری کی زیادتی سے قلب و عضلات میں تسکین پیدا ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ اعصابی تحریک والے مریض کی نبض بیکار ہو جاتی ہے۔

(۶) تری کی زیادتی سے جسم انسان بھول کر مٹا ہو جاتا ہے۔

(۷) تری درطوبات میں جب حرارت عمل کرتی ہے تو اگر حرارت بہت زیادہ نہ ہو تو ان میں خمیر و تخفن پیدا ہوتا ہے اگر حرارت زیادہ ہو تو درطوبات تحلیل ہو کر اڑ جاتی ہیں۔

(۸) تری میں جب سردی عمل کرتی ہے۔ تو وہ بستر صورت

خشکی

(۳) خشکی بالفعل قلب و عضلات میں محرک پیدا کرتی ہے۔

(۴) خشکی کی زیادتی سے غیند ختم ہو جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ دنیا میں ایسے اشخاص بھی پائے جاتے ہیں جو کئی کئی سال تک نہیں سوئے۔ چند دن نہ سونا تو عام شخصوں کا مشاہدہ ہی ہوتا ہے۔

(۵) خشکی کی زیادتی سے غذا و دگر میں تسکین پیدا ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ دگر کے سکون سے تحلیل غذا کا فعل تقریباً خد ہو جاتا ہے جس سے انسانی جسم کی نشوونما بند ہو جاتی ہے۔

(۶) خشکی کی زیادتی سے چونکہ رطوبات ختم یا بہت کم ہو جاتی ہیں ایسے اس کے انسان دلا بٹلا ہو جاتا ہے

(۷) خشکی چیزوں میں جب حرارت عمل کرتی ہے تو وہ آگ پر دلیتی ہیں ہاں البتہ اگر حرارت زیادہ نہ ہو تو خشک چیزیں پہلے سے نرم ہو جاتی ہیں۔ اگر حرارت زیادہ ہو تو جل اُٹتی ہیں۔

(۸) خشک چیزیں جب آبی عمل کرتی ہے تو وہ پانی سے بھی سکتائی ہے جس سے اس میں دراڑیں پڑ

خری

اختیار کر لیتی ہے۔

(۱۹) حر چیزوں میں نرمی اور لچک پائی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مجھ میں نرمی زیادہ ہونے کی وجہ سے ان میں ٹوٹ پھوٹ بہت کم ہوتی ہے

خشکی

جاتی ہیں اور پہلے سے سخت ہو جاتی ہے (۲۰) خشک چیزوں میں سختی پائی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ بورڑوں میں خشکی زیادہ ہونے کی وجہ سے ان کے اعضاء و عضو مانگوں، بازوؤں، پسلیوں میں ٹوٹ پھوٹ حلقہ واقع ہوتی ہے۔

کیفیات کی اہمیت و ضرورت

کیفیات کی اہمیت اور ضرورت بیان کرنے کا سوال اس لئے پیدا ہوتا ہے کیونکہ ایلوپیتھی طریقہ علاج کے حاملین سرے سے کیفیات کو علم الامراض اور علم العلاج و علم الادویہ میں کچھ بھی اہمیت نہیں دیتے جبکہ طب یونانی ایور وینک اور قانون مفرد اعضاء میں بنیادی طور پر آئی یہ پر دھایا جاتا ہے کہ جہاں کیفیات غیر مادی طور پر فضا میں پائی جاتی ہیں وہاں برشے کے اجزائے اولیہ بھی کیفیات ہی میں یعنی ہر شے چاہے وہ غذا ہے چاہے دوا۔ اس کے جوہر میں کیفیات پنہاں ہیں۔ یہاں ہم اس عنوان میں ان کی اہمیت اور ضرورت لکھتے ہیں۔

(۱) سب سے اہم ضرورت کیفیات کی یہ ہے کہ ان کے بغیر ارکان یا مادہ ظہور میں نہیں آ سکتا۔

(۲) دوسری اہم ضرورت یہ ہے کہ ان کی مدد سے ہم اشیاء کو قابل استعمال بناتے ہیں۔ مثلاً زیادہ سرد چیزوں میں حرارت شامل کر کے انہیں ہم آسانی سے استعمال کر لیتے ہیں اس طرح انتہائی سخت چیزیں بھی حرارت سے نرم کر لی جاتی ہیں۔ مثلاً لوہے کو گرم کر کے اسے اپنی مرضی کے مطابق ڈھال سکتے ہیں ہمارے جسم کے جوڑ جب تھو مفاصل کی وجہ سے منجمد ہو جائیں تو گرم خشک اور مولد کھفرا دویہ سے

جسے ہوئے مواد کو تحلیل کر کے جوڑ چلائے جاتے ہیں جب ہمیں سخت گرمی لگ رہی ہو تو ہم سرد ماحول میں چلے جاتے ہیں یا سرد چیزیں استعمال کرتے ہیں ہمارے جسم کے باہر جس طرح رطوبات کو حرارت کی مدد سے تحلیل کر کے اڑا دیا جاتا ہے جس جگہ یا شے سے رطوبات اڑائی ہوتی ہیں اُس سے ہم پہلے زیادہ فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ بالکل یہی صورت ہمارے جسم کی ہے۔

جب ہمارے جسم میں بلغم اور رطوبات کی کثرت ہو جاتی ہے تو ہمارا جسم ان کے بوجھ سے بے چین ہو جاتا ہے۔ ہم ایسے شخص کو عضلاتی (خشک) اور دیر کھلاتے ہیں جس سے ایک طرح دماغ و اعصاب کی طرف دوران خون و حرارت زیادہ ہو کر رطوبات کی پیدائش بند ہو جاتی ہے۔ دوسری طرف پڑی ہوئی رطوبات تحلیل ہو کر خشک ہو جاتی ہیں یا اڑ جاتی ہیں۔

(۳) اگر کیفیات نہ ہوتیں تو اشیا کو مختلف شکلوں میں تبدیل نہ کر سکتے بلکہ وہ اپنی ایک ہی حالت پر قائم رہتی۔ مثلاً اگر حرارت نہ ہوتی تو ہم ٹھوس اشیا کو تحلیل نہ کر سکتے اب چونکہ حرارت کا وجود موجود ہے اس لئے ہم کسی نہ کسی طریقہ سے پیدا کر سکتے ہیں اور ضرورت کے مطابق مختلف اشیا پر اثر انداز کر کے اپنی منشاء کے مطابق انہیں ٹھوس سے مائع یا گیس میں تبدیل کر لیا کرتے ہیں کثرت جات بھی اسی اصول سے بنائے جاتے ہیں۔ اگر صرف رطوبت ہی ہوتی تو کوئی چیز ٹھوس حالت میں نہ ملتی بلکہ سیال حالت میں ہی ملتی کیونکہ تری کا خاصہ ہی یہ ہے کہ وہ آسانی کے ساتھ ہر قسم کی شکل تبدیل کر سکتے اگر صرف سردی کی کیفیت ہی ہوتی تو تمام چیزیں بستہ اور ٹھوس حالت میں ہی ملتی اور ان میں اتنی سختی ہوتی کہ وہ کسی صورت میں بھی توڑی بھڑکی نہ جاتیں سب سے بڑھ کر بات یہ ہے کہ پانی بھی برف کی صورت میں ہی ملتا اس سے بھی بڑھ کر یہ بات خصوصیت تہ ہوتی کہ ہمارے جسم میں الحاقی مادہ کے کچھ بھی نہ ہوتا اور نہ ہی

مختلف قسم کے اعضا ہوتے بلکہ انسان صرف پٹرول کا ڈھانچہ ہی ہوتا۔

اگر صرف خشکی کی کیفیت ہی ہوتی تو دنیا کی تمام اشیاء خشک ہی ہوتیں۔ تری کا نام و نشا، ایک نہ ہوتا جراثیموں سے لے کر حیوانات، ایک ایک قسم کے نشوونے ہوتے جبکہ انسان اور حیوان کے اجسام چار چار اقسام کے نشوونے بنے ہیں ان کی نہ یہ ترکیبیں ہوتیں نہ نشوونہ ہوتی کیونکہ نشوونہ رطوبت غریزی کے بغیر ناممکن ہے خشکی رطوبت غریزی کے برعکس ہے۔

دو کیفیات ہونے کی صورت میں | مندرجہ بالا طور میں صرف ایک ایک کیفیت کی موجودگی سے اشیاء کے اجسام پراخات بتاتے ہیں اب ہم دو کیفیات سے دیکھتے ہیں کہ کیا نتائج نکلتے ہیں۔

فرض کیا کہ سردی اور خشکی موجود ہوتی گرمی اور تری نہ ہوتی تو (۱) اس کائنات میں تمام اشیاء نہایت سخت ہوتیں۔ مٹی، لٹو اور گیس کی صورت میں کوئی چیز موجود نہ ہوتی۔ جبکہ ہمارے اجسام کے لئے خون جیسے سیال اور روح جیسے گیسز کی سخت ضرورت ہے ان کے بغیر ہماری زندگی کی بقا ناممکن تھی۔

(۲) سردی اور خشکی کی زیادتی سے اشیاء کے مزاج کیمیائی طور پر سرد خشک ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت سخت ٹکڑوں کی صورت میں ہوتے ان میں کسی قسم کی لچک و فروزہ نہ پائی جاتی دنیا میں جتنی چیزیں نرم اور لچک دار ہوتی ہیں ان میں حرارت اور رطوبت کا اثر بدرجہا اتم موجود ہوتا ہے۔

مثلاً درخت کی شاخوں میں چونکہ رطوبات کثرت سے موجود ہوتی ہیں لہذا انہیں ہم اپنی مرضی سے بڑی آسانی کے ساتھ موڑ سکتے ہیں۔ اس کے برعکس جب یہی شاخیں خشک ہو جاتی ہیں تو ان میں لٹنے کی قوت بڑھ جاتی ہے اور اپنی پہلی صفت کو کھو بیٹھتا

یہی حال ہمارے اعضا کا ہے۔ جب ہمارا بچپن مہرتا ہے تو اس وقت رطوبت حرارت کی زیادتی ہونے کی وجہ سے اعضا میں نشوونما ہوتی ہے اور لڑکھوٹ بھوٹ واقع نہیں ہوتی لیکن جب بڑھاپا میں حرارت اور تری کے اثرات کم ہو جاتے ہیں تو ایک طرف جسم کی نشوونما بند ہو چکی ہوتی ہے دوسری طرف ہاتھ پاؤں کا گوشت تک پھٹنا بیاباں شروع ہو جاتا ہے۔ ہڈیاں معمولی سے دھاڑ سے ٹوٹ جاتی ہیں۔ حالانکہ اس عمر میں بھی رطوبت و حرارت کلی طور پر ختم نہیں ہو چکی ہوتی صرف ان کے مقابلہ میں سردی اور خشکی برسی ہوتی ہے۔

تمام اشیاء انتہائی بوجھل ہوتیں کیونکہ سردی خشکی کی وجہ سے ان کے ذرات نہایت سختی کے ساتھ ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ان کو توڑنا بالے حد مشکل ہوتا۔ حالانکہ جن اشیاء میں کیا دی طور پر گرمی موجود ہوتی ہے وہ دھاتوں میں سرد دھاتوں سے نرم ہے یعنی سونا گرم ہے وہ لوہے سے زیادہ نرم ہے۔

کچھ چوتھے درجہ کا خشک ہونے کی وجہ سے نہایت سخت ہے جب ہم اس میں باہر سے حرارت داخل کرتے ہیں تو یہ بھول کر نرم ہو جاتا ہے اور آسانی سے رگڑا اور پسا جاتا ہے اگر حرارت نہ ہوتی تو پھر اسے کسی صورت میں توڑا نہیں جاسکتا تھا۔ اسی طرح امراض میں نمونہ جیسے سرد امراض کا علاج نہ ہوتا اب حرارت موجود ہے ہم گرم خشک اشیاء دے کر فوراً نمونہ کے مریض کا علاج کر لیتے ہیں۔

اگر سردی خشکی اور گرمی موجود ہوتی تو

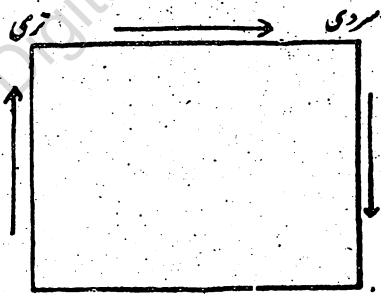
۱۱) اگر سردی خشکی اور گرمی موجود ہوتی تو اس کائنات کی اشیاء ٹھوس یا گیس کی حالت میں ہی ہوتیں مائع صورت میں کوئی چیز نہ پائی جانی سمندر ناپید ہوتے بارشیں بالکل نہ ہوتیں جہاں سردی خشکی ہوتی وہاں اشیاء میں شدید سختی ہوتی جہاں گرمی خشکی ہوتی وہاں آندھیاں آتیں ہوا میں گرمی اور خشکی کی شدت ہونے سے مختلف

نسلوں میں ڈھال نہ سکتی بلکہ اس کی کیفیت ایسی ہوتی جیسے ٹکڑی کو حرارت سے گرم کرنے پر وہ نرم ہو جاتی پھر زیادہ حرارت سے جل کر گیس میں تبدیل ہوتی ہے۔ اب چونکہ کائنات میں تری موجود ہے لہذا ایک طرف تری سے خشکی کم ہو جاتی بلکہ سردی طرف سردی حرارت کو اعتدال پر دھکتی ہے جس سے نہ تو چیزیں زیادہ خشک ہی ہوتی ہیں اور نہ زیادہ تحلیل۔

(۲) سردی۔ خشکی اور گرمی کی موجودگی میں ہمارے جسم کے تین قسم کے اعضا ہوتے جو ہڈیاں، عضلات اور غد ہوتے۔ دماغ جو جسم انسان کا سب سے بڑا سرد عضو ہے انسان کو نفع نقصان کی معلومات پہنچانے کے لئے تری نہ ہونے کی صورت میں یہ نہ ہوتا انسان ایک گولنگا بہرہ ہوتا چونکہ عضلات کو کسی قسم کی معلومات نہ آتیں اس لئے ہمارے جسم کی ارادی حرکات نہ پیدا ہوتیں۔ اور ہم درختوں سے بدتر ہوتے۔

سردی۔ خشکی۔ تری۔ گرمی کی موجودگی میں اشیاء بر صفت میں پائی جاتی ہیں یا ہم ان کی مدد سے سحت نرم۔ نیال اور گیس وغیرہ میں تبدیل کر سکتے ہیں۔

کیفیات کا ایک دوسری میں تبدیل ہونا تدوین یہ پڑھ کر



کہ کیفیات ایک دوسری میں تبدیل ہوتی ہیں سو جانا چاہیے کہ جس طرح تری نرمی کی شدت سے لبتہ ہو کر خشک ہو جاتی ہے اسی طرح خشکی کی شدت سے سردی بھی گرمی میں تبدیل ہونا شروع ہو جاتی ہے

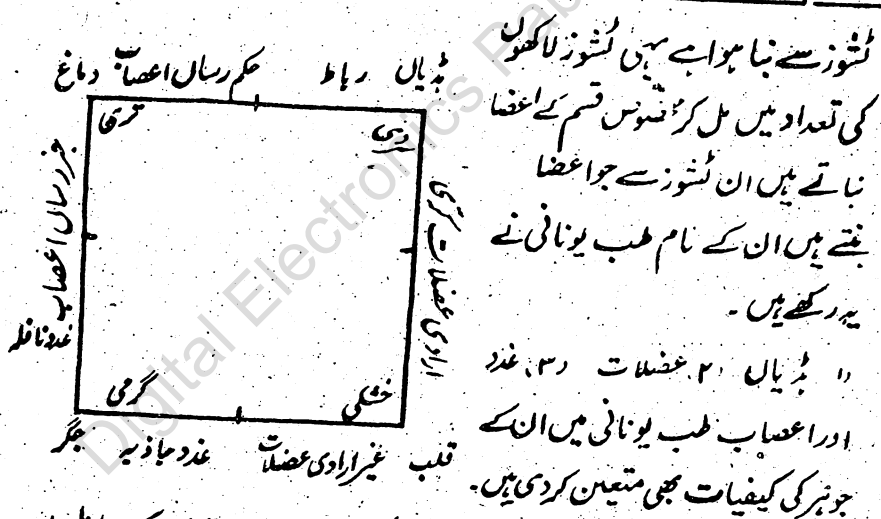
بالکل یہی صورت گرمی سے عمل میں آتی ہے۔ یعنی جب گرمی خشکی پر اثر انداز ہوتی

ہے تو وہ تحلیل ہو کر تری میں تبدیل ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

اور جب تری گرمی پر انداز ہو جاتی ہے تو وہ سردی میں تبدیل ہونا شروع ہو جاتی ہے نیچے دئے ہوئے نقشہ میں مندرجہ بالا تحریر کی تفصیل واضح ہے۔ جس کی ترتیب یہ ہے۔

سردی	خشکی	گرمی	تری
سردی تری	خشکی سردی	گرمی خشکی	تری گرمی
سردی خشکی	خشکی گرمی	گرمی تری	تری سردی

جسم انسان کے اعضا میں کیفیات کی تطبیق چار اقسام کے



یعنی بڑیاں - سرد - عضلات خشک - غدد گرم - اعصاب تری کے حامل ہیں چونکہ کیفیات مفرد صورت میں پائی نہیں جاتیں بلکہ وہ ایک دوسری کے ساتھ مرکب ہوتی ہیں یعنی سردی میں ایک طرف تری کی کیفیت پائی جاتی ہے اور دوسری طرف خشکی اسی طرح خشکی میں ایک طرف سردی میں پائی جاتی ہے دوسری طرف

گرمی میں بالکل یہی صورت گرمی اور تری کی ہے

لہذا قدرت نے کیفیات کی مناسبت سے مفرد اعضاء بنائے ہیں جن کا تعلق ایک دوسرے سے جوڑ دیا ہے یعنی ہڈیوں کا تعلق ایک طرف اعصاب سے رباط کے ذریعے جوڑ دیا ہے۔ دوسری طرف کریوں کے ذریعے عضلات سے جوڑ دیا ہے۔ رباط کا مزاج اعصاب کے تعلق کی وجہ سے سرد تر اور کریوں کا عضلات کے تعلق کی وجہ سے سرد خشک عطا کر دیا ہے۔

اسی طرح قلب کا تعلق ایک طرف کریوں سے انادی عضلات کے ذریعے ہے

دوسری طرف غیر ارادی عضلات کا تعلق غدد سے ہے ارادی عضلات کا مزاج خشک سرد اور غدد ارادی عضلات کا مزاج خشکی گرم بالکل یہی صورت جگر کی ہے۔ جگر کا تعلق ایک طرف قلب سے غدد جاذبہ کے ذریعے ہے دوسری طرف غدد نافذ کے ذریعے دماغ سے ہے چونکہ غدد جاذبہ کا تعلق عضلات سے ہے لہذا ان کا مزاج گرم خشک ہے۔ اور چونکہ غدد نافذ کا تعلق تر اعضا دماغ و اعصاب سے ہے لہذا ان کا مزاج گرم تر ہے۔

ص:۔ مفرد اعضاء چار ہیں لیکن تین مفرد اعضاء سے انسانی میشن چلائی جاتی ہے اس کی کیا وجہ ہے۔

(ج) علم افعال الاحضا کے تحت اس مسئلہ کو حل کیا جاسکتا ہے سو ماننا چاہیئے علم افعال الاعضا نے ہڈیوں رباط اور کریوں وغیرہ کا کام صرف یہ تحقیق کیا ہے

کر یہ جسم کی بنیاد کا کام دیتی ہیں یعنی یہ جسم کے دوسرے اعضاء کے لئے سواری کا کام دیتی ہیں۔ دوسرے یہ اپنی مختلف شکلوں سے دوسرے اعضاء کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑنے اور چپاں کرنے کا کام دیتی ہیں اس کے علاوہ ان سے کسی قسم کی کوئی قوت دوسرے اعضاء تک نہ جاتی ہے اور نہ دوسرے اعضاء سے ان کی طرف آتی ہے۔

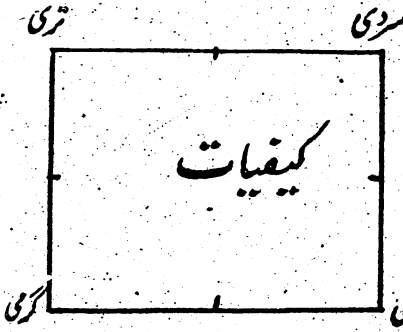
دوسرے معنوں میں ہڈیاں اعصاب غذا و عضلات کے لئے بالکل ایسی ہیں جیسے ہمارے لئے زمین۔ جس طرح ہم اپنی مرضی سے زمین پر اپنی بقا کے لئے ضروری افعال اعمال کرتے ہیں اسی طرح فعلی مفرد اعضا ہڈیوں پر رہتے ہوئے اپنے مفروضہ افعال انجام دیتے ہیں۔

جس طرح زمین ہماری بقا کے لئے کوئی کام انجام نہیں دیتی بالکل یہی صورت ہڈیوں کی ہے ہڈیاں مفرد اعضا کی بقا کے لئے کوئی افعال انجام نہیں دیتیں۔ وہ تو صرف رہائش گاہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قانون مفرد اعضا میں انسانی زندگی کی بقا کے لئے فعلی اعضا کو ہی مد نظر رکھا جاتا ہے فعلی اعضا دل و دماغ جگر، کے جیسے اور درست افعال پر صحت کا دار و مدار سمجھا گیا ہے اور ان کے مفروضہ افعال میں کمی بیشی کو مرض تسلیم کر لیا گیا ہے جب ان کے افعال دوبارہ درست کر دیئے جاتے ہیں تو صحت لوٹ آتی ہے لہذا ہڈیوں سے کسی قسم کی تحریکات نہ آنے کی صورت میں انہیں فعلی اعضا کی تحریکات سے جدا کر دیا ہے۔

(۲) اگر اس مسئلہ کو کیفیات کے تحت حل کریں تو بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے انسان کی بقا کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس کے جسم کا مناسب درجہ حرارت رہے یعنی سردی انتہا کو نہ پہنچ جائے۔ کیونکہ سردی ہر قسم کی زندگی کو معطل

کر دیتی ہے جبکہ گرمی سے زندگی معرض وجود میں آتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں مری سے موت آتی ہے۔ اور گرمی سے

صحت قائم رہتی ہے لہذا اس ماحول کے تحت بھی سردی کو نظر انداز کرنا پڑے گا۔ ورنہ ہماری زندگی قائم نہ رہ سکے گی چونکہ ہماری بقا کے لئے مری کوئی موثر فعل انجام نہیں دیتی اور اسے نکلی



ہم نظر انداز کر رہے ہیں لہذا اس سے وجود میں آنے والے اعضا بھی نظر انداز کرنا پڑیں گے (۱۳) ہمیں جتنی سردی کی ضرورت ہے وہ تری سردی اور خشکی سردی کی صورت میں ہمیں میسر ہو سکتی ہے اس لئے قدرت الہی نے تری سردی اور اعضا حکم رساں اعصاب بنا دیئے ہیں۔ اور خشک سردی اعضا ارادی عضلات عطا کر دیئے ہیں۔

لہذا خالص سردی کی ہمیں ضرورت ہی نہیں رہتی اس لئے خالص سردی اور اس سے بننے والے اعضا کو فعلی اعضا سے جدا رکھنا ہی بہتر ہے۔

(۱۴) ایک اور نقطہ یہ ہے کہ ہمارے جسم کا دوران خون مناسب حرارت سے قائم رہتا ہے انتہائی سردی سے خون لبتہ ہو جائے گا جس سے دوران خون رک کر اعضا کو غذا پہنچتی بند ہو جائے گی جس سے موت یقینی ہے لہذا جس طرح انتہائی سردی ہمارے لئے کوئی نفع نہیں دے سکتی اسی طرح اس سے بننے والے اعضا بھی حیاتی اعضا کے لئے کوئی کام نہیں دے سکتے۔

مقصد احیائے فن اور تجدید طب

دنیا میں جتنے بھی علوم و فنون پائے جاتے ہیں وہ اپنی مستقل بنیادوں، اصولوں پر ہی قائم رہ سکتے ہیں۔ ورنہ ان میں حس و خاشاک طے رہتے ہیں۔ تو ہم پرستیاں حد سے بڑھ جاتی ہیں۔ مگر اہی اور غبار کے پروے چھا جاتے ہیں۔ اصل قانون و اصول کو کمزور سمجھتے ہوئے دوسرے علوم و فنون کے قوانین شامل کر لئے جاتے ہیں۔ ایسے موقع پر جب ایک محقق یہ دیکھتا ہے تو وہ خود حیران ہو جاتا ہے کہ اس میں حقیقت کی بجائے ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ ہر اصول اور قانون اپنی جگہ سے ہٹا یا جاچکا ہوتا ہے۔ اس وقت ضرورت ہوتی ہے کہ اس فن کو قائم و دائم رکھنے کے لئے اس میں احیا اور تجدید کی جائے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اصل فن کی بجائے ایک نیا اصول و قانون پیش کر دیا جائے بلکہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اصل فن کے بنیادی اصول و قانون کے تحت ہر نقطہ پر تحقیق کی جائے۔ اور اس طرح جو غلط اور بے تعلق اضافے ہوئے ہیں انہیں دور کر دیا جائے۔

قانون فطرت کے مطابق اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے یہ کام لے لیتا ہے اس سے اس فن میں احیا اور تجدید کراتا ہے تاکہ اس فن کے چاہنے والے صاحب علم ماہر فن۔ رشد و ہدایت اور حقیقت کی روشنی سے منور ہو کر اصل راہ اختیار کر لیں بالکل اسی قانون کے تحت اللہ تعالیٰ نے تجدید طب اور احیائے فن کا کام جناب لقمان دوراں۔ جالینوس و قتب حکیم انقلاب المعالجات الحاج دوست محمد صاحب حیدر ملتانی سے ایک معالج کی حیثیت سے لیا ہے اور ان کی خدمات صرف احیائے فن اور تجدید طب تک ہی محدود ہیں۔

حکیم صاحب موصوف نے ثابت کیا ہے کہ طب قدیم نہ صرف صحیح ہے بلکہ قانون فطرت کے عین مطابق ہے۔ اس کے علاوہ دنیا کا کوئی بھی طریقہ علاج قانون فطرت کے مطابق نہیں ہے اس وقت طب قدیم میں بے شمار خس و خاشاک اور توہم پرستیاں بھر گئی ہیں جنہیں دور کرنے کے لئے جناب حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی صاحب نے قانون مفرد اعضاء پیش کیا ہے۔ اور اسے ایک کسوٹی قرار دیتے ہوئے طب کے ہر نقطہ کو پرکھنے کی تاکید کی ہے۔ انہوں نے اپنے اس نظریہ سے طب کے تقریباً دو تہائی حصہ کو اخلاط سے پاک کر دیا ہے۔ ساتھ ہی دعویٰ کیا ہے کہ کسی بھی طب کا کوئی بھی قانون و اصول طب قدیم اور قانون مفرد اعضاء کے مطابق نہیں ہے تو وہ غلط ہے۔

اس قانون مفرد اعضاء کی تعریف بیان کیجئے

ج:۔ جیسا کہ اس کے نام سے واضح ہے یعنی امراض کی پیدائش مفرد اعضاء گرفت ٹھے اور غدد میں ہوتی ہے اس کے بعد مرکب اعضاء میں افراد و تفریط اور ضعف پیدا ہوتا ہے علاج میں بھی مرکب اعضا کی بجائے مفرد اعضاء کو سامنے رکھا جائے۔ کیونکہ انسان کے تمام اعضاء مفرد اعضاء کی بافتوں، ٹشوز و نسج سے مرکب ہیں۔ اس فلسفہ و اصول کے تحت جسم انسان کو مفرد اعضاء کے تحت تقسیم کر دیا گیا ہے کہ اعضائے رئیسہ دل، دماغ اور جگر مفرد اعضاء ہیں جو عضلات، اعصاب اور غدد کے مراکز ہیں جن کی بناوٹ علیحدہ علیحدہ النسج، ٹشوز سے ہے۔ اور ہر نسج بے شمار زندہ جیوانی ذرات (سیلز) سے مرکب ہے۔ حیوانی ذرہ ہی جسم کی اولین بنیاد (فرسٹ یونٹ) ہے ہر حیوانی ذرہ اپنے اندر حرارت، قوت اور رطوبت رکھتا ہے جس کے اعتدال کا نام تندرستی اور صحت ہے۔ جب اس حیوانی ذرہ یا خلیہ کے افعال میں افراد و تفریط یا ضعف واقع ہوتا ہے تو اس کے اندر حرارت قوت

اور رطوبت میں اعتدال قائم نہیں رہتا جس کا نام مرض ہے۔ اس حیوانی ذرہ کا اثر نیسج پر پڑتا ہے۔ اس کے بعد مفرد اعضاء کے تعلق سے اعصاب، غدود اور عضلات وغیرہ میں سے کڑتا ہوا اپنے مطلقہ عضو رئیس میں ظاہر ہوتا ہے۔ مفرد اعضاء کے افعال میں انفرادی تغلیط ہو کر غیر طبعی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ علاج کی صورت میں انہی مفرد اعضاء کے افعال درست کر دینے سے ایک حیوانی ذرہ سے لے کر عضو رئیس تک کے افعال درست ہو جاتے ہیں پس یہی قانون مفرد اعضاء ہے۔

مس:۔ قانون مفرد اعضاء کی تحقیق کا مقصد کیا ہے۔

ج:۔ طب قدیم کی بنیاد کیفیات، مزاج اور اخلاط پر قائم کی گئی ہے۔ چونکہ کیفیات، مزاج اور اخلاط کی بنیاد مفرد اعضاء سے قائم ہے۔ اس لئے یہ ضروری تھا کہ ان کی ترتیب مفرد اعضاء کے ساتھ کر دی جائے تاکہ ایک طرف ان کی اہمیت واضح ہو جائے، دوسری طرف ضرورت کے مطابق انہیں کم و بیش کیا جاسکے۔ ساتھ ہی یہ بات بھی واضح کر دی جائے کہ کوئی طریق علاج بھی جس میں کیفیات، مزاج اور اخلاط کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے وہ نہ صرف غلط ہے بلکہ غیر علمی اور ان سائنٹیفک ہے وہ نہ صرف عطا یا نہ ہے بلکہ اس میں یقینی شفا بھی نہیں ہے اس کی بہترین مثال فرنگی طب ہے جس میں کیفیات، مزاج اور اخلاط کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی یہی وجہ ہے کہ اس میں فوری طور پر علامات کو دبانے کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اس تحقیق اور تطبیق کا کام جناب حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی صاحب نے کر کے طب قدیم پر ایک بہت بڑا احسان کیا ہے۔ انہوں نے ثابت کر دیا ہے کہ اعضاء کے افعال کے بغیر کیفیات، مزاج اور اخلاط کا اظہار نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی کیفیات، مزاج اور اخلاط کے بغیر اعضاء کے افعال ظاہر ہو سکتے ہیں یعنی کیفیات، مزاج اور اخلاط

اور بعد اعضاء لازم و ملزوم ہیں اس لئے علاج معالجہ میں لازم ہے کہ مفرد اعضاء کے مطابق ادویہ اغذیہ اور اشیاء کو جو کیفیات کی مجسم صورت ہیں، انہ نظر رکھ کر تدبیر عمل میں لانی چاہئیں۔ کیونکہ مفرد اعضاء کے افعال، کیفیات، مزاج اور اخلاط کے اثرات کے مطابق ہیں اس تحقیق و تدقیق سے افعال مفرد اعضاء اور کیفیات مزاج و اخلاط کی ضرورت سامنے آئی جن سے طب قدیم میں زندگی پید ہوئی ہے اور دوسری طرف اعضاء کے افعال کی علاج معالجہ میں ضرورت سامنے آئی اس طرح طب قدیم میں بتجدید طب کا سلسلہ قائم کر دیا گیا ہے اور قانون مفرد اعضاء کو طب قدیم، ایوروپک کی تجدید و احیاء کے لئے معیار اور سونٹی مقرر کر دیا گیا ہے۔ کیفیات، مزاج اور اخلاط کو مفرد اعضاء کے ساتھ تطبیق دینے کے بعد سب سے بڑا کام یہ تھا کہ ادویہ، اغذیہ اور اشیاء کو مفرد اعضاء کے ساتھ تطبیق دے دی جائے جو احسن طریقے سے پورا کر دیا گیا ہے۔

چونکہ حیاتی اعضاء ہیں جن کے مزاج ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ اس لئے ادویہ کو بھی تین مزاجوں یا تین تحریکوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ اس تحقیق سے یہ سہولت پیدا ہو گئی ہے کہ جس وقت بھی کسی عضو کے فعل کو کم و بیش کرنا ہو تو اس عضو کے مزاج والی ادویات ضرورت کے مطابق دے دی جائیں اس طرح تجویز کی ہوئی اغذیہ، ادویہ اور اشیاء خاطر خواہ نتائج پیدا کریں گی۔ اور کسی قسم کی غلطی کا بھی کوئی امکان نہیں رہے گا۔ اس کے نتیجہ کے طور پر شفا یقینی ہو گئی ہے۔

س:- قانون مفرد اعضاء میں وہ کون سی حقیقت ہے جو کسی دوسرے طریق علاج کے اندر نہیں پائی جاتی۔

ج:- جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا جا چکا ہے کہ قانون مفرد اعضاء ایک ایسی

تحقیق ہے جس کے علم سے یورپ، امریکہ، روس اور چین نامحال بے خبر ہیں۔ اس میں پیدائش امراض اور صحت کی بنیاد مفرد اعضاء کے افعال پر رکھی گئی ہے اس سے قبل بالواسطہ یا بلاواسطہ پیدائش امراض مرکب اعضاء کی خرابی کو تسلیم کیا جاتا تھا۔ مثلاً امعاء، شش، مثانہ، آنکھ، کان اور ناک، بلکہ اعضائے مخصوصہ ایک کے امراض کو ان کے افعال کی خرابی سمجھا جاتا تھا۔ یعنی معدہ کی خرابی کو اس کی مکمل خرابی مانا گیا ہے۔ جیسے درد معدہ، سوزش معدہ، ورم معدہ ضعف معدہ اور بد ہضمی وغیرہ کو پورے معدہ کی خرابی بیان کیا جاتا ہے۔ لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ معدہ مرکب عضو ہے۔ اس کی بناوٹ میں عضلات، اعصاب اور غدود وغیرہ جینوں قسم کے اعضا پائے جاتے ہیں۔ جب معدہ میں کوئی تکلیف ہوتی ہے تو وہ سارے کامارا بیمار نہیں ہوتا۔ بلکہ اُس کا کوئی ایک مفرد عضو بیمار ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معدہ میں مختلف قسم کے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ جب معدہ کے اعصاب میں تحریک آ جاتی ہے جس سے ان اعصاب کی تکلیف کی علامات کا اثر دماغ تک جائے گا۔ اسی طرح اگر معدہ کے عضلات یا غدود مر لہن میں مبتلا ہوں گے تو ان کی تکلیف کی علامات کا اثر بھی قلب و جگر تک جائے گا۔

بالکل اسی طرح اگر اعضاء نے رئیس یا ان کے پردوں وغیرہ میں تکلیف ہوئی ہے۔ تو جسم کے دوسرے حصے بھی مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں مثلاً جب دماغ مرض میں مبتلا ہوگا تو اس کا اثر معدہ، آنتوں، قلب، پھیپھڑوں تک بھی جائے گا ان اعضاء میں بھی رطوبات کی کثرت ہو جائے گی۔ اس لئے پیدائش امراض سے کوششاً امراض تک کے لئے مرکب عضو کی بجائے مفرد عضو کو پیش نظر رکھنے سے یقینی تشخیص اور بے خطا علاج کی صدمت پیدا ہو جاتی ہے۔

ارکان پر سوالات

س۔ ارکان کی تعریف کیجئے اور ان کی تعداد بتائیے۔

ج۔ شیخ الرئیس جو علی سینا لکھتے ہیں۔

ان الارکان نہی اجسام بسیطیہ وہی اجزاء اولیٰ

بعد الانسان وغیرالتی لا یمکن ان تنقسم الی اجسام

مختلفیۃ الصور والطباع

ارکان چند ایسے بسیط اجسام ہیں جو بدن انسان وغیرہ کے لئے اجزائے

اولیہ ہیں اور یہ ناممکن ہے کہ وہ مختلف صورتوں اور طبیعتوں کے اجسام میں

تقسیم ہو سکیں۔

اگے لکھتے ہیں۔

وهی اربعة النار حارة يابسة والهوا وهو حار رطب

الما وهو بارد رطب والارض وهو باردة يابسة

ارکان کی تعداد چار ہے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ آگ، جو گرم خشک ہے۔

۲۔ ہوا، جو گرم تر ہے۔

۳۔ پانی، جو سرد تر ہے۔

۴۔ مٹی، جو سرد خشک ہے۔

س۔ ارکان کس طرح بنتے ہیں۔

ج۔ جب کیفیات بستہ صورت اختیار کرتی ہیں۔ تو ارکان بن جاتے ہیں۔

س :- طب یونانی اور قانون مفرد اعضاء میں یہ بات تسلیم کی گئی ہے کہ ارکان جن سے موایذہ ثلاثہ (جمادات - نباتات و حیوانات) بنے ہوئے ہیں۔ بسیط ہیں۔ مثلاً پانی بسیط ارکان میں شامل ہے۔ اور ارکان اربعہ کا ایک رکن ہے۔ اس کا ایک قطرہ بھی پانی ہے اور سمندر کو بھی پانی ہی کہتے ہیں۔

جبکہ جدید خیال یہ ہے کہ پانی مرکب ہے۔ اس کی اصل ترکیب میں دو قسم کی ہوائیں شامل ہیں مثلاً پانی میں ایک حصہ آکسیجن اور دوسرے ہائیڈروجن ہے۔ اسی طرح ہوا بھی کئی گیسوں سے مرکب ہے۔ اسی طرح مٹی میں چند قسم کی مفرد معدنیات پائی جاتی ہیں۔ قانون مفرد اعضاء اس خیال کا کیا جواب دیتا ہے؟

ج :- ارکان کی حقیقت کو سمجھنے اور اس کا فیصلہ کن نتیجہ حاصل کرنے سے قبل ارکان کی اس تعریف کو سمجھ لینا چاہیے۔ جو طب میں کی گئی ہے۔ شیخ الرئیس ابو علی سینا فرماتے ہیں۔

”ارکان چنانچہ ایسے بسیط اجسام ہیں جو بدن انسانی و غیرہ کے لئے اجزائے اولیہ ہیں اور یہ ناممکن ہے کہ مختلف صورتوں اور طبیعتوں میں تقسیم ہو سکیں یعنی انہی کے باہم ملنے سے تمام مرکبات عالم اور مخلوقات وجود میں آتی ہیں قدیم فلسفہ میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ جب تک کوئی مادہ رپائی۔ مٹی۔ ہوا۔ آئندہ تقسیم ہو سکتا ہے وہ ارکان نہیں کہہ سکتا۔

جس پانی کو مغربی طب نے تقسیم کیا ہے یہ حقیقتاً ارکان میں سے نہیں ہے۔ بلکہ اس کی ایک تحقیق ہے۔ یعنی اس کے اظہار کا ایک ذریعہ ہے جیسے کسی پہاڑ کا کوئی تودہ ذرہ تسلیم نہیں کیا جاسکتا البتہ وہ ذرات کا مجموعہ ضرور

ہوتا ہے۔ اسی طرح پانی کی صحیح صورت وہ ہوگی۔ جب تقسیم در تقسیم کے بعد وہ آئندہ تقسیم نہ ہو سکے۔

دوسری حقیقت یہ ہے کہ فرنگی طب نے آج سے پچاس ساٹھ سال پہلے جس پانی کو دو حصوں میں تقسیم کیا تھا اب اس کے دونوں جز بھی مرکب ہیں، یعنی ان میں سے ہر ایک سالمات اور ایٹم سے مرکب ہے۔

مگر جب اس ایٹم کو بھاڑا گیا تو اس سے ایکٹرون (ELECTRON) اور نائٹرون (NITRON) پر ڈٹون (PROTON) جدا کر دیئے گئے یہ ایسی رقی لہریں ہیں جو جدا ہونے کے بعد فضائے بسیط میں چلی جاتی ہیں انہیں کے متعلق حکیم آئین سٹائن کہتا ہے کہ ہم حیران ہیں کہ مادہ جب لہروں میں تقسیم ہو جاتا ہے تو کہاں چلا جاتا ہے اور وہ ثابت کرتا ہے۔ مادی دنیا کے علاوہ کوئی اور طاقت بھی اس دنیا کو کنٹرول کر رہی ہے۔

ایٹم بم کو بھاڑنے کے بعد اتنی قوت پیدا ہوتی ہے کہ اس سے میلوں تک جاندار اور فضا چند گھنٹوں میں جل کر برباد ہو جاتی ہے۔ اب تو ایٹم بم سے بھی زیادہ شدید نامٹرون روجن اور مائیڈرون روجن بم تیار کر لئے گئے ہیں۔ مائیڈرون روجن پانی کی ہی بسیط صورت ہے۔ جب اس کا ایٹم زردہ پھٹتا ہے تو وہ کیفیات میں تبدیل ہو کر بتا ہی اور بربادی کا سبب بنتا ہے۔

اب اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ پانی کا پچاس سال پہلے کا تجزیہ کہ مائیڈرون روجن اور ایکسین بسیط ہیں۔ جب ان کی یہ تحقیق غلط ثابت ہوتی ہے تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ طب قدیم کا نظریہ صحیح ہے۔ اس نے بسیط کا لفظ کہہ کر ارکان کی حقیقت کا پوری طرح اظہار کر دیا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ارکان مادی اجسام ہیں جو مختلف مادوں میں تقسیم نہیں ہو سکتے البتہ جب ان کے ایٹم ذرات بھاڑے

جانتے ہیں تو وہ کیفیات میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ یہاں اس بات کو بھی ذہنی نشیں کر لیں کہ کیفیت مادہ نہیں۔ جو ہر ہے۔ کیونکہ کیفیات کا اظہار مادی اور غیر مادی صورت میں ظاہر ہوتی ہیں۔ اس کے برعکس اس کائنات اور آفاق میں غیر مادی طور پر محسوس ہوتی ہیں۔

یہ بات یاد رکھیں کہ جب دو یا دو سے زیادہ کیفیات آپس میں ملتی ہیں تو مادے کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ مثلاً کیفیات جو چار ہیں (۱) سردی (۲) گرمی (۳) خشکی (۴) رہا، تری۔ یہ انفرادی اور اصل حالت میں جو ہر کی حیثیت رکھتی ہیں کیونکہ ان کا مفروضہ صورتوں میں اظہار ناممکن ہے۔ البتہ جب یہ آپس میں ملتی ہیں تو ان کی ابتدائی صورت گرمی تری یا گرمی خشکی۔ اسی طرح سردی تری یا سردی خشکی ہوتی ہے۔ غیر مادی طور پر تو ان کا اظہار اس کائنات میں موسموں کی صورت میں ہوتا ہے۔ جب یہ مختلف مقداروں میں مل کر مادی صورت اختیار کرتی ہیں تو ان کا اظہار انشاء کے ذریعے ہوتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں کوئی مادہ بغیر کیفیات کے نہیں پایا جاتا۔ بلکہ پایا جانا ناممکن ہے۔ ان حقائق سے ثابت ہوا کہ مادے کی پیدائش کیفیات سے عمل میں آتی ہے۔

مٹی (ارض)

قدیم خیال۔ ارض عناصر الاربعہ میں شامل ہے۔ اور بسیط ہے۔ جدید خیال۔ مٹی بہت سے ارکان کا مرکب ہے۔ چند قسم کی معدنیات اس میں شامل ہے۔

ارکان کے متعلق شیخ الرئیس کی یہ تعریف کہ ارکان چند ایسے بسیط اجسام ہیں جو بدن انسانی کے اولین اجزاء میں اور یہ ناممکن ہے کہ وہ آئندہ مختلف صورتوں

اور طبقوں میں تقسیم ہو سکیں۔ یعنی انہی کے باہم ملنے سے تمام مرکبات عالم اور مخلوقات وجود میں آتی ہیں۔

ارکان کی تعداد کے متعلق شیخ الرئیس یوں لکھتے ہیں۔

ارکان چار ہیں۔ (۱) مٹی (۲) ہوا (۳) آگ (۴) پانی۔ وہ ان کا مزاج بھی قائم کرتے ہیں۔ (۱) مٹی سرد خشک ہے۔ (۲) ہوا۔ گرم تر ہے۔ (۳) آگ گرم خشک ہے۔ (۴) پانی سرد تر ہے۔

یاد رکھیں ارکان اور عناصر کا تعلق مادہ سے ہے اور مادے کی پیدائش ایک جوہر بسیط سے ہے۔ جس سے کائنات میں موالید ثلاثہ کے اجسام تیار ہوتے ہیں۔ لہذا ارکان اور عناصر کی حقیقت جاننے سے پہلے مادہ کی حقیقت سمجھ لیں۔

مادہ کی حقیقت

مادہ کس طرح وجود میں آیا اس پر یہاں بحث کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ یہاں پر یہ تشریح و تفصیل بیان کرنا ضروری ہے۔ کہ جب مادہ وجود میں آیا تو مختلف اجسام میں نظر آیا۔ موالید ثلاثہ کا برہم مادہ سے بنا ہوا ہے۔ جب کوئی انسانی زندگی اور کائنات پر غور کرتا ہے تو اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ اس کی برہمنے مادہ سے بنی ہوئی ہے۔

مادہ ایک ایسا جوہر بسیط ہے جس سے کائنات کے موالید ثلاثہ کے اجسام تیار ہوتے ہیں جہاں تک مادہ

کے بسیط ہونے کا تعلق ہے جدید و قدیم تمام فلاسفہ و حکما اس بات پر متفق ہیں البتہ تصور و تعداد میں فرق ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔

ویمقرطیس (یونان کا ایک مشہور فیلسوف اور سقراط کا ہم عصر فلاسفر)

کی رائے ہے کہ عالم اجسام میں مادہ کی حرکت اور قوت اتصال کے سوا کچھ نہیں ہے یہ فضا جو ہم دیکھ رہے ہیں اس میں مادہ ہی مادہ منتشر ہے جن کی ابتدائی حالت ٹھوس ذرات کی ہے۔ جن کی صفات و خواص یہ ہیں۔

۱۱) یہ ذرات انقسام دہی کے انقسام خارجی کی صلاحیت نہیں رکھتے۔

۱۲) ان ذرات کی حقیقت و ماہیت ایک ہے لیکن شکلیں ایک نہیں ہیں مثلاً لوہے سے چمڑی یا قلم یا جو چاہے بنا لو۔ لیکن مادہ ایک ہے۔

۱۳) ان ذرات میں کسی عمل سے کوئی تبدیلی نہیں ہوتی، ۱۴) یہ ذرات فضا میں ہر حرکت کرتے رہتے ہیں۔ ۱۵) ان ذرات کے مستحکم اتصال کا نتیجہ جسم ہے و یہ بتلیں مادہ کے اندر ایک قوت صانع کو تسلیم کرتا ہے لیکن روحانی اور اصل اثرات کا قائل نہیں۔

مشکل نمبر ۱ | نظریہ ہے کہ اجسام کی ترکیب ان اجزائے پریشان سے ہوتی ہے جو انقسام دہی اور خارجی کسی بھی انقسام کی صلاحیت نہیں رکھتے یہ اجزاء فضا کے عالم میں متحرک و منتشر رہتے ہیں جب صانع عالم کی قدرت کا طے ہوتا ہے کہ کون کون سا استقرار حاصل کر لیتے ہیں تو جسم کی صورت وجود میں آجاتی ہے۔ ان اجزاء کی ماہیت اور حقیقت مختلف ہے۔ بعض نازک۔ بعض ہوائیہ۔ بعض مائیدہ اور بعض ارضیہ ہیں۔ اور جو ہر مفردہ کی ترکیب سے بنے ہیں۔

ارسطو | جو معلم اول کے نام سے مشہور ہے۔ اس کا نظریہ مادہ اولیٰ کے متعلق یہ ہے کہ وہ ایک ایسا جوہر بسیط ہے جو خود تو جسم نہیں ہے لیکن جسم کی صورت قبول کرنے کی اس میں صلاحیت ہے۔ جیسے تخم خود تو درخت نہیں ہے لیکن اس میں درخت کی صورت قبول کرنے کی استعداد

موجود ہے آنکھیں اس کو دیکھنے اور محسوس کرنے سے عاجز ہیں۔ اس کے وجود کا علم ہم کو صرف استدلال و قیاس سے حاصل ہو سکتا ہے۔ وہ اس طرح کہ ہم دیکھتے ہیں کہ عناصر اربعہ ایک دوسرے سے بدلتے رہتے ہیں یہ بدلنے کی کیفیت سوائے اس کے دوسری نہیں ہو سکتی کہ مادہ ایک صورت چھوڑ کر دوسری صورت کے لباس میں جلوہ گر ہوتا ہے مثلاً پانی اگر ہوا ہو جائے تو بخیر اس کے کیا ہوگا کہ پانی کی صورت جاتی رہی اور اس کی جگہ ہوا کی صورت آگئی۔ لیکن وہ چیز جس میں پہلے پانی کی صورت تھی اور ابجہ اہو گئی ہے بعینہ باقی ہے۔ وہی چیز جس پر اس قسم کی صورتوں کا توارد ہوتا ہے اس کو مادہ اولیٰ اور مادہ بیہولی کہتے ہیں۔

بیہولی کا وجود کسی دوسرے بیہولی سے نہیں ہوا ہے بلکہ وہ ایک پر توارد عکس ہے اس روح کل کا جس کو فلاسفر کی اصطلاح میں عقل فعال کہتے ہیں۔ بیہولی اپنی ذات کے اعتبار سے نہ متصل ہے نہ منفصل ہے۔ کیونکہ جسم متصل اور منفصل ہوتا ہے اور بیہولی جسم نہیں ہوتا۔ البتہ جب بیہولی میں جسم کی صورت قائم ہو جاتی ہے تو متصل و منفصل سب کچھ ہوتا ہے۔

مادہ اولیٰ

مادہ اولیٰ کو سمجھنے کے لئے جسم انسانی کو غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ وہ مرکب ہے مختلف اعضا سے۔ اور اعضا مرکب ہیں گوشت پرست اور استخوان سے۔ یہ سب کچھ اخلاط سے بنتے ہیں اور اخلاط جسم کی اصل غذا ہے۔ غذا کی اصل نباتات۔ نباتات کی اصل عناصر یہاں تک کہ ایک جسم دوسرے جسم سے بنتا چلا آتا ہے اب اگر عناصر بھی اجسام مرکب ہوں اور ان کی ترکیب

بھی دیگر اجسام سے ہو تو ہم ان اجسام کا مادہ دریافت کریں گے۔
اور اگر عناصر اجسام مفردہ ہوں تو سوال پیدا ہوگا کہ خاص کس چیز سے بنے ہیں
ان کا مادہ کیا ہے لامحالہ آخر میں ایسے مادے کے وجود کا اقرار کرنا پڑے گا جو جسم
نہ ہوگا ورنہ مادہ کا سلسلہ کہیں ختم نہ ہوگا کیونکہ ہر جسم کے لئے مادہ کا وجود لازمی
ہے جس اسی آخری مادے کو مادہ اولی کہتے ہیں۔ اور وہی اس ساری بحث
کا موضوع ہے۔

مادہ اولی کی تقسیم اجسام مادہ اولی جو ابھی جسم کی صورت میں نہیں آیا جب
تقسیم ہونے لگتا ہے اور تقسیم ہوتا ہوا کئی صورتیں بدلتا ہے اور اس کی یہ صورتیں
مادہ اولی ہونے کی صورت میں ہی قائم ہو جاتی ہیں اس کے بعد جب یہ جسم کی
شکل اختیار کرتا ہے تو اس کے اندر تقسیم در تقسیم اور ترتیب در ترتیب سے
بے شمار مختلف اقسام کے اجسام بن جاتے ہیں جن کو ہم ان کی قابلیت اور
استعداد کی مناسبت سے مختلف ناموں سے یاد کرتے ہیں۔ مثلاً ۱۔ اس
اعتبار سے کہ ان میں کون دفا اور تغیر و تقیم کی صورت قائم رہتی ہے۔
ارکان (PREMELTIVE ELEMENTS) کہتے ہیں۔

۲۔ اس اعتبار سے کہ ان سے مرکبات کی ترتیب ہوتی ہے۔ اس کو
استسقات (PRINCIPLE ELEMENTS) کہتے ہیں۔

۳۔ اس اعتبار سے کہ مرکبات کسی تحلیل کے بعد وہی باقی رہتے ہیں غماہر
(ELEMENTS) کہتے ہیں گویا تینوں صورتیں نہ صرف مختلف ہیں بلکہ
اس کی تین حالتیں ہیں اول ارکان دوم استسقات اور سوم عناصر مغربی سائنس
عناصر (ELEMENTS) کو سو کے قریب تسلیم کرتی ہے۔ لیکن شیخ رئیس

نئے ارکان کی جو تعریف کی ہے وہ یہ ہے کہ ارکان ایسے بسیط اجزاء ہیں جن کا مزید تجزیہ نہیں کیا جاسکتا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جب تک مادہ کا تجزیہ ہو سکتا ہے۔ وہ شیخ رئیس کے ارکان کی تعریف میں نہیں آسکتا گویا ان کی بساط ایسی لطیف ہے کہ ہمارے حواس خمسہ ان کا ادراک نہیں کر سکتے۔ یہ ہوا پانی۔ مٹی جو ہم کو نظر آتے ہیں۔ دراصل شیخ رئیس کے ارکان نہیں ہیں کیونکہ ان کا تجزیہ ہو سکتا ہے بلکہ یہ اصل ارکان کے لطیف ہیں رطیف ایسے مادی مجموعہ کا نام ہے جس میں اصل شے کے علاوہ دوسری اشیاء بھی ملی ہوئی ہوں مگر ظاہر میں وہی شے نظر آئے جس کی اکثریت ہو جیسا کہ مرکب ہے جہاں تک عناصر کا تعلق ہے ان کو ہم مغربی سائنس کی تحقیقات کے مطابق سو ہی تسلیم کرتے ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ دریافت ہو سکتے ہیں۔ ان کو کائنات کے ابتدائی حجم اور مادی نمونے کہیں گے۔ ارکان ان سے جدا ہیں۔

عناصر کو بسیط اور بنیادی معنوں میں کہا گیا ہے کہ یہ سب اپنے اندر خاص منفرد دوسرے سے مختلف شکل رکھتے ہیں یہ ہمیشہ عناصر کہلائیں گے۔

سائنس نے ایٹم کا الیکٹرون (ELECTRON) اور پروٹون (PROTON) وغیرہ میں تجزیہ کیا ہے اور اپنے خاص رنگ میں بسیط اور بنیادی کہے کیونکہ انہی عناصر سے کائنات اور زندگی کی تشکیل نظر آتی ہے بالکل اسی طرح طب یونانی اپنے اخلاط کو ارکان سے مرکب مانتی ہے اور جسم انسانی بلکہ نباتات۔ جمادات کے لئے ابتدائی جوہر مانتی ہے۔ ارکان اور عناصر کے فرق کو سمجھنے کے لئے مغربی سائنس میں کوئی لفظ ہی نہیں ہے ہم نے اس کے لئے (PREMELTN ELEMENTS) کا نام وضع کیا ہے۔ تاکہ عناصر و ارکان میں فرق کیا جاسکے۔

خلاصہ بحث | ارکان ایسے بسیط اجسام ہیں۔ جن کا مزید تجزیہ نہیں ہو سکتا

عناصر قابل تجزیر ہیں اور سالمات و ایٹم میں تقسیم ہو جاتے ہیں ایٹم برقی شراریوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔ برقی شراروں کی پیدائش اتھیر کی لہروں سے ہوتی ہے لہذا حرکت سے اور حرکت شعور سے پیدا ہوتی ہے۔ شعور آفاق کی پیداوار ہے اور آفاق کو عقل سے بنایا گیا ہے عقل کل اللہ کی مخلوق ہے۔

اس حقیقت کو مد نظر رکھیں کہ فلسفہ قدیم کا انداز بیان یہ ہے کہ جو ہر سے انداز بیان مادے کی طرف آتا ہے اس کے مقابلے میں فرنگی سائنس مادے سے جوہر کی طرف اپنی تحقیقات بیان کرتی ہے مثلاً عناصر سے مادہ۔ مادہ سے سالمات۔ سالمات سے ایٹم۔ ایٹم سے ایکٹرون۔ نیوٹرون۔ پروٹون وغیرہ

یہ حقیقت بھی مسلمہ ہے کہ جب تک ماڈرن سائنس نے ایٹم کو چھڑا نہیں تھا وہ اسے بسیط خیال کرتے تھے لیکن اب اس نے خود تسلیم کیا ہے کہ عناصر کی تعداد سو سے زیادہ ہو گئی ہے وہ نہ مغرب نہ بسیطان حقائق سے ثابت ہوا کہ فلسفہ قدیم کی تحقیقات نہ صرف صحیح ہیں بلکہ اس مقام پر پہنچ گئی ہیں جہاں تک مادی سائنس کو مکمل عبور حاصل نہیں ہوا اور خود اسکی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ فلسفہ قدیم اور طب و فنون حقیقت پر مبنی ہیں۔

قرآن حکیم کا انداز بیان بھی جوہر سے مادے کی طرف اظہار ہے مثلاً اللہ تعالیٰ کی نافرست صفات میں ایک صفت الما تک ہے جس کے جوہر میں قبضہ۔ حصول نقالت (بوجھل پن۔ سختی) ہے جب یہ صفت مادی صورت اختیار کرتی ہے۔ تو ارض اور مٹھوس صورت اختیار کر لیتی ہے یا ایسی شکل و صورت میں ظاہر ہوتی ہے جس میں مقام اور مکانیت کا بھرپور اظہار ہوتا ہے۔ یعنی زمان و مکان کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔

مزاج پر سوالات

مس :- مزاج کی تعریف بیان کرو۔

ج :- مزاج ہم اس کو کہتے ہیں کہ جب ارکان کے اجزاء بہت ہی جھوٹے چھوٹے ہو کر ایک دوسرے کے ساتھ ملتے ہیں تو یہ اجزاء اپنی متضاد قوتوں کی وجہ سے ایک دوسرے میں اثر کرتے ہیں اور ان میں ہر ایک عنصر دوسرے عنصر کی کیفیت کے غلبہ کو توڑ دیتا ہے۔ آخر کار جب ان کا فعل والفعال کٹو ہٹسکا، اُڑد متاثر ایک حد تک پہنچ جاتا ہے تو اس مرکب میں ایک ایسی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جو اس مرکب کے تمام اجزاء میں یکساں ہوتی ہے۔ اس کو مزاج کہتے ہیں۔

مس :- جب فلاسفہ نے یہ ثابت کیا ہے کہ تمام اجسام عنصریہ کی ترکیب و بناوٹ، عناصر اربعہ سے ہوتی ہے اور کیفیات بھی جلد ہیں تو ثابت کیا جائے کہ کیا وجہ ہے کہ ہر ایک چیز کا مزاج دو کیفیات کے تحت سمجھا جاتا ہے۔

ج :- فلاسفہ نے ثابت کیا ہے کہ ہر جسم عنصری میں حرارت و برودت، کیفیات فعل اور رطوبت و بیہوشی کیفیات انفعالی ہیں۔ ان چاروں میں ایک کیفیت فعلی اور ایک کیفیت انفعالی کا ہونا برائے میں ضروری ہے۔ کیونکہ تمام اجسام عنصریہ کی ترکیب ارکان اربعہ سے ہوتی ہے اس لئے ان میں چاروں کیفیات کا موجود ہونا ضروری ہے مگر ایسا نہیں ہے مزاج حاصل ہونے کے بعد ایک کیفیت فعلی اور ایک انفعالی رہ جاتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ارکان و کیفیات کے کردار کے بعد ایک کیفیت فعلی اور ایک کیفیت انفعالی کا ختم ہونا ضروری ہے مثلاً ایک مرکب میں گرمی دوسرے کی سردی کی نسبت زیادہ ہے تو دونوں کے ملنے پر اس

نئے مرکب میں گرمی قائم رہے گی۔ لیکن پہلے سے کم ہوگی۔ اسی طرح پہلی چیز میں تری دوسری چیز کی خشکی سے زیادہ ہے تو اس مرکب میں تری کا اثر زیادہ ہوگا نتیجہ یہ ہوگا کہ اس مرکب کا اصل مزاج گرم تر رہ جائے گا۔ اس میں دوسری کیفیات بھی موجود ہوں گی۔ لیکن وہ گرمی تری سے کم ہوں گی اس لئے ان کا اظہار بھی نہیں ہوگا۔ اس مرکب کے استعمال کرنے پر بھی گرم اثرات مرتب ہوں گے۔

س:- جب ارکان ایک دوسرے کی ضد ہیں تو مزاج اور کیفیات کس طرح ظاہر ہوتی ہیں ج:- جیسا کہ ابھی بتایا جا چکا ہے کہ جب ارکان کے اجزاء بہت ہی چھوٹے چھوٹے ہو کر ایک دوسرے کے ساتھ ملتے ہیں تو یہ اجزاء اپنی متضاد قوتوں سے ایک دوسرے میں افر کرتے ہیں۔ ان میں ہر عنصر دوسرے عنصر کی کیفیت کے غلبہ کو توڑ دیتا ہے نتیجہ کے طور پر ایک نیا مزاج یا مرکب کی نئی کیفیت ظاہر ہو جاتی ہے۔ جب یہی مرکب اشیاء جسم انسان میں داخل کی جاتی ہیں تو یہ اپنے مزاج والے اعضا کو تحریک میں لے آتی ہیں جس سے ان اشیاء کی کیفیات کا واضح اظہار ہوتا ہے۔

س:- اگر الارکان اذا تعضرت اجزا تبصا حاسا سب فعل لبعضہا فی بعض۔ بقواء المتضاد و سرکل وحدان عنھا متشابہ فی جمیع اجزائی المزاج۔ اس صورت میں امرجہ کے سبب ارکان کی ہستی اور حقیقت کا علم ہوتا ہے۔ یعنی ارکان کے بغیر کوئی چیز نہیں ہے اور مزاج کے بغیر ارکان کی کوئی ہستی نہیں ہے۔

مزاج حار کی ہستی کئی طرح سے ثابت ہو سکتی ہے اور جدید تحقیقات اس کی تائید کرتی ہیں۔ مگر بارہ کی ہستی تسلیم نہیں کی جا سکتی جس طرح نور کی عدم موجودگی کا نام تاریکی ہے اسی طرح حرارت کی عدم موجودگی کا نام برودت ہے۔ اگر بارہ کو بذات خود مزاج تصور کیا جائے تو گو یا معدوم کو ہست اور موجود ماننے ہیں

علیٰ بن العیاس مزاج رطب کسان اپنے میں تاثر نہیں ہو سکتا۔ مگر یالیں چونکہ عدم رطب کا نام ہے اس لئے یالیں کو بھی ہم تسلیم نہیں کر سکتے نتیجہ اس کا یہ ہوتا ہے کہ اگر چار مقدمہ مزاج سے دو کی ہستی سے انکار کیا جائے تو چاروں ارکان کے قیاس میں بھی اشتباہ پڑ جاتا ہے۔ الارض جس کا مزاج بارو یا لیں ہے۔ ان میں سے نہ بارو کی حقیقت ہے نہ یالیں کی۔ اسی طرح الما بارو رطب کی لہذا انار یا لیں سے بھی اکوھی اکوھی جزو بارو اور یالیں نکل کر ان کی ہستی میں خاک میں مل جاتی ہے تو اگر ارکان اور مزاج اس قسم کے دلائل سے متزلزل رہیں اور شکوکہ پائی تو اخلاط اور ارواح بھت بدن و مرض حواس و کیفیت اشیاء کی پیچیدہ اور لمبی پڑتی عمارت جو ارکان اور مزاج کو استوار سمجھ کر قائم کی گئی تھی و حرام سے گر جاتی ہے۔ کہ نل ڈاکٹر مھولا ناتھ۔

ج :- ارکان اور مزاج پر بارہا لکھا جا چکا ہے۔ ان کی منفصل تشریح و حقیقت بیماری کتاب کلیات قانون مفرد اعضاء میں دیکھیں یہاں ہم یہ حقیقت ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ کہ نل ڈاکٹر مھولا ناتھ صاحب نہ ارکان و مزاج کے قدیم علم سے واقف تھے اور نہ ہی جدید سائنس کے علم عنصر ELEMEN ان کو علم تھا۔ بلکہ ان کی اپنی تخریج سے ان کی افسوس ناک ناواقفیت کا علم ہوتا ہے لکھتے ہیں کہ حار مزاج کی ہستی کئی طرح سے ثابت ہو سکتی ہے اور جب نتیجہ اس کی تائید کرتی ہیں مگر بارو کی ہستی تسلیم نہیں کی جاسکتی۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ تجربہ اور مشاہدہ اس امر کو ثابت کرنا ہے کہ کسی حقیقت کے عدم وجود ہی سے اس کے مقابل کا علم ہوتا ہے۔ یعنی جب حرارت کا وجود نہ ہو تو سردی کا وجود ثابت و ظاہر ہوتا ہے۔ جیسا کہ انہوں نے خود تسلیم کیا ہے کہ نور کی عدم موجودگی کا نام تاریکی ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا عدم حرارت اور فہمیں سردی اور تاریکی کا وجود ظاہر ہوتا ہے یا نہیں اور یادوں کو محسوس کیا جاسکتا ہے۔ یہ ان کا احساس ہی ہوتا ہے۔ جس سے ان کا نام سردی اور تاریکی رکھا گیا ہے۔ تو یہ منطقی دلائل سے ان کے وجود اور عدم وجود کے فلسفی اصول کو غلط ثابت کیا گیا ہے۔ اب ہم یہاں یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ انہوں نے حرارت و برودت کے وجود اور عدم وجود کو بالکل الٹا سمجھا ہے جس کی حقیقت واضح ذیل ہے۔ کہ فلسفہ یہ ثابت کرتا ہے اور قرآن حکیم نے بھی یہی بیان کیا ہے کہ کائنات اور زندگی کا قیام پانی پر ہے۔ وکان عرشہ علی السما

س:- سوئے مزاج سادہ میں مفرد کیفیات کی وجہ سے مزاج کا بگڑنا بیان کیا جاتا ہے۔ کیا یہ صحیح ہے؟

ج:- یہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ کبھی بھی جسم میں گرمی یا سردی اور کسی مفرد کیفیت کی زیادتی نہیں پائی جاتی جسم میں کیفیات ہمیشہ مرکب ہوتی ہیں۔ یعنی اگر گرمی یا سردی کی زیادتی ہوگی تو ان کے ساتھ تری یا خشکی ضرور پائی جائے گی۔ اسی طرح تری یا خشکی کی زیادتی ہوگی تو ان کے ساتھ گرمی یا سردی کا پایا جانا لازمی امر ہے۔ یہ ایک بہت بڑی غلط فہمی ہے۔ حکماء اور اطباء نے جو سوئے مزاج کے ساتھ کی یہ مفرد صورتیں بیان کی ہیں وہ صرف اقبام و تقصیم کے لئے ہیں۔ ایسا جسم میں کوئی عمل نہیں ہوتا۔ جب بھی جسم میں کیفیات پائی جائیں گی وہ صرف مرکب ہوں گی یعنی گرمی تری یا سردی تری، گرمی خشکی یا سردی خشکی۔ البتہ سوئے مزاج مادی میں جو مفرد صورت پائی جاتی ہے۔ وہ درست ہے کیونکہ وہ بنیادی طبع پر خود مرکب ہوتی ہیں یعنی خون کا مزاج گرم تر ہے۔ طغم کا مزاج سرد تر ہے۔ سود کا مزاج سرد خشک ہے اور صفرا کا مزاج گرم خشک ہے۔ جیسا کہ بنیادی طور پر تہذیب کیا گیا ہے۔

ج :- الحاقی غلیات جن میں بڑی وکری اور دود و جگر شامل ہیں ان کا مزاج سرد خشک ہے عضلاتی غلیات جن میں قلب و عضلات شامل ہیں ان کا طبعی مزاج بھی خشک سرد ہے لیکن چونکہ خون کا مزاج گرم تر ہے اور وہ ہمیشہ قلب و عضلات میں رہتا ہے ان کا عارضی مزاج گرم تر ہے۔

عذی و تشری غلیات جن میں غدد و جگر شامل ہیں ان کا مزاج گرم خشک ہے اعضاء غلیات جن میں اعصاب و دماغ شامل ہیں ان کا مزاج سرد تر ہے۔ یاد رکھیں کہ انہی مفرد اعضاء کی پیدا کردہ اخلاط کا مزاج بھی انہی کے مطابق ہے۔ مثلاً سودا کا مزاج سرد خشک ہے۔ صفراء کا مزاج گرم خشک ہے۔ خون کا مزاج گرم تر اور بلغم کا مزاج سرد تر ہے۔

س :- اخلاط اور مفرد اعضاء کا ایک دوسرے سے کیا تعلق ہے۔

ج :- چونکہ سودا کا مزاج سرد خشک ہے اسی لئے الحاقی غلیات جن کا مزاج بھی سرد خشک ہے۔ آپس میں تعلق پاتے ہیں۔ خون کا مزاج گرم تر ہے۔ دوسرے قلب و عضلات بھی گرم تر ہیں اس لئے ان کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ یاد رکھیں کہ عضلات کا مزاج خون کی وجہ سے گرم تر ہے۔ دہنہ اللہ کا حقیقی مزاج بھی خشک ہے۔ صفراء گرم خشک ہے۔ دوسری طرف دود و جگر کا مزاج گرم خشک ہے۔ اس لئے صفراء و جگر آپس میں تعلق ہے۔ اسی طرح بلغم سرد تر ہے۔ جبکہ دماغ اور اعصاب بھی مزاجاً سرد تر ہیں۔ یہی ان کا ملا جلی تعلق ہے۔

ص :- طحال و الحاقی غلیات کا مزاج سرد خشک ہے۔ سرد خشک خلط سودا کو طاق ہے۔ اس کے برعکس قلب کا مزاج گرم تر ہے۔ اس سے سرد خشک خلط سودا کیسے پیدا ہو سکتا ہے۔ جس طرح دوسرے اعضاء کو ان کے مزاج کے

والی ادویہ سے تحریک ہونی چاہیے لیکن ایسا نہیں ہے۔

ج :- یاد رکھیں کہ قلب ایک حیاتی عضو ہے۔ اس کا فعل رُک جانے سے فوراً موت واقع ہو جاتی ہے۔ اس کے برعکس طحال اگر اپنا کام چھوڑ دے یا اسے جسم سے نکال دیا جائے تو فوراً موت واقع نہیں ہو سکتی۔ اس لئے قلب عضو رئیس اور حیاتی عضو ہے نہ کہ طحال۔ یہ امر مسلمہ ہے کہ حیاتی عضو ہی اپنے مزاج کی خلط پیدا کر سکتے ہیں۔

۲۔ عام خد کے متعلق یہ سمجھ لیں کہ وہ اعصاب کی تیزی سے حرارت کرتے ہیں اور عضلات کی تیزی سے رطوبات کو روکتے ہیں لیکن عند جاذبہ ان کے خلاف کام کرتے ہیں۔ وہ اعصاب کی تیزی سے رطوبات کو روکتے ہیں اور عضلات کی تیزی سے رطوبات کو گراتے ہیں۔ یعنی طحال جو عند جاذبہ کا مرکز ہے۔ قلب عضلات کے تحت کام کرتے ہیں نہ کہ انفرادی طور پر۔

۳۔ قلب کا ذاتی مزاج خشک سرد یا خشک گرم ہے نہ کہ گرم تر جہاں تک قلب کے مزاج کو گرم تر کہنے کا تعلق ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ خون گرم تر ہے اور اس کا مقام قلب ہے۔ قلب میں خون کی موجودگی کی وجہ سے اس کا مزاج عارضی طور پر گرم تر ہو گیا ہے۔ یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح تابنے کے بہن میں کوئی سرد تر محلول ڈال دیا جائے تو تابنے کا وقتی و عارضی مزاج سرد تر ہو جائے گا۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہو گا کہ تابنا اپنا ذاتی مزاج خشک گرم بھی کھو بیٹھے گا۔ اور سرد تر ہو جائے گا۔ یہی حال قلب کا ہے۔ قلب کا ذاتی مزاج سرد خشک سے خشک گرم تک ہے۔ اس لئے یہ ہمیشہ سرد خشک یا خشک گرم ادویہ اور اغذیہ و اشیاء سے ہی تحریک میں آتا ہے۔ نہ کہ گرم تر یا حر گرم اشیاء سے جو کہ خون کا مزاج ہے۔

اب جبکہ ثابت ہو گیا ہے کہ قلب کا ذاتی مزاج سرد خشک ہے۔ اس لئے اسے سرد خشک خلط ہی پیدا کرنی چاہیے۔ یہی اس کی غذا ہے جس کا نام سودا ہے۔

چونکہ اس کا مزاج سرد خشک ہے۔ اس لئے اسے سرد خشک یا خشک گرم بنانا سے ہی تحریک ہونی چاہیے۔

۴۔ جیسا کہ کئی بار لکھا جا چکا ہے۔ خون۔ صفرا۔ سودا اور بلغم کا مرکب ہے اس لئے حیاتی اعضا خون سے اپنے اپنے مزاج والی غلط جذب کر لیتے ہیں اور اپنی غذا بناتے ہیں جسم میں کوئی ایسا عنصر نہیں ہے جو صرف خون بنائے۔ یا اس کی غذا صرف خون ہو چونکہ بلغم و مانع کی غذا ہے۔ اور یہی اسے پیدا کرتا ہے اسی طرح صفرا جگر کی غذا ہے اور جگر ہی صفرا پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح تیسرے حیاتی عضو کی غذا سودا ہے۔ اور یہ سودا ہی پیدا کرتا ہے۔

۵۔ طحال کا کام بلغمی رطوبات میں ترشی ملانا ہے نہ کہ سودا پیدا کرنا۔ سودا تو اس وقت پیدا ہوتا ہے یا بنتا ہے۔ جب قلب و عضلات اپنی حرکات سے حرارت پیدا کر کے ان میں ملاتے ہیں اور خمیر بناتے ہیں یہ مسلمہ امر ہے کہ جب بھی ترش محلول پر حرارت افزا کرتی ہے تو اس میں خمیر پیدا ہو جاتا ہے۔ اور یہی خمیر شدہ رطوبت سودا کہلاتی ہے۔

اس طرح ثابت ہو گیا کہ قلب کا مزاج خشک ہے اور خلط سودا پیدا کرتا ہے اور خشک سرد یا گرم خشک انشاء سے ہی تحریک میں آتا ہے۔

۶۔ چونکہ ذات الریہ اور ذات الجنب پھیپھڑوں ہی کے درم ہیں اس لئے بتایا جائے کہ ذات الریہ سردیوں میں اور ذات الجنب گرمیوں میں کیوں ہوتا ہے اور ان کا علاج مختلف کیوں ہے۔

ج۔ ذات الریہ خالص پھیپھڑوں کا درم ہے جو عضلاتی اعصابی، سردی شکل سے ہوتا ہے اور ذات الجنب پھیپھڑوں کے خدی پر دے کا درم ہے جو قدرتی عضلاتی گٹھا خشک ہوتا ہے۔ اس لئے ان کے ظہور کا وقت اور ان کے علاج

میں اختلاف واضح ہے۔

س :- تحقیقات سوزش و ادم کے صفحہ ۲۶ پر حکیم انقلاب جناب صابر لمائی صاحب رقم طراز ہیں کہ تیزابی محرک کے اثر سے رطوبات کے اخراج میں بے حد کمی ہوگی یا بالکل نہیں ہوگی لیکن نیچے لکھے ہیں حقیقت یہ ہے کہ تیزابیت کا اثر ہمیشہ عضلات پر ہوتا ہے۔ جس سے رطوبات کا اخراج شدید ہو جاتا ہے۔

ج :- جس طرح اعصاب و دماغ کی کیمیائی تحریک و اتصالی تبدیلی میں رطوبات رکتی ہیں اور دماغ کی مشینی تحریک و اعصابی عضلاتی میں رطوبات خارج ہونا شروع ہو جاتی ہیں بالکل اسی طرح قلب کی کیمیائی تحریک عضلاتی اعصابی میں تیزابی سے رطوبات رکتی ہیں جب قلب و عضلات کی مشینی تحریک ہو جاتی ہے تو وہ اخراج پانا شروع ہو جاتی ہیں۔ یہی اصول یہاں کام کرتا ہے۔

س :- حرارت کی کتنا قسم ہیں۔ ان کے نام، فوائد اور مختصر تعریف بیان کئے۔
ج :- حرارت کی دو اقسام ہیں۔ (۱) حرارت طبعی یا حرارت غریزہ (۲) حرارت غیر طبعی یا حرارت غریبہ۔ حرارت طبعی یا حرارت غریزہ یہ وہ حرارت ہے جس پر انسان کی بقا ہے جب یہ حرارت بچھ جاتی ہے تو موت واقع ہو جاتی ہے۔ وہ سر ہے جب بھی یہ حرارت جسم میں کم و بیش ہوتی ہے تو جسم انسان مختلف قسم کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جب حرارت پوری کر دی جاتی ہے تو صحت ہو جاتی ہے۔ یاد رکھیں جو غریبی حرارت غریزہ کم ہوتی ہے۔ تو اس کو کمی پوری کرنے کے لئے حرارت غریبہ آ جاتی ہے اور وہ اس وقت تک دور نہیں ہوتی جب تک کہ حرارت غریزہ یہ مکمل نہیں ہو جاتی۔

حرارت غریبہ وہ حرارت ہے جو جسم میں داخل رطوبات کے خیرے پیدا ہوتی ہے جب رطوبات کا خیر ختم ہو جاتا ہے یا کر دیا جاتا ہے تو یہ حرارت خود بخود دھو

جاتی ہے یہی وہ حرارت ہے جو جسم میں رکھی ہوئی رطوبات کو تحلیل کر کے خارج کرتی ہے جس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ خسرو، چیچک، تورکی، مبارکی میں بخار کو حرارت غریبہ بڑھایا جاتا ہے جس سے خسرو اور چیچک وغیرہ جلد سے جلد ظاہر ہو کر شفا ہو جاتی ہے۔ اگر یہی حرارت حد سے تجاوز کر جائے تو موت واقع ہو جاتی ہے۔ اس لئے علاج کے معاملہ میں یہ ضروری ہے کہ اگر یہ حرارت کم ہو تو زیادہ کرنی چاہیے۔ اور اگر شدید ہو کم کر دینا چاہیے۔ ورنہ مریض کے تلف ہو جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔

س:- گرمی غدی عضلاتی تحریک میں زیادہ ہوتی ہے یا غدی اعصابی میں۔
ج:- گرمی غدی اعصابی میں زیادہ ہے کیونکہ اگر گرمی خشکی سے بڑھ جائے تو خشکی ختم ہو کر تری میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ یاد رکھیں کہ خشکی میں سردی کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔ اور تری میں گرمی کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔ کیونکہ کوئی بھی رطوبت اس وقت تک خشک یا جامد صورت اختیار نہیں کر سکتی جب تک کہ اس میں تری کا اثر نہ بڑھ جائے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جس ٹپے میں خشکی کا اثر ہے اس میں سردی کا اثر موجود ہوتا ہے۔ جوں جوں خشکی بڑھتی جائے گی گرمی کی پیدائش شروع ہو جائے گی۔ اس کو اس طرح بھی سمجھیں کہ عضلاتی اعصابی صورت میں سڑی خشکی ہے جب عضلاتی غدی ہو جائے گی تو خشکی انتہائی زیادہ ہو کر گرمی کی پیدائش زیادہ کر دے گی اور سردی کو ختم کرنا شروع کر دے گی۔ یعنی عضلاتی غدی میں گرمی کی پیدائش شروع ہوتی ہے۔ اور غدی عضلاتی میں گرمی جمع ہونا شروع ہو جائے گی۔ لیکن سردی اس وقت تک رہے گی جب تک خشکی ختم ہو کر تری میں نہ آئے۔

تحریک شروع ہوگی تو اس میں ابھی گرمی کی نسبت خشکی زیادہ ہوگی۔ یعنی گرمی تو ابھی بڑھنا شروع ہوئی ہے۔ جوں جوں گرمی بڑھے گی توں توں خشکی ختم ہو کر تری میں تبدیل ہو جائے گی۔ نتیجہ کے طور پر غدی اعصابی تحریک شروع ہو جائے گی۔ اس سے ثابت ہوا کہ گرمی غدی عضلاتی کی نسبت غدی اعصابی میں زیادہ ہے۔

قانون مفرد اعضاء سیکھنے والے نئے طالب علم متوجہ ہوں

قانون مفرد اعضاء تشخیص الامراض کی ایک نئی کسوٹی ہے نئے حکماء جو اسے اپناتے ہیں جلد عملی طور پر عبور حاصل نہیں کر پاتے کیونکہ اس کی چند نئی اصطلاحات ہیں تشخیص امراض کا ردہ اور نبض دیکھ کر کی جاتی ہے مختصر ہونے یا وجود کئی پیچیدگیاں سمجھ میں آنے سے رہ جاتی ہیں اس لئے نئے طالب علموں سے گزارش ہے کہ وہ اپنے قریبی عاقلہ میں لگنے والے فری کیپوں میں تشریف لا کر خود تشخیص امراض کے طریقوں پر عبور حاصل کریں کیونکہ ان کیپوں میں ہر قسم کے مزلیں بڑی تعداد میں آتے ہیں۔

یہ فری کیپ ہر ماہ کے پہلے جمعہ کے دن یسین دواخانہ دربار ہوٹل لاہور میں لگایا جاتا ہے اور ہر ماہ کی پہلی جمعرات کو خانیوال بمقام مکان مہر محمد یوسف بائی ایڈووکیٹ نزد مسجد اہل حدیث خانیوال میں لگایا جاتا ہے۔

اخلاط پر سوالات

س:- خلط کی تعریف - اخلاط کی تعداد اور ہر خلط کے مختصر فوائد بیان کیجئے
ج:- شیخ الرئیس نے خلط کی تعریف یوں کی ہے ”الْخِلَاطُ جِسْمٌ لَدَطِّ سَيَالٍ“
”یتحیل الیہ الغذا وَلاَ“ خلط ایک تراویہ بننے والا مادہ ہے، غذا ہضم ہو کر
پیلے اس کی صورت اختیار کرتی ہے۔

اخلاط تعداد میں چار ہیں (۱) خون - جو مزاجا گرم تر ہے۔ (۲) صفرا - اس کا مزاج گرم
خشک ہے۔ (۳) سودا - جس کا مزاج سرد خشک ہے (۴) بلغم - مزاجا سرد تر ہے۔

خون کے فوائد | چونکہ تمام اخلاط خون میں ملے ہوئے ہیں اس لئے جسم انسان
کے تمام اعضا اپنی اپنی غذا خون ہی سے حاصل کرتے ہیں جسم

انسان میں خون ہی ایک ایسا مادہ ہے جو حرارت غریزی کو داخل مقدار میں جمع رکھتا
ہے اور ہر وقت ضرورت کے مطابق اعضا تک خود پہنچ کر مہیا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے
کہ جب خون کا دوران رُک جاتا ہے تو جسم انسان سرد پڑ جاتا ہے۔ دوسرے جب
دوران خون تیز ہوتا ہے تو جسم ضرورت کے مطابق گرم ہو جاتا ہے خون کا طبعی
رنگ سرخ ہے۔

صفرا کے فوائد | صفرا اگر دغدہ کی غذا بنتا ہے گرم شیریں چکنی اور روغنی اور
چربیلی اغذیہ کو تحلیل ہونے میں مدد دیتا ہے خون کو اپنی حرارت

سے لطیف بناتا ہے جس سے وہ تنگ و باریک مجاری میں نفوذ کر سکے۔ آنتوں کے
فضلات کو دفع کرنے میں مدد دیتا ہے۔ آنتوں میں مٹدے اسی صفرا ہی کی کمی کی
وجہ سے بنتے ہیں۔ جسم میں خارش بھوڑے پھنسیوں کو دفع کرنے کے لئے اسے

بڑھایا جاتا ہے تاکہ جے ہوئے اور گاڑھے فضلات تحلیل ہو کر خارج ہو جائیں پھر
مفصل بھی صفرا ہی کی کمی سے ہوتا ہے جب صفرا ضرورت کے مطابق پیدا ہو جائے
تو اس کی حرارت سے جوڑوں کی جمی ہوئی رطوبات، تحلیل ہو کر خارج ہو جاتی ہیں
جس سے جوڑ کھل جاتے ہیں۔ صفرا کی پیدائش گرم اخذیہ اسٹیمیا اور گرم ماحول
میں زیادہ ہوتی ہے۔

بلغم کے فوائد | بلغم دماغ و اعصاب کی غذا بنتا ہے۔ بدن کو رطوبت پہنچانا
اس کا سب سے بڑا کام ہے زیادتی حرارت کو تسکین دینے

کا کام اسی کے ذمے ہے۔ فالتو صفرا کو سرد کر کے خارج کر دیتی ہے۔ جوڑوں میں
گرمی کا کام دیتی ہے۔ بلغم کی پیدائش لیس دار، غلیظ اور سرد اخذیہ، ادویہ اور
انیشا سے ہوتی ہے۔ بدن کو غذا کی کمی کا احساس اسی سے ہوتا ہے اور یہی غلبہ ہوتا
ہے۔ بلبعی بلغم سے، ہی بلبعی خون بنتا ہے۔ یعنی کچے خون کا نام بلغم ہے۔

سودا کے فوائد | قلب، عضلات اور محال کی غذا بنتا ہے اور اپنی اعضاء کو
تحریک میں لاتا ہے اپنی ترشی سے مہوک لگاتا ہے۔ نرم معدہ

پر مگر غذا کی خواہش پیدا کرتا ہے۔ خون کو گاڑھا کرتا ہے بلغم کی کثرت کو دور کرتا ہے۔
س:- پیدائش اخلاط کی کیفیت کیا ہے یعنی غذا سے اخلاط کس طرح بنتے ہیں؟

ج:- جاننا چاہیے کہ پیدائش اخلاط کی کیفیت یہ ہے کہ غذا ایک ایسا جسم ہے جو بدن
انسان میں پہنچ کر اس کا ایک جز بن جاتی ہے۔ جب وہ معدہ میں داخل ہوتی
ہے تو اس میں ایک ایسا استحالہ ہوتا ہے کہ وہ جو ہر (خلاصہ غذا) میں تبدیل ہو جاتا
ہے جس کی شکل آتش جو کی مانند ہو جاتی ہے۔ وہ کیلوس کہلاتا ہے یہ اولین کینہ
ہے۔ پھر اس کا بھی صاف (لطیف) حصہ عروق ماساریقہا کے ذریعے جگر کی
زرف چلا جاتا ہے جگر میں پہنچ کر اس کی حرارت سے طبع پاتا ہے یہ اولین ہضم ہے۔

اور اس طبع کے بعد وہ کیسوس کہلاتا ہے۔ اس میں سے ایک چیز جھاگ کی مانند اور ایک رسوب کی مانند۔ زیادہ طبع کی وجہ سے ایک غصے جلی ہوئی۔ ایک غصے غیر طبع شدہ حاصل ہوتی ہے۔ جبکہ طبع میں کمی رہ جاتی ہے۔ پس جھاگ مغزطبی رسوب سودا طبعی۔ غیر طبع شدہ مواد بلغم کہلاتا ہے۔ ان تمام میں سے جو صاف اور پختہ ہے وہ خون کہلاتا ہے۔

س :- کیا دو اخلاط اکٹھے مل سکتے ہیں ؟

ج :- یاد رکھیں کہ درد کے اخلاط یا مقابل اور متضاد اخلاط آپس میں کبھی نہیں مل سکتے اور ان کو غلط طور پر سمجھنے سے غلط فہمیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ مثلاً خون میں بلغم اور صفرا تو مل سکتے ہیں۔ اور جب بلغم کے غصے سے خون میں رطوبت کی زیادتی حرارت کی کمی یا صفرا کے غصے سے خون میں رطوبت کی کمی اور حرارت کی زیادتی ہوتی ہے۔ اسی طرح بلغم اور سودا کے غصے سے رطوبات اور سردی کی کمی بیٹھی ہوتی ہے ایسے ہی سودا اور صفرا کی کمی بیٹھی اور ان کے مشترکہ اثرات تو پیدا ہو سکتے ہیں۔ مگر کبھی بلغم و صفرا اور سودا و خون آپس میں نہیں مل سکتے۔ کیونکہ ان کی پیدائش دو کے اعضا میں ہوتی ہے۔ اور ان کی موجودگی میں مقابل اور متضاد اخلاط پیدا نہیں ہو سکتے ہیں۔

بعض حکماء اطباء یہ اعتراض کر سکتے ہیں کہ جب بلغم و صفرا کو اکٹھا دیکھا جاتا ہے تو اس کے ماننے سے کیوں انکار ہے۔ اس کے متعلق جاننا چاہیے کہ جب مگر میں سکون ہوتا ہے تو اس سبب دقت اس میں اور اس کے متعلق مفرد اعضا میں جس مقام پر بھی ہوں۔ ان میں سکون بلغم سے ہوتا ہے۔ جو عضلاتی تحریک سے وہاں اکٹھا ہو چکا ہوتا ہے۔ لیکن جب فطری طور پر خود جگر میں تحریک ہو جاتی ہے تو وہاں پر صفرا کی پیدائش شروع ہو جاتی ہے اور اس دقت وہ بلغم صفرا

ل کر خارج ہوتا ہے اسی طرح دوسری صورت یہ ہوتی ہے کہ جب جسم میں کسی مقام پر قشری نسجہ اکیدی وغدی کو قدرتی یا فطری طور پر خود تحریک دی جاتی ہے تو اس تحریک یا سوزش کو ختم کرنے کے لئے اعصابی النسجہ اپنی رطوبات کو وہاں پر تسکین دینے کے لئے گراتے ہیں جو بلغم کی شکل میں دہاں پر رک جاتا ہے اور اکثر صفرا کے ساتھ ل کر خارج ہوتا ہے۔ لیکن حقیقت میں یہ حقیقی بلغم تصور نہیں ہوتا۔ اس میں بلغم کا تصور غلط ہے۔

س :- کیا یہ درست ہے کہ بلغم، صفرا اور خون جل کر سودا بن جاتے ہیں؟
ج :- یہ تو سمجھ میں آتا ہے کہ بلغم رطوبت جب انتہائی سرد ہونا شروع ہو جاتی ہے تو وہ گارھی اور خشک ہونا شروع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ انتہائی سردی سے جم کر برف ہو جاتا ہے پھر انتہائی خشکی کی وجہ سے اس میں تیزی پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے حرارت کی پیدائش تسلیم کی گئی ہے یہی وجہ ہے کہ انتہائی خشک ادویہ اور زہروں کو گرم خشک تسلیم کر لیا گیا ہے۔ لیکن یہ بات حقیقت سے بعید معلوم ہوتی ہے کہ صفرا اور خون جل جانے کے بعد سودا بن جاتے ہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ سودا کا علاج انتہائی گرم اغذیہ، ادویہ اور اسٹیا ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ سودا کا علاج سرد اغذیہ، ادویہ اور اسٹیا سے نہ صرف مشکل ہے بلکہ ناممکن ہے اگر صفرا اور خون کے جل جانے کے بعد سودا پیدا ہوتا ہے تو یہ بات بعید از عقل اور حقیقت اور تجربہ و مشاہدہ کے خلاف ہے ہم جب چاہیں سودا کو صفرا سے ختم کر دیں۔ اور قانون مفرد اعضاء میں عضلاتی تحریک کو غدی تحریک سے جو صفرا پیدا کرتی ہے۔ فوراً ختم کر سکتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ سودا کے بعد صفرا پیدا ہوتا ہے صفرا کے بعد خون پیدا ہوتا ہے۔ جب خون کی حرارت ختم ہو جاتی ہے تو بلغم رطوبت بن جاتی ہے۔

س :- یہ جو کہا جاتا ہے کہ خلط خود بھی مل جاتی ہے۔ جیسے سودا۔ صفرا اور بلغم وغیرہ کا واقعی جسم انسان میں جلنے کا نظام پایا جاتا ہے۔

ج :- جانا چاہیے کہ جسم انسان میں جلنے کا کوئی نظام نہیں پایا جاتا۔ حقیقت یہ ہے کہ اخلاط ایک دوسرے میں تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔ ایک خلط کا دوسری خلط میں بدل جانے کو ہی جل جانا کہا جاتا ہے۔

جل جانے سے بھی مراد یہی ہے کہ جلنے کے بعد کوئی مادہ اپنی اصل حالت و ماہیت بر قائم نہیں رہ سکتا۔ چونکہ ایک خلط جب دوسری میں تبدیل ہو جاتی ہے تو اس نئی خلط کے افعال و اثرات پہلی خلط سے بالکل مختلف ہو جاتے ہیں۔ جیسے عضلاتی اعصابی تحریک میں سودا جب ہے اور عضلاتی غذی تحریک میں سودا ضرورت کے مطابق فروغ ہونے کے بعد صفرا میں تبدیل ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح غذی عضلاتی تحریک میں صفرا بن چکا ہوتا ہے اور غذی اعصابی تحریک میں خون میں تبدیل ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اعصابی غذی تحریک میں بلغم جزو بدن ہوتی ہے اور اعصابی عضلاتی تحریک میں فالٹو بلغم سودا میں تبدیل ہونے کے لئے سرد ہونا شروع ہو جاتی ہے جب انتہائی سرد ہو جاتی ہے۔ تو عضلاتی اعصابی تحریک پیدا ہو جاتی ہے۔ اس وقت یہی بلغم سودا میں تبدیل ہو چکی ہوتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اخلاط کا ایک دوسرے میں تبدیل ہونا ہی ان کا جل جانا ہے۔

س :- خون کہاں تیار ہوتا ہے؟ کہا جاتا ہے کہ تمام اخلاط جگر میں بنتے ہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی تسلیم ہے کہ اگر کچھ صفرا ببا کرنا ہے تو دماغ بلغم بناتا ہے اور سودا لہال میں تیار ہوتا ہے۔ اس سے کیا مراد ہے۔

ج :- یہ جو کہا جاتا ہے کہ تمام اخلاط جگر میں بنتے ہیں۔ اس سے مراد ان کا بننا اور شکل اختیار کرنا ہے۔ ورنہ پیدا انفس صرف معدہ اور اسٹماک میں ہوتی ہے ہر ضرورت

کے مطابق مختلف اعضا اور مقامات میں صاف ہوتا ہے مثلاً جب جگر میں خون گزرتا ہے تو حرارت کے اثر سے اس میں سرخی پیدا ہوتی ہے۔ اگر حرارت زیادہ اثر کر جائے تو صرفاً زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ اگر حرارت کا شدید اثر ہو جائے تو خون میں سیاہی یعنی سودا پیدا ہو جاتا ہے۔ یہی خون جب طحال میں سے گزرتا ہے تو وہاں یعنی طحال میں سودا علیحدہ ہو جاتا ہے۔

جب خون میں حرارت بے حد کم ہو جائے تو بلغم خام خون کی صورت میں دماغ کی طرف میلان کر جاتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں دماغ طحال اور جگر میں اخلاط کے بننے کا مطلب یہ ہے کہ یہ اعضا خون میں سے اپنے اپنے تعلق کی اخلاط جذب کرتے ہیں۔ اخلاط کا اپنی اصلی حالت میں ان کا اعضا میں ظاہر ہونے سے مراد ان کا بننا مراد ہے۔

س:- اگر یہ تسلیم کیا جائے کہ تمام اخلاط جگر میں بنتے ہیں تو بتایا جائے کہ بلغم اور سودا کس کس راستہ سے طحال و دماغ میں پہنچتے ہیں۔

ج:- جب یہ تسلیم شدہ امر ہے کہ خام خون حرارت حاصل کرنے کے لئے جگر سے گزرتا ہے پھر دماغ و احصاب سے گزرتا ہوا جذبہ (طحال) میں صاف ہو کر دل و مختلف میں مزدوج بننے کے لئے پہنچتا ہے۔ اس لئے خون قدرتی طور پر جب ان مقامات میں سے گزرتا ہے تو ان مقامات پر بلغم اور سودا کی رطوبات چھوڑ جاتا ہے یہ اعضا خون میں سے بالترتیب بلغم اور سودا جذب کر لیتے ہیں کسی اور راستہ سے یہ رطوبات ان اعضا میں نہیں پہنچتیں۔

س:- خون جگر میں تیار ہوا معدہ میں خون تیار ہو کر کن راستوں سے قلب میں جاتا ہے۔
ج:- غذا سے خون تیار ہو کر مجری صدر کے ذریعہ قلب میں پہنچتا رہتا ہے۔

س:- البرزیدک میں رکت اور طب قدیم میں خون کو مد نظر رکھتے ہوئے وضاحت

فرمائیں کہ قانون مفرد اعضاء نے خون کو کس حیثیت سے قبول کیا ہے؟

ج:- طب یونانی کی انتہائی اہم کتاب کلیات نفیسی میں خون کو تینوں اخلاط کا حامل تسلیم کیا گیا ہے۔ بالکل اسی طرح قانون مفرد اعضاء نے بھی تینوں اخلاط کے مرکب کا نام خون رکھا ہے مگر ابوریدک نے تین دوش تسلیم کر کے رکت خون کو چھوڑ دیا ہے صحت میں اس وقت خلل واقع ہوتا ہے جب خون میں اخلاط یا دوشس کی کمی بیشی ہو جاتی ہے۔ خون کو اعتدال پر لانے کے لئے اخلاط کی کمی بیشی کو پورا کیا جاتا ہے۔ یعنی جب بلغم بڑھ جاتی ہے تو فطری طور پر خون میں سودا کی کمی ہو جاتی ہے چونکہ بلغم سودا میں تبدیل ہوتی ہے۔ اس لئے ہم بلغم کم کرنے کے لئے خون میں سودا کو بڑھا کر شروع کرتے ہیں۔ جس سے ایک طرف سودا کی جو کمی ہوتی ہے وہ پوری ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ دوسری طرف بلغم کم ہو کر خون کا اعتدال قائم ہو جاتا ہے۔

ج:- قانون مفرد اعضاء میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ جب خون آتا ہے تو رطوبات کا اخراج بند ہو گا اور جب رطوبات کا اخراج ہو گا تو خون کا اخراج بند ہو گا۔ خون کا اخراج قانون مفرد اعضاء میں عضلاتی تحریک کا مظہر ہے۔ عضلاتی تحریک اس وقت برہمی ہے جب جسم میں ریلج کی زیادتی، تڑا بیت (الیسٹٹی) پیشاب کی رنگت سرخ اور سردی خشکی کی شدت ہوتی ہے انتہائی خشکی کی صورت میں غریاض پھٹ جاتی ہیں اور خون کا اخراج ہوتا ہے۔ اس کے برعکس جب رطوبات کا اخراج ہو گا تو اعصابی تحریک مہلگی جسم میں کھار اور رطوبات کی زیادتی ہوگی۔

س:- خلط خون کے لئے کوئی مسہل نہیں ہے۔ خون طبیعت کی محبوب چیز ہے اس لئے وہ مسہل دواؤں کے ذریعے اخراج نہیں پاتا۔ یہ دوسری بات ہے کہ جاگلوڑ جیسی تیز و ملاز یادہ مقدار میں یاد دشمنی سے دے دی جائے تو اخلاط خلاضہ کے

بعد خون پر بھی اس کا اثر ہوگا۔ کیا یہ مفروضہ صحیح ہے؟ از ماہنامہ اخبار الطب ۱۹۶۹ء
تحریر احمد اللہ ندوی پروفیسر لیبر کالج کراچی۔

ج:- یہ بات بعید از عقل ہے کہ خون کے اخراج کے لئے کوئی دوا نہیں ہے حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ خشک سرد، خشک گرم اور گرم خشک انشاء سے خون اخراج پاتا ہے چاہے وہ ادویہ مسهل ہوں یا نہ ہوں۔ لیکن خون کے اخراج میں ضرور مدد دینی ہیں۔ اس کے برعکس گرم تر، تر گرم یا تر سرد ادویہ سے کبھی بھی خون نہیں آ سکتا۔ بلکہ ان سے خون کا اخراج بند ہو جاتا ہے۔ خون کے اخراج پانے اور بند کرنے کا اصول بھی یہی ہے کہ اگر رطوبات جسم کم کر دی جائیں تو خون کا اخراج ہوگا۔ اگر رطوبات جسم بڑھادی جائیں تو خون کا اخراج بند ہو جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ سائب کا عضو تنی زہر خشک گرم ہونے کی وجہ سے ایک دم خون کا اخراج شروع کر دیتا ہے۔ اس وقت خونی تے، خونی دست حتیٰ کہ جسم میں جگہ جگہ زخم کر کے خون کا اخراج شروع کر دیتا ہے۔

نوٹ:- یاد رکھیں کہ خون فضلہ نہیں ہے جس کے لئے براہ راست دوا اخراج کا سبب ہو بلکہ جو ادویہ خون میں بلغم (رطوبات) کو سودا میں تبدیل کرتی ہیں۔ وہ ہی خون کے اخراج کا سبب بنتی ہیں۔ جننی جلد رطوبات کم ہوں گی اتنی جلد ہی ہی خون کا اخراج ہوگا۔ رہا یہ نقطہ کہ اخلاط ثلاثہ کے بعد خون پر بھی اس کا اثر ہوگا۔ اور خونی دست آنے لگیں گے بالکل بے معنی بات ہے اس پر دوا اعتراض پیدا ہوتے ہیں۔

(۱) کیا اخلاط ثلاثہ خون سے علیحدہ رہتے ہیں۔

(۲) خون جو تمام جسم کی غذا تسلیم کیا گیا ہے فیہوں اخلاط کے مجموعہ کا نام ہے یا کوئی اور چیز ہے جبکہ یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ خون تین ضروری اجزاء ترشی، نیلین اور کھاری پن پائے جاتے ہیں۔ انہی طب یونانی کے صفراء، سودا اور بلغم ہیں۔ یعنی تینوں اخلاط کے مرکب کا نام خون ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خون کے نکلی جانے سے

موت واقع ہو جاتی ہے

فرض کیا کہ کسی مسہل دوا سے تینوں اخلاط نکل گئے تو خون کہاں سے آئے گا جبکہ انہی تینوں اخلاط سے خون ترتیب پاتا ہے۔ جب اخلاط نہ رہے تو خون کس ماہ سے بنے گا۔ وہ خود تو اپنے تئیں نہیں بنائے گا۔ اس ساری بحث کا مقصد یہ ہوا کہ نہ کوئی ایسا مسہل ہے جو تینوں اخلاط کو بیک وقت خارج کرے اور نہ ہی تینوں سوائے خون کے اخراج پا سکتے ہیں۔

س:- جب خون یا رطوبت کا اخراج کثرت سے ہو تو ہم کس طرح انہیں بند کر سکتے ہیں ج:- جیسا کہ مندرجہ بالا سوال کے جواب میں ایک اصول بنایا گیا ہم اس اصول پر عمل پیرا ہو کر یقینی طور پر خون یا رطوبات کو بند کر سکیں گے۔ یعنی جب خون کا اخراج ہو گا تو ہم جسم میں رطوبات برہا دیں گے۔ جو اعصابی تحریک سے ہم بخوبی کر سکتے ہیں۔ نہ شش جھض والی عورتوں کا خون بھی اسی اصول کے تحت جاری کیا جا سکتا ہے جب بھی رطوبات جسم کم ہوتی ہیں فوراً خون کا اخراج شروع ہو جاتا ہے جب خون جسم کے کسی حصہ سے اخراج پاز ہا ہو گا تو ہم رطوبات جسم کی مقدار بڑھا کر خون کے اخراج کو بند کر دیں گے۔

س:- جب یہ ایک حقیقت ہے کہ خون میں کھاری اور ترشش اجزا پائے جاتے ہیں تو پھر اس کا ذائقہ نیکین کیوں ہے؟

ج:- سائنس کا یہ مسلہ اصول ہے کہ ایسڈ اور آل کی ترشی اور کھارم جب ملائے جاتے ہیں تو ان میں ایک کیمیائی عمل ہوتا ہے۔ پہلے دو اجزا اپنی حقیقت پر قائم نہیں رہتے جبکہ نمک میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ چونکہ خون میں بھی ترشی اور کھار کے اجزا ہوتے ہیں۔ اس لئے خون میں بھی نیکین اجزا ہوتے ہیں اور ذائقہ بھی نیکین ہونا لازمی امر ہے۔

س :- - اخلاط کے پیدا کرنے اور خارج کرنے کا قانون مفرد اعضا میں کیا اصول ہے؟
 ج :- - قانون مفرد اعضا میں تین حیاتی اعضا کی چھ مختلف تحریکیں تسلیم کی گئی ہیں
 برعکس کو رد و د تحریکوں سے متعلق کر دیا گیا ہے۔ یہی تین اعضا اخلاط کی پیداوار
 کے ذمے دار ہیں۔ برعکس اپنی ابتدائی تحریک میں اپنے تعلق کی غلط پیدا کرتا ہے۔
 اور جسم میں روکتا ہے۔ یہی حیاتی اعضا اپنی انتہائی تحریک میں فالتو غلط کو جسم سے
 خارج کرتا ہے۔ مثلاً جگر کی ابتدائی تحریک غدی عضلاتی رجبے کی حیاتی تحریک
 کہا جاتا ہے، میں صفرا کی پیدائش کے ساتھ ساتھ جسم میں روکتا ہے۔ اور
 جگر کی انتہائی تحریک (میشنی تحریک) میں صفرا کی پیدائش کے ساتھ اس
 کا اخراج بھی کرتا ہے۔

اسی طرح دماغ و اعصاب اعصابی غدی تحریک میں بلغم کی پیدائش کر
 کے جسم میں روکتے ہیں۔ اور اعصابی عضلاتی تحریک میں فالتو بلغم کو خارج کرتے
 ہیں۔ طب یونانی میں بھی مولدات اخلاط اور مسہل اخلاط ادویہ کے افعال بھی
 یہی ہیں۔ مثلاً مولد صفرا غدی عضلاتی ادویہ میں اور مسہل صفرا غدی اعصابی ادویہ
 میں اسی طرح مولد سودا عضلاتی اعصابی اور مسہل سودا عضلاتی غدی
 ادویہ ہیں۔



اعضاء پر سوالات

س :- اعضاء کیا ہیں؟

ج :- اعضاء وہ اجسام ہیں جو اخلاط کی ابتدائی ترکیب سے پیدا ہوتے ہیں جانا چاہیے کہ ارکان کی ابتدائی ترکیب سے نباتات اور حیوانات بنتے ہیں۔ یہی اُن کی غذائیں۔ غذا کھانے سے پہلے پہل اخلاط پیدا ہوتے ہیں انہی اخلاط کی ابتدائی ترکیب نے جو رطوبت بنتی ہے اس سے اعضاء ظہور میں آتے ہیں اس رطوبت کا نام رطوبت ثانیہ ہے۔ اس رطوبت ثانیہ سے اول اول مفرد اعضاء بنی جتے ہیں جنہیں دل، دماغ اور جگر کہتے ہیں۔ ان مفرد اعضاء کی بافتیں بننے کے بعد مرکب اعضاء تیار ہوتے ہیں۔ مرکب اعضاء سے جسم انسان تیار ہوتا ہے۔

س :- مفرد اعضاء سے کیا مراد ہے؟

ج :- ایسے اعضاء جن کی بناوٹ ایک ہی مادہ اور ایک ہی جوہر پر ہو۔ یا ایک ہی نسج یا خلیہ یا ٹشوز سے جو جیسے دل، دماغ اور جگر مفرد اعضاء ہیں۔ چونکہ یہ اعضاء ایک قسم کے خلیات سے تکمیل پذیر ہوتے ہیں۔ اس لئے انہیں مفرد اعضاء کہتے ہیں۔

س :- مرکب اعضاء سے کیا مراد ہے؟

ج :- ایسے اعضاء جن کی بناوٹ میں مختلف قسم کے ٹشوز، خلیات، النسج یا مادے ہوں مرکب اعضاء کہلاتے ہیں۔ مثلاً معہ، امعاء، وریدیں اور شریانیں وغیرہ

س :- النسج یا خلیہ یا ٹشوز میں کیا فرق ہے؟

ج :- یہ ایک ہی مادہ کے مختلف نام ہیں۔ جب اخلاط مجسم صورت اختیار کرتے ہیں تو وہ پہلے پہل النسج ٹشوز یا خلیہ میں تبدیل ہوتے ہیں۔ بخلیہ والنسج ایک حیوانی

ذره ہے جس میں زندگی کے تمام لوازم برتے ہیں۔ النسجہ اور خلیہ لمبی نام ہے اور نشوز ایلو پتھی نام ہے۔ ورنہ مادہ کے لحاظ سے ایک ہی ہیں۔

س:-۔ النسجہ یا نشوز کتنی قسم کے ہوتے ہیں؟

ج:-۔ چار اقسام کے خلیات جسم انسان میں پائے جاتے ہیں مثلاً اعصابی خلیات، غذائی خلیات، عضلاتی خلیات اور الحاقی خلیات۔ ان میں سے تین فعلی خلیات ہیں۔ مثلاً اعصابی، غذائی اور عضلاتی فعلی خلیات ہیں اور الحاقی خلیات جسم انسان کے لئے بنیادی خلیات ہیں۔

س:-۔ الحیاتی خلیات تو جسم انسان میں بنیاد کا کام دیتے ہیں لیکن اعصابی، غذائی اور عضلاتی خلیات جسم میں کون کون سے افعال انجام دیتے ہیں۔

ج:-۔ اعصابی خلیات جسم میں تاروں کی شکل میں پھیلے ہوئے ہیں یہ احساسات کا کام کرتے ہیں۔

عضلاتی خلیات سے جسم کی بھرتی ہوتی ہے جن میں گوشت پرست خال ہیں ہر قسم کی حرکات ان کے ذمے ہیں۔ حرارت بھی یہی اعضا پیدا کرتے ہیں۔ غذائی خلیات جسم میں غذا کو تحلیل کر کے اعضا کے لئے غذا امیہا کرنے میں حرارت کو جمع کرنا ان کا کام ہے۔

س:-۔ جسم انسان کن کن مفرد اعضاء مل کر بنا ہے۔

ج:-۔ الحاقی۔ اعصابی، غذائی اور عضلاتی اعضاء کر جسم انسان کو بناتے ہیں۔

س:-۔ مفرد اعضا کا ایک دوسرے سے کیا تعلق ہے۔

ج:-۔ مفرد اعضا کا ایک دوسرے پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ مثلاً عضلاتی خلیات حرکت کے اعضا ہیں۔ جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے کہ عضلات حرارت پیدا کرتے ہیں۔ عضلاتی اعضا قلب و عضلات، میں جو حرارت پیدا ہوتی ہے۔ وہ غذائی

جمع ہوتی رہتی ہے۔ اگر حرارت جسم بڑھ جائے تو اعصاب و دماغ، جگر و غدود سے حرارت لے کر خارج کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہی ان کا باہمی تعلق ہے۔ ایک دوسرے زاویہ نگاہ سے بھی دیکھیں کہ دماغ و اعصاب رطوبات کی پیش کرتے ہیں۔ اگر جسم میں ضرورت سے زیادہ رطوبات بڑھ جائیں تو عضلات انہیں خشک کر دیتے ہیں۔ اور غدود رطوبات کی پیدائش کو روک دیتے ہیں اسی طرح قانون مفرد اعضاء میں یہ حقیقت بھی مسلمہ ہے۔ جب عضلات کام شروع کرتے ہیں تو غدود میں سکون و رطوبات اکٹھی ہوتی ہیں۔ دوسری طرف دماغ اور اعصاب میں خون کی کثرت سے تحلیل شروع ہو جاتی ہے۔

جب غدود و جگر کام شروع کرتے ہیں تو اعصاب و دماغ میں سکون اور رطوبات جمع ہوتی ہیں۔ دوسری طرف عضلات میں خون کی کثرت ہو کر تحلیل شروع ہو جاتی ہے۔ بالکل اسی طرح جب اعصاب و دماغ کام شروع کرتے ہیں تو قلب و عضلات میں سکون اور رطوبات جمع ہوتی ہیں۔ دوسری طرف جگر و غدود میں خون کی کثرت ہو کر تحلیل شروع ہو جاتی ہے۔

ان امثال سے واضح ہوا کہ جب بھی کسی عضو مصدر میں تحریک واقع ہوتی ہے تو فوراً ہی دوسرے مفرد اعضاء میں ان کے اصولی تعلق کی وجہ سے ایک نئی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

س:- مفرد اعضاء کے باہمی تعلق کے واضح ہو جانے سے یہیں کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟
ج:- جیسا کہ اخلاط کے بیان میں لکھا جا چکا ہے۔ کیفیات مزاج اور اخلاط کی پیدائش بھی یہی مفرد اعضاء کرتے ہیں اور یہاں ان کا باہمی تعلق معلوم ہو گیا ہے کہ جب بھی کوئی مفرد عضو تحریک میں ہو تو دوسرے مفرد اعضاء بھی اس تحریک سے متاثر ہوتے ہیں۔ یعنی کسی عضو کی تحریک کو کم و بیش کرنے کے لئے ہم دوسرے مفرد اعضاء

کو تحریک میں لا کر کم و بیش کر سکتے ہیں۔

مثلاً اب ہمیں معلوم ہے کہ دماغ و اعصاب کے فعل کو کم کرنے کے لئے عضلات کو تحریک دینا پڑتی ہے۔ قلب کے فعل کو کم کرنے کے لئے جگر کو تحریک میں لانا پڑتا ہے۔ اسی طرح جگر کی تحریک کو توڑنے کے لئے اعصاب و دماغ کو تحریک دینا ہو گی اب ایک طرف ہمیں اعضا کے مزاج، کیفیات اور اخلاط کے تعلق کا پتہ ہے اور دوسری طرف مفرد اعضا کے باہمی افعال کا پتہ ہے تو اب ہم جب چاہیں گے بلا خوف و خطر اور یقینی طور پر تکلیف و مہذہ کیفیات، امزاج اور اخلاط کو بدل دیں گے مثلاً جسم میں رطوبات و بلغم اور سردی تری کی زیادتی ہے اور ہمیں یہ معلوم ہے کہ رطوبات و بلغم اور سردی تری دماغ و اعصاب کے فعل کی زیادتی کی وجہ سے ہے۔ اس لئے ہم فوراً قلب و عضلات کو تحریک میں لائیں گے جن سے دماغ و اعضا میں خون کی کثرت ہو کر تحلیل شروع ہو جائے گی اور رطوبات، بلغم اور سردی تری کی کیفیات سے جسم میں جو تکلیف ہوگی وہ ختم ہونا شروع ہو جائے گی اسی طرح اگر جسم میں صفرا اور گرمی خشکی کی زیادتی ہے جس کا تعلق جگر سے ہے۔ جگر کی تحریک سے ہی یہ زیادہ ہوتی ہیں اس لئے ہم فوراً دماغ و اعصاب کو تحریک میں لے آئیں گے۔ جس سے حرارت، صفرا اور گرمی خشکی کم ہو کر صحت ہو جائے گی۔ اب ہم جب چاہیں گے جسم میں رطوبات، بلغم اور سردی تری کی زیادتی کم کرنے کے لئے سودا، سردی خشکی پیدا کرنے والے عضو کے ہٹن کو دبا دیں گے۔ جب سودا اور خشکی برآمد ہو جائے گی تو گرمی اور صفرا پیدا کرنے والے عضو کے ہٹن کو دبا دیں گے۔

س:- مفرد اعضا میں مرض کی ابتدا کیسے ہوتی ہے؟

ج:- چونکہ مفرد اعضا کا اخلاط اور کیفیات سے گہرا تعلق ہے اس لئے جسم میں جو بھی

خلط بڑھے گی یا کم ہوگی وہ اپنے مخصوص مفرد اعضا کو تیز یا سست کر دے گی اسی طرح جب باہر سے کوئی مہیج اتر کر تا ہے تو اس سے جو مفرد عضو متاثر ہوگا اسی کی تحریک کی علامات ظاہریوں کی۔ باقی دوسرے مفرد اعضا میں تحلیل و تسکین ہوگی چونکہ یہ غیر طبعی ہوں گی اس لئے یہ مرض میں داخل ہیں۔

س:- دل و دماغ اور جگر جسم انسان کے لئے کیوں ضروری ہیں؟

ج:- یاد رکھیں کہ جسم انسان کے لئے تین چیزیں ضروری ہیں (۱) احساس و ادراک (۲) حرکات برائے حاصل و دفع (۳) غذا

(۱) احساس و ادراک صرف دماغ کا کام ہے۔ اس سے جسم کو اچھے بڑے کی تمیز ہوتی ہے۔ یعنی اگر کوئی چیز نقصان دینے والی ہے تو اس کا پتہ لگ جائے کہ یہ نقصان دہ ہے اور اس سے بچا جائے اور اگر کوئی چیز مفید ہے تو بھی یہ معلوم ہو جائے کہ جسم کو اسے حاصل کرنا ہے۔ یہ صرف دماغ کا کام ہے۔

(۲) جو معلومات دماغ و اعصاب و ادراک کے ذریعے معلوم کرتا ہے اسے عمل جامہ پہنانے کے لئے ضروری تھا کہ حرکات کر کے مفید چیزوں کو حاصل کیا جائے اور نقصان دہ اشیاء سے دور رہا جائے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے عضو کو مقرر کر دیا ہے جو اندیسے اذکار تک حرکت کرتا رہتا ہے اور اپنے ماتحت عضلات کو حرکت میں لاکر احساس و ادراک کی معلومات کو عمل جامہ پہناتا ہے۔

۳۔ مندرجہ بالا اعضا کو زندہ رکھنے کے لئے غذا کی ضرورت تھی۔ جو قدرت نے جگر کے ذمے لگا دی تاکہ وہ ان کے لئے مناسب غذا تحلیل کر کے ان تک پہنچا دے اور خود بھی اپنی غذا حاصل کرتا رہے اب صاف ظاہر ہے کہ بقائے انسانی کے لئے ان اعضا کی کتنی ضرورت ہے اگر ان میں ایک بھی نہ ہو تو دوسرے اعضا کی زندگی خطرے میں پڑ جائے۔

جب یہ معلوم ہو گیا کہ اگر ان میں ایک بھی عضو نہ ہو تو دوسرے اعضا زندہ نہیں رہ سکتے۔ تو یہ کیسے ممکن ہے کہ جسم انسان زندہ رہے۔ کیونکہ جسم انسان اپنی اعضا کے امتزاج سے بنا ہے۔

س :- دل، دماغ اور جگر کے پاس وہ کون سے آلات ہیں۔ جن کی مدد سے وہ اپنی تحریکات دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔

ج :- دل، دماغ اور جگر اپنی اپنی تحریکات کو دوسرے اعضا تک بھیجنے کے لئے ان پر ددوں کو متاثر کرتے ہیں۔ جو ان پر پلٹے ہوئے ہیں۔ اور وہ پردے اپنے اپنے مرکز کو اطلاع بھیجتے رہتے ہیں۔ اس طرح عمل اور رد عمل جاری رہتی ہے۔

یاد رکھیں کہ دل دماغ اور جگر پر دو پردے چڑھے ہوتے ہیں جن کی ترتیب یہ ہے دل پر دو پردے جگر اور دماغ کے ہیں۔ دل پر پہلا پردہ جگر کا ہے اور دوسرا پردہ دماغ کا ہے۔ جگر پر بھی دو پردے ہیں۔ ان میں سے ایک دماغ اور دوسرا قلب کا ہے۔

اسی طرح دماغ پر بھی ایک پردہ قلب کا اور ایک پردہ جگر کا چڑھا ہوا ہے۔ دونوں حیاتی اعضا اپنے پردوں کے ذریعے دوسرے اعضا سے اطلاعات حاصل کرتے ہیں اور اپنے اوپر کے پردوں کے ذریعے دوسرے اعضا تک اپنی تحریکات بھیجتے رہتے ہیں۔

س :- بنیادی اعضا کی اقسام بیان کرو

ج :- بنیادی اعضا میں ہڈی، کمری، رباط اور اوتار شامل ہیں۔ انسانی جسم کی بنیاد اور ڈھانچہ کے سوا ان کا انسانی زندگی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ نہ اعضائے ریڑھ کی طرف سے ان کی طرف کوئی قوت آتی ہے اور نہ ہی ان کی طرف سے کوئی قوت جاتی ہے۔ یہ اعضا بھی اپنے لئے غذا خون ہی سے حاصل کرتے ہیں کیونکہ قدرت

نے ان میں بھی حرارت اعزیز کی قوت رکھی ہے۔ جس کی وجہ سے خون میں سے غذا جذب کرتے رہتے ہیں۔

میں :- بڑیاں۔ رباط اور تار کی مختصر تشریح بیان کرو

ج :- بڑی کی ساخت میں ایک تہائی حیوانی مادہ اور دو تہائی خاکی مادہ پایا جاتا ہے۔ بچوں کی بڑیوں میں خاکی مادہ کی نسبت حیوانی مادہ زیادہ پایا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی بچے اور بچی نیچی جگہ سے گرتے ہیں تو ان کی بڑیاں نہیں ٹوٹتیں اس کے برعکس جوانوں اور خاص کر بوڑھوں کی بڑیاں جلد ٹوٹ جاتی ہیں بڑیاں چار اقسام کی ہوتی ہیں (۱) لمبی بڑیاں جیسے ران اور بازو کی بڑیاں (۲) چھٹی بڑیاں جیسے شانہ اور سرین کی بڑیاں (۳) جھوٹی بڑیاں جیسے پہونچے اور ٹخنے کی بڑیاں (۴) نابہوار بڑیاں جیسے ریڑھ کی بڑیاں۔

یاد رکھیں کہ تمام بڑیاں حیوانی مادہ کری ہی سے نمونپا کرتی ہیں۔ یعنی حیوانی مادہ سخت ہو کر بڑی کی شکل اختیار کرتا رہتا ہے۔ کری بڑی کی نسبت نرم اور نازک ہوتی ہے۔ لمبی بڑیوں میں ایک مالی ہوتی ہے اور اس مالی کے اندر گودا ہوتا ہے۔ بڑیوں اور کریوں کے اوپر ایک جھلی لگی ہوتی ہے جس سے یہ اپنی غذا جذب کرتی رہتی ہیں۔

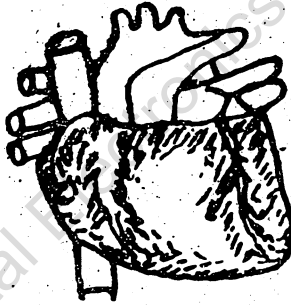
رباط یا رباطات، کو بندھن بھی کہتے ہیں۔ یہ رباطات ایک محفوظ رباط | ریشہ دار ساخت کے بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ بڑیوں کے سزل پر چسپاں ہوتے ہیں۔ یہ بڑیوں کی ضروری حرکات میں مزاحم نہیں ہوتے اور جڑوں کو بیرونی صدمات اور اکھڑنے سے محفوظ رکھتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ بڑیوں کے باجم جڑنے کو جڑ کہتے ہیں اور جس چیز سے وہ آپس میں جڑتی یا بندھتی ہیں انہیں بندھن یا رباطات کہتے ہیں۔

اوتار اوتار کو نہیں بھی کہتے ہیں۔ انگریزی میں ان کو لینڈز کہتے ہیں۔ یہ سفید ریشہ کی بنی ہوئی دوریاں ہوتی ہیں۔ جن کی لمبائی اور موٹائی مختلف ہوتی ہے کبھی یہ گول اور کبھی چبٹی ہوتی ہیں۔ لیکن نہایت سخت ہوتی ہیں۔ عروق و اعصاب میں کم ہوتے ہیں ان کا سب سے بڑا کام عضلات اور دوسرے متحرک اعضا مثلاً ہڈیوں، کریوں اور موٹی جھیلوں کو چوڑ سے محفوظ رکھنا ہے اور ان کی حفاظت کرنا ہے کیونکہ یہ ان کے اوپر لپٹی ہوئی ہوتی ہیں۔

سے:- دل، دماغ اور جگر کی مختصر تشریح بیان کرد

ج: دل - قلب

قلب (دل)
جمع قلوب



یہ ایک عضو رئیس بنے جو سینے میں بائیں پستان کے نزدیک واقع ہے۔ یہ سیب کی شکل کا ہوتا ہے۔ اس کی بناوٹ عضلاتی السجہ سے ہے اس کا رنگ تازگی میں سرخ اور پھر سرخ سیاہی مائل

ہو جاتا ہے۔ اس کے اندر دائیں بائیں دو دو خانے ہوتے ہیں اس کے برابر کے خانے کو اُذن اور نیچے کے خانے کو بطن کہتے ہیں۔ تمام جسم کا سیاہی مائل خون دائیں اُذن میں گرتا ہے۔ پھر وہاں سے دائیں بطن میں پڑتا ہے پھر وہاں سے پھیپھڑوں میں صفائی کے لئے چلا جاتا ہے۔ پھیپھڑوں میں صفحہ ہو کر واپس قلب میں پہنچ کر خرابیوں کے ذریعہ تمام اعضائے جسم کی غذا بننے کے لئے چلا جاتا

ہے۔ یاد رکھیں کہ شریانوں کا مرکز قلب ہے قلب کے سکڑنے اور پھیلنے کی وجہ سے شریانوں میں تڑپ پیدا ہوتی ہے۔

غلاف قلب یہ محزوظی شکل کا تھیلی نما غلاف ہوتا ہے۔ جو دل پر اٹا

باریک طبق جو آب دار مچھلی کا بنا ہوا ہوتا ہے۔ اس کے اوپر پٹا ہوا ہوتا ہے۔ یہ نیچے قشری (اپتھیلٹوز) کا ہوتا ہے۔ جس میں غذائی افر کام کرتا ہے۔ بیرونی طبق جو ریشہ دار ساخت کا ہوتا ہے۔ نیچے اعصابی رزوزٹوزم کا ہوتا ہے۔ اور اعصابی تحریکات اس کے تحت پہنچتی ہیں۔

دل کو قلب اس لئے کہتے ہیں کہ وہ اٹا ٹکا ہوا ہوتا ہے۔ دوسرے اس پر غلاف اٹا چڑھا ہوا ہوتا ہے۔ تیسرے یہاں دوران خون اٹا جلتا ہے۔ یعنی شریانوں میں وریدی خون اور وریدوں میں قشریانی خون ہوتا ہے۔ چوتھے یہاں پر دوران خون واپس لوٹتا ہے۔ گویا یہ بالکل انقلاب ہو جاتا ہے۔ یاد رکھیں کہ قلب عضو ریش ہے۔ پیپسرے، معدہ، ارادی عضلات غیر ارادی عضلات، عروق اس کے خادم ہیں۔



پھیل پھڑے دل کے دونوں طرف دو پھیل پھڑے سینے کے

جوف میں بنا جاتا قائم ہوتے ہیں اور ان پر بھی دل کی طرح دو جھلیاں ہوتی ہیں۔ ایک پھیل پھڑے کے ساتھ لگی ہوتی ہے وہ غدی ہے۔ دوسری سفید اس کے ساتھ اتر

کرتی ہے۔ وہ اعصابی ہوتی ہے پیپسرے میں وریدی خون نسیم جذب کرنے کے لئے

آتا ہے اور اپنے اندر سے کاربن جدا کر دیتا ہے۔ یہی خون قلب میں پہنچ کر قلب کی وساطت سے شریانوں کے ذریعے جسم کی خلاؤں میں منقب ہونے کے لئے روانہ ہوتا ہے۔

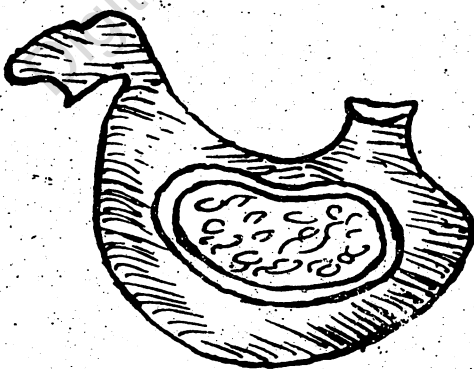
پھیپھڑوں کے افعال

۱۔ کسی وقت ان میں رطوبات بلغم کی زیادتی ہو جاتی ہے۔ اس وقت پھیپھڑوں کے اعصابی پردہ میں سوزش ہوتی ہے یہ پھیپھڑوں کی اعصابی عضلاتی تحریک ہوتی ہے۔

۲۔ پھیپھڑوں کے جرم میں تحریک ہو کر ان میں انقباض پیدا ہو جاتا ہے۔ اس وقت پھیپھڑوں اور قلب کی رفتار تیز ہو جاتی ہے جس سے ان کی رطوبات و بلغم خشک ہو جاتی ہے۔ یہ پھیپھڑوں کی عضلاتی اعصابی تحریک ہوتی ہے۔

۳۔ قیصری صورت پھیپھڑوں کے کبدی پردہ میں تحریک ہو کر پھیپھڑوں میں تحلیل ہو جاتی ہے۔ جب اس تحریک میں شدت پیدا ہو جائے تو غارش۔ سوزش۔ ورم۔ زخم۔ درد۔ ملن اور ذات الجنب کی صورتیں نمودار ہو جاتی ہیں سل بھی اسی تحریک کا نتیجہ ہے۔

نوٹ:- یاد رکھیں کہ پھیپھڑے چونکہ حرکتی اعضا ہیں اس لئے ان کی بناوٹ عضلاتی النسجہ سے ہے اور ان کا تعلق قلب سے ہے۔



معده

معده جس میں غذا داخل کی جاتی ہے

مشک ناپیٹ کے اوپر کی طرف ہوتا ہے۔ اس کے نیچے حجاب حاجز وائٹس دائیں طرف جگر بائیں طرف طحال اور ہوتا ہے معده میں بھی

عضلاتی۔ اعصابی اور غدی پر دے اوپر تلے استر کرتے ہیں۔ جو غذا کی نالی تک چلے جاتے ہیں۔ صحیح معنوں میں معدہ ایک شریف عضو ہے۔ بدن کی صحت کا دار و مدار اس کے صحیح افعال پر ہے کیونکہ افعال کی ابتدا اسی سے ہوتی ہے جب اخلاط صالحہ پیدا نہیں ہوں گے تو بدن کی نشوونما کیے ہو سکتی ہے۔ اس کے افعال کی خرابی کے ساتھ خون میں بھی خرابی واقع ہو جاتی ہے۔ جس سے دیگر اعضا متاثر ہو کر بگڑ جاتے ہیں۔

ہم معدہ کی شرافت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں اور جائز ناجائز غذا اس میں ٹھوتے رہتے ہیں وہ اس کے مطابق اخلاط تیار کرتا رہتا ہے۔ جسے دیگر اعضا حاصل کر کے مرین ہو جاتے ہیں۔ مسلسل غلط غذا کھانے کے بعد جب وہ برداشت نہیں کر سکتا تو بچ اٹھتا ہے۔ آخر تک ہو کر وہ بالکل ضعیف ہو جاتا ہے چونکہ معدہ مرکب عضو ہے اس میں عضلات۔ غد اور اعصاب تینوں پائے جاتے ہیں اس لئے معدہ میں جس عضو کے مطابق غذا ڈالی جائے گی۔ اسی کے مطابق اس عضو میں تیزی کی علامات پیدا ہو جائیں گی۔ باقی دو میں سکون اور تحلیل کی علامات پیدا ہوں گی

قلب کے خادم | ارادی عضلات | وہ عضلات ہیں جو قوت ارادی کے قبضہ میں

ہوتے ہیں جنہیں ہم حسب منشا ساکن یا متحرک کر سکتے ہیں ارادی عضلات صرف اسی وقت حرکت کر سکتے ہیں جب انہیں حکم رساں اعصاب کے ذریعے کوئی جبر محسوس ہو ارادی عضلات۔ میں ہاتھ۔ پیر۔ آنکھ۔ کان وغیرہ شامل ہیں۔

غیر ارادی عضلات | وہ عضلات ہیں جو قوت ارادی کے قبضہ میں نہیں ہوتے۔ ارادی عضلات کو ہم اپنی مرضی سے ساکن یا متحرک نہیں کر سکتے۔ غیر ارادی عضلات کو حرکت کے لئے کسی قسم کے احساں

یکموس جگر سے نہ گزرے اس وقت تک نہ وہ بچتہ ہوتا ہے اور نہ ہی اس میں سرخی پیدا ہوتی ہے۔

۲۔ صفرا بنانا۔ جو روغنی اور شکاری اجزاء کو ہضم کرنے میں مدد دیتا ہے۔ لمبی اجزاء بھی صفرا ہی تحلیل کرتا ہے۔

سہ حرارت جسم کی حفاظت کرنا اور ضرورت کے مطابق اس کو جسم میں تقسیم کرنا یہ سارے افعال اس کے ان خلیات سے انجام پاتے ہیں جس سے وہ بنا ہوا ہے۔ اس کا دل اور دماغ سے گہرا تعلق ہے جس کا ثبوت اس کے حجاب اور عصبی جھلی سے ملتا ہے۔ دل اور دماغ کے افعال کا اثر بھی اپنی پردوں کے ذیلے جگہ تک پہنچتا ہے جو اس پر جڑا ہے ہوتے ہیں۔

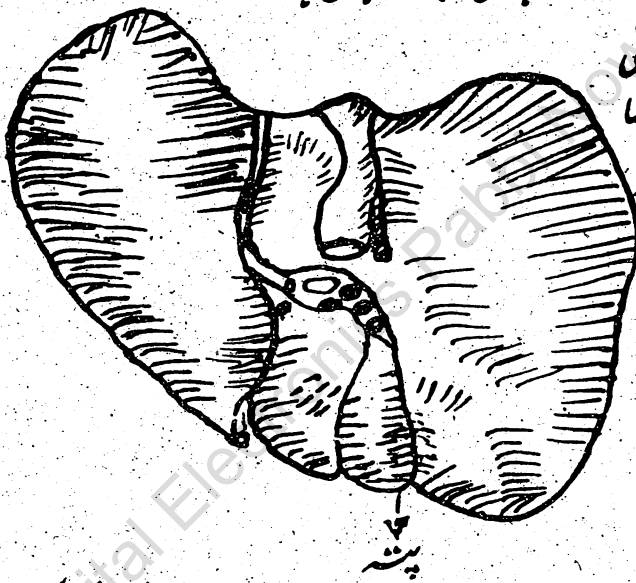
جگر پر پہلا پردہ دماغ کا ہے۔ اور دوسرا قلب کا ہے۔ متعاقب طور پر جگر کی بالائی سطح محدب اور حجاب حاجز۔ جھلی باریطوں سے لگی رہتی ہے۔ یہ سطح دیا فرغہ اور دیوار شکم سے متصل ہوتی ہے۔

جگر کی زیریں سطح مقعر کہلاتی ہے۔ اس پر بھی آب دار جھلی لگی رہتی ہے۔ زیریں سطح پر ایک لمبی درز جگر کو دو حصوں میں تقسیم کرتی ہے۔ جس میں دایاں حصہ بہ نسبت بائیں کے بڑا ہوتا ہے۔ اور پیٹ کی بالائی اور داہنی طرف کی کل جگہ میں رہتا ہے۔ بائیں حصہ چھوٹا اور معدے کے اوپر واقع ہوتا ہے۔ جگر کا پھلا حصہ گول اور دبیز ہوتا ہے۔ جگر میں پانچ شکاف ہوتے ہیں جو اند تک چلے جاتے ہیں۔ تمام جگر اوپر نیچے سے اعصابی جھلی سے ڈھکا رہتا ہے۔ جس سے ضرورت کے مطابق رطوبت رستی رہتی ہے۔

جگر کے دائیں حصے کی زیریں سطح پر اس کے سامنے کے کنارے کے نزدیک ناچسانی کی شکل کی دو انچ لمبی اور ایک انچ چوڑی ایک تھیلی لگی رہتی

یا جنر کی ضرورت نہیں ہوتی۔ غیر ارادی عضلات ہیں دل۔ معدہ۔ پیچ پیڑے
اسیتق وغیرہ شامل ہیں۔

شرائین (عروق) شرا تین ایک قسم کی لچکدار نالیاں ہیں جو دل سے
لطیف سرخ رنگ کا خون تمام بدن میں پرورش
کے لئے لے جاتی ہیں۔ ان میں ذراتِ خود حس و حرکت نہیں ہوتی بلکہ ان
کی اپنی تڑپ و حرکت قلب کی وجہ سے ہوتی ہے۔



جگر جاتی
اعضا

میں ایک عضو
جگر بھی ہے
عضوی طور پر
جگر کی تکمیل
قشری نیچ
سے عمل میں
آتی ہے۔

قشری نیچ بھی فعلی خلیات سے بنتے ہیں۔ جگر کے بغیر جسم میں غذا کی تکمیل
و تحمیل اور تقسیم ناممکن ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ خون سرخ
بھی اسی کی جدوجہد سے ہوتا ہے۔

جگر غده ہونے کی وجہ سے جسم انسان کے دیگر تمام غدود کی نسبت بڑا ہے۔ اور
دائیں طرف امخزی پسلی کے نیچے واقع ہے اس کے تین بڑے افعال ہیں۔
۱، خون کو تکمیل تک پہنچانا اور اس میں سرخی پیدا کرنا جب تک کیلوس یا

ہے اس کو پتہ کہتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ جگر اس وقت صفرا بناتا ہے جب غذا کا مکمل ہضم ختم ہو جاتا ہے جس کے افعال طبی کتب میں بھرے پڑے ہیں۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ جگر ایک محصور نہیں ہے۔ تمام غدود، گردے، آنتیں اور جلیاں اس کی خادم میں دیدل کا تعلق بھی جگر سے ہے۔

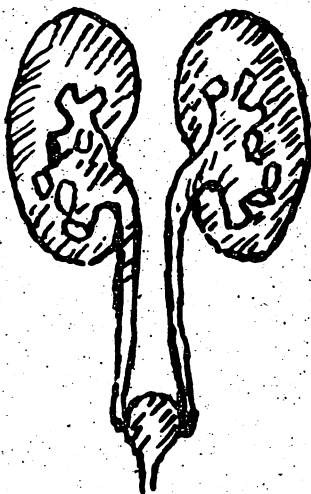
پیشہ یہ ایک ناشپاتی کی شکل کی پھلی ہوتی ہے۔ جو جگر کے داپسے حصے کی زیریں سطح پر اس کے سامنے کے کنارے کے نزدیک لگی ہوتی ہے پھلی ۲- انچ لمبی اور ایک انچ چوڑی ہوتی ہے۔ جب فعل ہضم جاری نہیں رہتا تو جگر سے صفرا سی پتا پیدا ہو کر اسی پھلی میں جمع ہوتی رہتی ہے اس کا خاص تعلق جگر کے ساتھ ہے۔

جگر کے خادم (غدد ناقلمہ) وہ غدود ہیں جو فاضل رطوبات کو خون سے خارج کرتے ہیں ان میں گردے پستان، جیسے، شانہ، اچیل وغیرہ شامل ہیں۔

غذی اعضاء کی تحریک میں صفرا پیدا کر کے خارج کرتے ہیں۔ وہ غدود ہیں۔ جو اعضا پر پڑی ہوئی فاضل رطوبات کو جذب **غدد جاذبہ** کر کے کیمیاوی تغیر سے خون میں شامل کرتے ہیں۔ ان میں طحال، بلبہ، کیچران اور گلے کے غدود شامل ہیں۔

غدد جاذبہ عضلاتی غذی تحریک میں سودا کو صفرا میں تبدیل کر کے خون میں شامل کرتے ہیں۔

گردے جگر کے بعد دوسرے نمبر پر گردے ہیں۔ جو جگر کے تحت کام کرتے ہیں یہ تعداد میں دو ہیں ان کی بناوٹ بھی



جگر کی مانند ہے اگر جگر کا کام غذا کو تحلیل کر کے خون کی شکل میں تبدیل کرنا ہے تو گردوں کا کام خون کو چھان کر صاف کرنا ہے اور اسکے فضلات کو خارج کرنا ہے جو ذریعہ بول ناسخ ہوتے ہیں۔ اگر گردے اپنا کام چھوڑ دیں تو سم بول ہو جاتا ہے جس سے موت واقع ہو سکتی ہے اسی طرح اگر گردوں کے عضلاتی پردوں

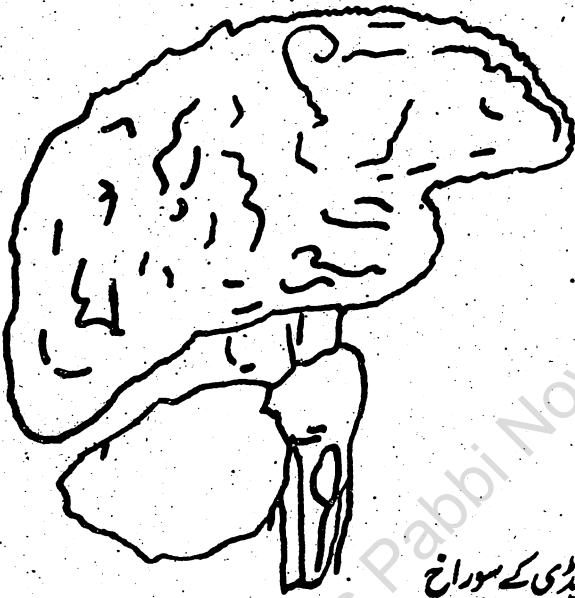
میں تحریک ہو جائے تو گردوں میں ضعف واقع ہو کر پھر بال بننا شروع ہو جاتی ہیں۔

انٹین انٹین میں زیادہ تر غد کی کثرت ہے جو جگر کے تحت کام کرتے ہیں ان میں تیرہ سے صفر ضرورت کے مطابق گتار جاتا ہے جس سے ان میں فاضل مواد جمع نہیں پاتا اگر جگر کا فعل کم ہو جائے تو صفر کی پیدائش کم ہو کر انٹین میں صفر گرانندہ ہو جاتا ہے جس کے نتیجے میں انٹین میں سب سے پہلے شروع ہوجاتے ہیں جگر کے فعل میں انتہائی کمی کی صورت میں تو لیج ہو جاتا ہے۔

دماغ دماغ کے لفظی معنی حواس عقل۔ دانائی و مغز کے ہیں۔

دماغ دماغ کھوپڑی کی آٹھ ہڈیوں کے اندر تین جھیلیوں میں ڈھکا ہوا ہے، تمام جھیلیاں اس کی غذا۔ اعمال اور حفاظت کے لئے بنائی گئی ہیں۔

دماغ اعصابی السجہ کا بنا ہوا ہے۔ اعصاب دماغ کے ماتحت کام کرتے ہیں جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے کہ دماغ تین جھیلیوں سے ڈھکا ہوا ہے۔ ان میں سے ایک کا نام غذی غشائی اور دوسری کا نام عضلاتی ہے۔ جسے ام غلیظہ وام صلب کہتے ہیں تیسری ان جھیلیوں کے اوپر لپٹی جوتی ہے تاکہ دماغ اور اس کے پردوں کی حفاظت کرے دماغ انہی پردوں کے ذریعہ دوسرے اعضاء (دماغ کی تصویر اگلے صفحہ)



کی اطلاعات

وصول کرتا

ہے۔ دماغ

کا نخاعی حصہ

حرام مغز

کی صورت

میں رپڑھ

ستون کی

تالی میں رہتا

ہے اور گردن کی بڑی کے سوراخ

کے نچلے کنارے سے شروع ہو کر

لکر کے دوسرے گہرے تک پہنچ کر بہت سی شاخوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ پھر دھجکی کی بڑی ٹمک پہنچ جاتا ہے۔ دماغ کی طرح حرام مغز بھی جھیلوں میں طغوف ہے۔ اس کے پردوں کے بھی وہی نام ہیں۔ حرام مغز کی راہ سے دماغ کے دائیں بائیں بر نصف حصے سے بارہ بارہ اعصاب نکلتے ہیں۔ دماغ اپنی کے ذریعے جو اس نغمہ اندوئی و بیرونی کی معلومات کو وصول کرتا ہے۔ اور اپنی کے ذریعے اپنی معلومات دوسرے اعضا تک پہنچاتا ہے۔

یہ ایک قسم کی سیفند باریک ڈوریاں ہیں جو حرام مغز سے

اعصاب نکل کر اعصاب بناتی ہیں یہ اعصاب تمام جسم میں پھیل جاتے

ہیں اس لئے ہم ان کو مفرد اعضا کہتے ہیں دماغ کا ان ہی اعصاب کے ذریعے دل اور جگر سے تعلق ہے۔ دماغ و اعصاب اپنے افعال کے لحاظ سے احساس و ادراک

اور نفسانی قوتوں کے اعضاء ہیں۔ اس احساس و ادراک اور نفسانی قوتوں سے عضلات و غد دیں واپسی تحرکیں ہوتی ہیں جن سے ان کے افعال میں عملی صورت اور کئی بیشی ضروری ہوتی ہے۔ چونکہ دماغ و اعصاب احساس و ادراک کے اعضاء ہیں اس لئے ان میں کوئی حرکت نہیں ہوتی اور نہ ہی کوئی حرکتی اعصاب ہیں۔

دماغ کے خادم (خبر رسال اعصاب)

وہ اعصاب مختلف حصوں کی خبریں دماغ تک پہنچاتے ہیں۔ یہ اعصاب عضلات کی تیزی سے معلومات کو خزانہ خیال میں جمع کرتے ہیں اور عدد کی تیزی سے دماغ تک اُن معلومات کو دوبارہ پہنچاتے ہیں۔

حکم رسال اعصاب وہ اعصاب ہیں جو دماغ سے حکم لے کر عضلات کو پہنچاتے ہیں۔

یہ اعصاب عضلات کی تیزی سے کام کرتے ہیں۔ اور عدد کی تیزی سے سکون اختیار کرتے ہیں۔

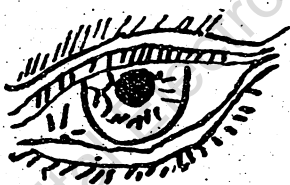
کان

افعال و اثرات کے تحت کان اعصابی اعضاء ہیں۔ حواس خمسہ میں سے سنے کا فعل انہیں کے ماتحت ہے۔ کان کی بناوٹ قدرت نے یوں رکھی ہے کہ کان کا سوراخ جو نظر آتا ہے ایک جھلی پر ختم ہوتا ہے۔ اس جھلی کو کان کا ڈھول کہتے ہیں۔ اس جھلی کے اندر ایک خلا ہے۔ جس کو مجرہ کہتے ہیں اس خلا سے ایک نالی مطلق کی طرف جاتی ہے۔

کان کا ڈھول جو آواز سنتا ہے اس میں آواز سے خطرہ راہٹ پیدا ہوتی ہے پھر اس کی حرکت سے خلا کے اندر جو بھی چھوٹی چھوٹی بڑیاں ہیں وہ ڈھول کی موجوں سے ملتی ہیں پھر موجوں کو عصب سامعہ تک پہنچاتی ہیں اس ڈھول کے تین پرے

ہیں۔ بیرونی پردہ اعصابی۔ درمیانی پردہ عضلاتی اور اندرونی پردہ غشائی (غدی) ہوتا ہے۔ عام طور پر اس ڈھول کی خرابی سے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ یا پھر عصب سامع خراب ہو جاتا ہے۔

ناک اس غصہ ظاہری میں ناک بھی ایک فریق ہے۔ سونگھنے کی قوت اس کے دائرہ اختیار میں ہے۔ ناک کی بناوٹ پانچ عدد کریوں سے ہے جس میں تین ہڈیاں شامل ہیں۔ دو عدد طریقین کی اور ایک عدد درمیانی بانسہ کی ہڈی جس سے دو عدد نتھنے بنتے ہیں۔ ان کے علاوہ چہرہ کی ہڈی کا تکامل ہوتا ہے جس سے دماغ کی طرف سے اعصاب اور عروق داخل ہوتے ہیں۔ نتھنوں کے اندر اعصابی ریشوں کا جال بچھا ہوا ہے۔ جہاں سے سونگھنے کی قوت دماغ تک جاتی ہے اس عصبی جھلی کے نیچے غشائے مخاطی (غدی) اور عضلاتی ریشے ہوتے ہیں۔ ان سب کا تعلق آنکھ اور کان کی طرح دماغ اور اس کے پردوں سے ہوتا ہے۔ ناک اعصابی عضو ہے۔



آنکھ آنکھ حواس غصہ بیرونی کا ایک انتہائی اہم رکن ہے اس کا آڑا قطر قریباً ایک انچ اور

سیدھا قطر ایک انچ سے کم ہوتا ہے۔ یہ ایک پتلی سی جھلی میں لطیف ہو کر خانہ چشم کی جربی میں رہتا ہے۔ آنکھ کی بناوٹ میں درحقیقت تین پردے اور تین رطوبتیں ہوتی ہیں۔ تین پردے یہ ہیں۔ (۱) صلبیہ (۲) مشیمہ (۳) شبکیہ

پردہ صلبیہ پردہ صلبیہ آنکھ کا بیرونی سخت پردہ ہے۔ یہ سفید اور مضبوط و تری ریشوں سے بنتا ہے اس کے پچھلے حصہ میں ایک سوراخ ہوتا ہے جس کے راستہ آنکھ کا غصہ محفوظ و عروق داخل ہوتے ہیں۔

پردہ شبکیہ | یہ عذوق سیاہی مائل آنکھ کا درمیانی پردہ ہے جو شبکیہ اور صلیبہ کے درمیان واقع ہے آنکھ میں عصب اور عروق داخل ہونے کے لئے اس کے بھی پچھلے حصہ میں سوراخ ہوتا ہے۔

پردہ شبکیہ | اسے جالی دار پردہ بھی کہتے ہیں۔ یہ آنکھ کا اندرونی اور نورانی پردہ ہے اس پردہ کے تین حصے ہیں۔ اس کا پہلا اور سامنے والا حصہ دیکھنے کے کام آتا ہے۔ زندہ انسان میں یہ پردہ شفاف اور گلابی رنگ کا ہوتا ہے۔ لیکن مرنے کے بعد اس کا رنگ دھندلا اور زردی مائل ہو جاتا ہے۔

ان پردوں کے درمیان مندرجہ ذیل تین رطوبتیں ہوتی ہیں۔
۱۔ رطوبت بیضہ :- جو پہلے پردہ صلیبہ کے نیچے ہوتی ہے۔ یہ پانی یا نمک کی سفیدی کی مانند ہوتی ہے۔
۲۔ رطوبت جلیدہ :- اسے آنکھ کا موتی بھی کہتے ہیں۔ یہ دوسرے پردے کے نیچے اپنا کام سرانجام دیتی ہے۔
۳۔ رطوبت زجاجیہ :- یہ پردہ شبکیہ کے نیچے ایک گروہ میں جمع رہتی ہے۔ آنکھ کے اجمار کا زیادہ تر اسی رطوبت پر انحصار ہے۔ اگر یہ رطوبت نکل جائے تو آنکھ بیٹھ جاتی ہے۔

زبان | زبان ایک عضلاتی لحمی عضو ہے۔ جو اس خسرہ بیرونی میں قوت ذائقہ کا خاص آلہ ہے۔ جو ف دہن میں واقع ہے۔ چبانے، نگلنے، چوسنے اور خاص کر بولنے (تکلم) میں ہی زبان کام آتی ہے۔ بلکہ کلام کے ساتھ تو زبان کا خاص تعلق ہے۔
زبان چند عضلات کے ذریعے غشائے مخاطی کی مدد سے غشوف بھی

سے چسپاں ہے۔ زبان کی ساخت میں چار پانچ عضلات ہوتے ہیں زبان کے دو ہم شکل جانی حصے ہوتے ہیں۔ جن کے درمیان ریشہ دار جھلی کا ایک پردہ ہوتا ہے۔ ہر ایک نصف حصہ پیچھے کی طرف سے موٹا اور سامنے کی طرف سے باریک یا پتلا ہوتا ہے۔ اس میں عضلات، اعصاب اور عذو بنائے جاتے ہیں۔ زبان کے اوپر بلغمی جھلی ہوتی ہے۔

چونکہ زبان مختلف اڈوں سے یا پرتوں سے مکمل ہوتی ہے۔ اس لئے اس میں بھی مختلف قسم کے امراض و علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ زبان اپنے عضلات کی وجہ سے حرکت کرتی ہے۔ درنہ اگر زبان کے عضلات، بلغمی رطوبات کی وجہ سے کمزور ہو جائیں تو زبان حرکت نہیں کر سکتی۔ حتیٰ کہ انسان بولنے سے بھی معذور ہو جاتا ہے۔ زبان کے اعصاب ہی قوت، ذائقہ اور لامرہ کا فعل انجام دیتے ہیں۔

ہماری زبان



رئس اعضاء اور ان کے خادام

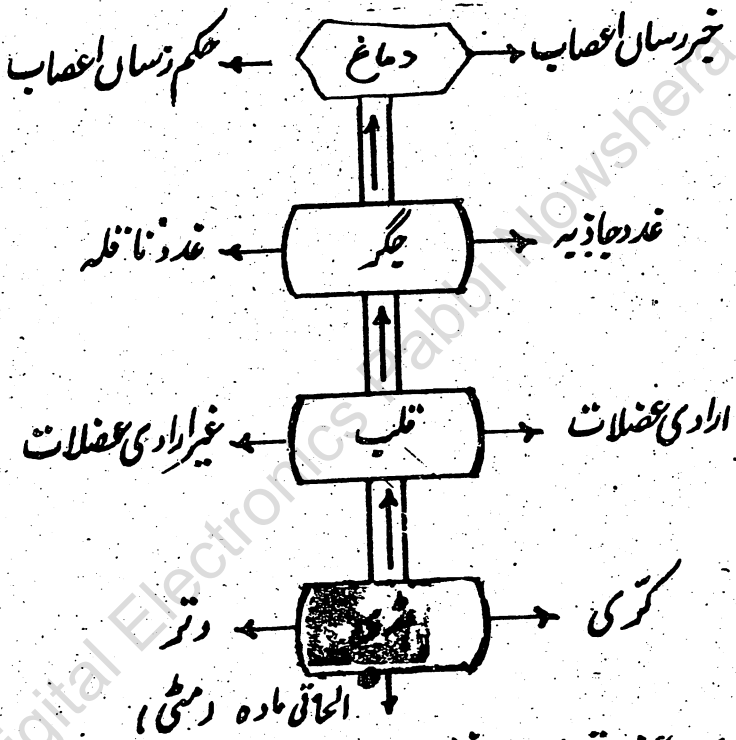
س :- اعضاءِ رئیسہ اور ان کے خادام کس طرح وجود میں آتے ہیں - ؟
ج :- چونکہ یہاں مفرد اعضاء کے وجود میں آنے کا تعلق ہے مفرد اعضاء کسی نہ کسی مادہ سے بنتے ہیں اس لئے ہمیں پہلے ابتدائی مادہ اور اس کی صفات معلوم ہوتی چاہئیں -

جاننا چاہیے کہ قانون مفرد اعضاء میں ابتدائی مادہ مٹی کو تسلیم کیا گیا ہے -
مٹی میں نشوونما و ارتقاء کی قوت بدرجہ اتم موجود ہے اس کے ارتقاء کی مثال یہ ہے کہ اس کی ابتدائی ارتقاء و ترقی پتھر ہے - اس کے بعد چونا یا گیسیم میں تبدیل ہوتی ہے - جب یہ دھاتوں میں تبدیل ہوتی ہے تو کبھی قلئی کبھی چاندی - کبھی لوہا - کبھی تانبا اور کبھی سونا وغیرہ میں تبدیل ہوتی ہے - یہ سب ارتقاء کی صورتیں ہیں -

جب یہ جسم انسان کے اندر اتنی منازل طے کرتی ہے تو اول الحاقی مادہ میں تبدیل ہوتی ہے اور ایسے اعضاء بناتی ہے جنہیں قانون مفرد اعضاء میں بنیادی اعضاء کہتے ہیں - مثلاً ہڈی - کمری اور وتر - ان میں ہڈی مرکزی عضو بن جاتا ہے - کمری و وتر اس کے خادام بن جاتے ہیں -

جب الحاقی مادے میں نشوونما و ترقی ہوتی ہے تو وہ عضلاتی مادہ یا مسکولر ٹشوز میں تبدیل ہو جاتا ہے - اس مادے سے جو اعضاء بنتے ہیں انہیں

قانون مفرد اعضاء میں عضلاتی اعضاء یا حرکتی اعضاء کہتے ہیں۔ ان اعضاء کا مرکزی عضو قلب بن جاتا ہے۔ اور اس کے خادم ارادی عضلات وغیرہ ارادی عضلات کے نام سے موسوم ہیں۔



جب عضلاتی مادہ میں نشوونما دترتی ہوتی ہے تو وہ غدی یا قشری مادہ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ میڈیکل سائنس میں اسے ایمپھل ٹیشوز کہتے ہیں۔ ایمپھل ٹیشوز یا قشری مادہ سے جو اعضاء بنتے ہیں انہیں غدی اعضاء کہتے ہیں۔ ان اعضاء کا مرکز جگر ہے۔ غدد جاذبہ اور غدد ناقلہ اس کے خادم ہوتے ہیں۔ جب قشری مادہ میں نشوونما ہوتی ہے تو وہ اعصابی مادہ یا نروٹیشوز میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اس مادہ سے جو اعضاء بنتے ہیں انہیں اعصابی اعضاء کہتے ہیں۔

ہیں۔ ان اعضا کا مرکز دماغ ہے۔ خبر رساں اعصاب اور حکم رساں اعصاب اس کے خادم بن جاتے ہیں۔

جسم انسان میں الحاقی مادہ کی یہ چوتھی ارتقائی منزل ہے اس کے بعد اس کی کوئی ارتقائی صورت نہیں پائی جاتی جس طرح سوسائٹی کی انتہائی ترقی یافتہ صورت ہونے کی وجہ سے تمام دھاتوں سے قیمتی اور اہم ہے۔ اسی طرح دماغ تمام اعضا سے افضل و اعلیٰ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نہ صرف یہ جسم پر حکمرانی کرتا ہے۔ بلکہ کائنات کی ہر شے پر حکمران بنتا جا رہا ہے۔

س :- جس طرح اعضائے ریستہ اور ان کے خادم کی پیدائش کو ایک نقشہ سے ذہن نشین کرایا ہے۔ اسی طرح کسی نقشہ سے تیلوں اعضائے ریستہ اور ان کے خادموں کے افعال واضح کیجئے۔

ج :- سامنے دیئے ہوئے نقشے میں قلب ایک مرکزی مقام رکھتا ہے۔ لیکن ارادی عضلات اور غیر ارادی عضلات خدام کی حیثیت سے نظر آ رہے ہیں۔

اسی طرح جگر اور دماغ مرکزی مقام پر نظر آ رہے ہیں۔ لیکن اس کے برعکس بالترتیب غد جاذبہ اور غد ناطقہ اور خبر رساں اعصاب اور حکم رساں اعصاب خدام کی حیثیت سے نظر آ رہے ہیں۔

ان کے افعال خادم اور حاکم ہونے کی صورت میں یوں سمجھ لیں کہ انسان کے زندہ رہنے کے لئے ایسے اعضا کی ضرورت تھی۔ جو صرف احساس کرتے یا پتہ دیتے کہ اب جسم پر کیا ہونے والا ہے۔ اس کا کیا رد عمل ہو گا۔

اس لئے قدرت نے ہمارے جسم میں ایسے اعصاب بسنا کر تمام جسم کے ذرے ذرے میں پھیلا دیئے۔ تاکہ جہاں کہیں بھی کوئی غیر طبعی صورت پیش آئے فوراً اس کی خبر دیں تاکہ اس کا تدارک کیا جائے۔ اور اگر کوئی مفید صورت ہو تو اس

سے فائدہ حاصل کیا جائے۔

مثلاً شیر آ رہا ہے۔ چونکہ شیر انسان کو ہلاک کر دیتا ہے اس لئے جو نہی اس کا پتہ چلے فوراً راہ فرار اختیار کی جائے۔

اسی طرح ایک بچہ کنوئیں میں گر رہا ہے جو نہی اس بات کا پتہ چلے اسے گرنے سے بچا لیا جائے جو اعضا دماغ کو اطلاع دیتے ہیں انہیں تھوڑی سا ان اعضاء یا مخبر اعضاء کہتے ہیں۔ دماغ بطور حاکم فیصلہ کر کے ایک حکم جاری کرتا ہے جو اپنے حکم دسان اعضاء کے ذریعے قلب کو اطلاع دے دیتا ہے۔ دل اپنے حرکتی عضلات کے ذریعے دماغ کی طرف سے آئے ہوئے احکام کو عملی جامہ پہناتا ہے۔ کیونکہ بغیر حرکت کئے نہ مفید چیزیں لی جاسکتی ہیں اور نہ ہی نقصان دینے والی چیز سے دور ہوا جاسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خداوند تعالیٰ نے ہمارے جسم میں حرکتی اعضاء کا سب سے بڑا عضلاتی نظام بنا دیا ہے اسی طرح جگر کے خادم کام کرتے ہیں۔

قدرت بڑی فیاض واقع ہوئی ہے۔ اس نے دل دماغ کے زندہ رہنے کے لئے بدل مابین کے طور پر غذا کو تحلیل کر کے ان تک پہنچانے والا عضو جگر پیدا کیا۔ اور اس کے لئے دو خام بنا دیئے۔ جو غدہ جاذبہ اور غدہ ناقضہ کے نام سے موسوم ہیں۔ ان کو جگر کا خادم اس لئے بنایا کہ جب جگر معلوم کرے کہ جسم کے اعضاء پر فاضل رطوبات جمع ہو رہی ہیں۔ جو ان اعضاء کو بیمار کرنے کا سبب بن سکتی ہیں تو جگر غدہ جاذبہ کا فعل تیز کر کے ان پر پڑی ہوئی فاضل رطوبات کو جذب کر کے خون میں شامل کر دیں۔

اس کے برعکس جب غدہ جاذبہ کے مسلسل عمل سے خون میں رطوبات زیادہ جمع ہو جائیں۔ اور خون کے امراض پیدا ہونے کا خدشہ پیدا ہو جائے۔ تو جگر اپنے غدہ ناقضہ کے فعل کو تیز کر کے ان فاضل رطوبات کو خون سے خارج کر دیتا ہے



ارواح پر سوالات

س:۔ ارواح کسے کہتے ہیں؟

ج:۔ ارواح جمع ہے روح کی۔ ارواح وہ لطیف اجسام ہیں۔ جو اخلاط اور ان کی لطافت سے پیدا ہوتی ہیں۔ اور اپنی اپنی طبیعتوں کی طرف تقسیم ہو جاتی ہیں۔ یہ تعداد میں تین ہیں۔

۱۱۔ روح طبعی (۱۲) روح حیوانی (۱۳) روح نفسانی

س:۔ بینوں ارواح کی مختصر تعریف بیان کیجئے۔

ج:۔ **روح طبعی** روح طبعی وہ روح ہے جو مگر سے بذریعہ اور وہ تمام جسم میں پہنچتی ہے۔ یہ روح غدی تحریک سے پیدا ہوتی ہے

روح حیوانی روح حیوانی وہ روح ہے جو قلب میں پیدا ہوتی ہے اور قلب سے شریانوں کے ذریعہ تمام بدن میں پہنچتی ہے۔ یہ روح عضلاتی تحریک سے پیدا ہوتی ہے۔

روح نفسانی روح نفسانی وہ روح ہے جو دماغ سے پیدا ہو کر پٹھوں و اعصاب کے ذریعہ اعضا کے انتہائی حصوں تک جاتی ہے۔ یہ روح اعصابی تحریک سے پیدا ہوتی ہے۔

س:۔ روح اور ریاہ میں کیا فرق ہے؟

ج:۔ ارواح صرف حیاتی اعضا کی تحریک سے پیدا ہوتی ہیں۔ جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے۔ ریاہ کی پیدائش معدہ و امعاء میں یا کسی ایسی جگہ پر جہاں ہوا و آب و خاک جائیں اور ان کے متعفن ہونے سے جن میں غذا، دوا، زہر اور فاسل بطریق

سبب شریک ہیں۔ یہ صرف عضلات سے تعلق رکھتی ہیں۔ معدہ و امعاء کے علاوہ دوسرے مقامات پر رطوبات اعضا کی سکریشن سے ترشح ہوتی ہیں اور وہاں جذب نہ ہونے کی صورت میں متعفن ہو جاتی ہیں۔ نتیجہ کے طور پر وہاں ریاخ پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر نفختہ الرحم، ریح گردہ، نفختہ الکبد وغیرہ۔

س:- ریاخ پیٹ میں جمع ہو جائیں تو شدید درد کیوں ہوتا ہے۔ اسی طرح رحم اگر دولا اور جوڑوں میں بھی ہوا بھر جائے تو درد ہو جاتا کرتا ہے۔ کیوں؟

ج:- ریاخ پیٹ میں جمع ہوں یا جوڑوں میں۔ رحم میں ہوں یا گردوں میں ان سبب کی تحریک عضلاتی اعصابی ہوتی ہے۔ یاد رکھیں کہ ریاخ پیٹ میں جمع ہوں یا کہیں اور وہاں کے عضلات میں سکیڑ پیدا کرتی ہیں۔ پھیلاتی نہیں اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ عضلاتی تحریک جب شدت اختیار کرتی ہے تو عروق و شریاں سکڑ جاتی ہیں جس سے خون کا دباؤ بڑھ کر درد شروع ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ ریاخ سے پیٹ یا کسی اور عضو میں درد ہوتا ہے۔ اس لئے ریاخ کا علاج تحلیل سے کرنا چاہیے نہ کہ تحریک سے۔

س:- کیا ارواح زندگی کے لئے ضروری ہیں یا ریاخ؟

ج:- یہ امر مسلّم ہے کہ ہر حیاتی عضو کے لئے روح ضروری ہے جو اس کے زندہ رہنے کے لئے غذا سے بھی ضروری ہے۔ روح کے بغیر کوئی عضو فعل میں نہیں آسکتا۔ اگر کسی حیاتی عضو کو روح طنانہ ہو جائے تو اسے فوراً موت آجاتی ہے جس سے دوسرے حیاتی اعضا بھی اصل تعلق کی وجہ سے اپنا فعل چھوڑ دیتے ہیں۔ حیاتی اعضا کے منقطع افعال سے انسان کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ اس کے برعکس ریاخ جو غذا، دوا، زیر اور رطوبات کے متعفن ہونے سے پیدا ہوتے ہیں۔ فوری طور پر موت کا باعث نہیں ہو سکتے بلکہ ایسے ریاخ کے خاتمہ سے فوراً صحت ہو جاتی ہے۔

یاد رکھیں کہ جب تک غذا، دوا، زہر اور رطوبات متعفن نہ ہوں۔ ریاح پیدا نہیں ہو سکتے۔ ایسے ریاح عضلاتی تحریک سے پیدا ہوتے ہیں۔ اگر عضلاتی تحریک اعتدال پر رہے تو ایسے ریاح صحت کے لئے مفید ہوتے ہیں۔ کیونکہ ریاح سے اعصابی رطوبت ہوا یا گیس بن کر ختم ہوتے رہتے ہیں جس نے صحت قائم رہتی ہے۔ خون صاف ہوتا ہے کیونکہ یہ مسلمہ امر ہے کہ پانی یا رطوبت گرمی سے نہیں اڑ سکتیں بلکہ ہوائے اڑا کرتی ہیں۔ گرمی تو رطوبت میں تحلیل پیدا کرتی ہے۔ اس لئے جن اشخاص میں رطوبات زیادہ ہوں ان کے لئے ایسے ریاح صحت کا باعث ہوتے ہیں۔

م:۔ ہر تحریک ریاح کی شدت سے پیدا ہوتی ہے تو کیوں نہ ہر تحریک کو عضلاتی قوت دیا جائے۔
ج:۔ جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے کہ ریلح دو طرح کے ہوتے ہیں (۱) مادی ریلح (۲) عضوی ریاح۔ مادی ریاح کسی مادہ کے متعفن ہونے سے پیدا ہوتے ہیں اور عضوی ریاح کسی عضو کے انقباض سے پیدا ہوتے ہیں۔ مادی ریلح صرف عضلات کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور عضوی ریاح یا کسی عضو کے ذاتی ریاح اس عضو کے پیدا کردہ ہیں جو کسی عضو کے اندر محدود ہیں۔ ذاتی ریاح یا روح بھی تین قسم کے ہوتے ہیں۔ مثلاً روحِ نفسانی روحِ حیوانی اور روحِ طبعی۔ یہ ارواح بھی تینوں حیاتی اعضاء دماغ، دل اور جگر میں فرداً فرداً پیدا ہوتے ہیں یا یہ اعضاء ان ارواح سے تیز ہوتے ہیں مادی ریاح کو یوں سمجھ لیں کہ رطوبتی مواد حرارت میں غرق کرتی ہے تو وہ بخارات میں تبدیل ہونا شروع ہو جاتا ہے اگر ایسے مواد میں حرارت مسلسل افزا کرے۔ تو اس میں خمیر و تخفیف پیدا ہو جاتا ہے جو فاسد ریاح کا سبب بنتا ہے۔

عضوی ریاح کی پیدائش کو یوں سمجھا جاسکتا ہے کہ اگر تانبے یا لوہے کی پلیٹوں کو آپس میں رگڑا جائے تو وہاں سے برقی رو نکلنا شروع ہو جاتی ہے یہی اس کے ذاتی ریلح یا ارواح ہیں بالکل اسی طرح جب دو ٹکڑیوں کو آپس میں رگڑا جائے تو وہاں حرارت پیدا ہو کر ٹکڑی

جنا شروع ہو جاتی ہے یہاں واضح طور پر ریا ح کا اخراج شروع ہو جاتا ہے یہی اس کے اپنے ریا ح ہیں۔

یہی صورت ہمارے اعضاءے ریسر کی ہے جب یہ تحریک میں آتے ہیں تو اپنی اپنی ارج پیدا کرتے ہیں یا ان ارج سے ان میں تحریک پیدا ہو جاتی ہے نتیجہ یہ ہوا کہ مادی ریا ح سے اعضاءے ریسر تحریک میں نہیں آتے بلکہ وہ اپنی اپنی ذاتی ارج سے تحریک میں آتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ذاتی ارج ہر عضو کی مناسبت سے علیحدہ علیحدہ خاصیت رکھتے ہیں اس لئے وہ کسی اور روح سے تیز نہیں ہو سکتے اس لئے ہم کسی طرح بھی انہیں صرف عضلاتی تحریک کا محرک قرار نہیں دے سکتے۔

ایک دوسرے زاویہ نگاہ سے اس مسئلہ کو لیں بھی جاسکتا ہے کہ تینوں حیاتی اعضاء میں تسکین مختلف تھا ایک سے ہوتی۔ مثلاً اعصاب میں تسکین ہو تو غذائی تحریک عضلاتی تسکین ہو تو اعصابی تحریک اور غذا میں تسکین ہو تو عضلاتی تحریک ہوگی۔

تینوں مفرد اعضاء میں جو صارف رطوبات پکتی ہیں۔ ان کا مزاج بالکل مختلف ہوتا ہے دوسرے یہ حقیقت ہے کہ تحریک ہمیشہ کسی عضو میں انتہائی سکون کے بعد پیدا ہوتی ہے تاکہ اس ممکن عضو کی رطوبات کو ریا ح میں تبدیل کر کے خارج کیا جاسکے۔ اس لئے اعضا کی ریا ح لامحالہ مزاج مختلف ہوں گی لیکن بیٹ اور امعا کے ریا ح غذا میں خیر سے پیدا ہوتے ہیں۔ جو اعضا کے ریا ح سے بالکل مختلف ہوتے ہیں اس لئے ہر عضو کی تحریک کو عضلاتی قرار نہیں دیا جاسکتا۔

قوی پر سوالات

س :- قوت کی تعریف بیان کیجئے

ج :- قوت وہ شے ہے جو فعل کا بالذات مباد اور مرکز ہے جس سے طبعی روح کے افعال صادر ہوں۔ یعنی قوت خود کار شے ہے۔ جو موصوح کے واسطے سے اپنا عمل کرتی ہے۔

س :- قوی کی اقسام اور ان کی علیحدہ علیحدہ مختصر تعریف بیان کیجئے۔

ج :- شیخ الرئیس کہتے ہیں۔ وہی ثلثہ اقسام طبیعة وہی فی الکبد و

حیوانیة وہی فی القلب و نفسانیہ وہی فی الدماغ

قوتوں کی تین اقسام ہیں۔ (۱) قوت طبعی یا طبعیہ (۲) قوت حیوانیہ جو قلب میں ہے۔ (۳) قوت نفسانیہ جو دماغ میں ہے۔

یاد رکھیں کہ یہ امر حقیقت پر مبنی ہے کہ دنیا کی ہر قوت کا منبع حرکت ہے اور اس حرکت سے دوسری قوت پیدا ہوتی ہے اور پھر اس سے قوت کا ظہور میں آتا ہے۔ اس کو غذائیت بھی کہتے ہیں۔ ان کو ماڈرن سائنس میں بالترتیب فورس، ہیٹ اور انرجی کہتے ہیں۔

اسی سے ثابت ہوا کہ دنیا میں صرف تین ہی قوتیں ہیں۔ قوی کے تین ہونے کی دلیل یہ ہے کہ یہ فی قوت فعل دو حال سے خالی نہیں ہے۔ یا وہ شعور کے ساتھ ہوگی یا غیر شعوری ہوگی اگر شعور کے ساتھ ہوگا تو وہ قوت، نفسانہ ہے۔ اگر شعور کے ساتھ نہیں ہوگا تو پھر اس کی دو صورتیں ہیں یا وہ حیوان کے ساتھ ہوگیا نہ ہوگا۔ اگر حیوان کے ساتھ خاص ہے۔ تو اس کا نام قوت حیوانیہ ہے۔

اگر اس کے ساتھ خاص نہیں ہے۔ تو اس کا نام قوت طبعیہ ہے۔

س :- اُد پر کی بیان کردہ تین قوتوں کی جسم انسان کو کیوں ضرورت ہے؟

ج :- **قوت حیوانیہ :-** اس لئے ضروری ہے کہ بدن انسان عناصر سے مرکب ہے

اور ہر ایک عنصر قدر دماغ آگ ہونے اور متعفن ہونے کا میلان رکھتا ہے۔ اس لئے ایسی

قوت کی ضرورت ہے جو ان کو آگ جھونلے سے روکے اور متعفن نہ ہونے دے۔

اسی کا نام قوت حیوانیہ ہے۔

قوت نفسانیہ :- اس لئے ضروری ہے کہ اس سے اچھے اور بُرے کی تمیز ہوتی

ہے۔ اگر یہ قوت نہ ہو تو ہمیں نہ غذا کا علم ہو اور نہ آگ اور زہر کی تمیز ہو اور نہ ہم کسی

متفاد زہر سے بچ سکتے ہیں اور نہ کسی مفید چیز کی طلب کر سکتے ہیں۔

قوت طبعیہ :- اس لئے ضروری ہے کہ بدن حرارت و رطوبات سے مرکب ہے

اور رطوبات جب حرارت سے طبعی بے تو بخارات بن کر تحلیل ضرور ہوتی ہے۔

اس لئے ایسی قوت کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو اس تحلیل کا عوض حاصل کرتی رہے

ورنہ چند دنوں میں انسان فنا ہو جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ جس بدن میں جو قوت ہوتی ہے وہ اس کے نظام کو قائم رکھتی

ہے جس کے ساتھ وہ فطری طور پر اس میں اصلاح و تدبیر جمی کرتی رہتی ہے۔ اگر

قوت میں یہ خوبی نہ ہو تو وہ جسم قائم نہ رہ سکے۔

دوسرے لفظوں میں جو قوت جسم میں حرکات و افعال قائم رکھتی ہے۔ اس کا نام قوت

جوانہ ہے۔ انگریزی میں اس کو اینی مل فورس کہتے ہیں۔ جو قوت جسم میں احاس

و ادراکات کا باعث ہوتی ہے۔ اس کو قوت نفسانیہ کا نام دیتے ہیں۔ انگریزی

میں اس کو سینٹل فورس کہتے ہیں۔ جو قوت غذا میں نشوونما کے کام سرانجام

دیتی ہے اس کا نام قوت طبعی ہے۔ انگریزی میں اسس کو نیچرل فورس کہتے ہیں

س:- قوت طبیعیہ کے اقسام اور ان کے نام بتائیے۔

ج:- قوت طبیعیہ کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۱۔ محذومہ (۲) خادمہ۔ پھر محذومہ کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو بقائے شخص کے لئے غذا میں تصرف کرے۔ اس کا نام قوت غاذیہ اور تائید ہے۔ اس کی دوسری قسم وہ ہے جو غذا میں بقائے نوع کے لئے تصرف کرتی ہے۔ اس کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ۱۱۔ مولدہ (۲) مصورہ

س:- قوت غاذیہ اور تائید میں افحالی فرق بتایا جائے۔

ج:- قوت غاذیہ وہ قوت ہے جو غذا کو بدل کر مفیدی کے مشابہ بنادیتی ہے۔ تاکہ غذا اس چیز کا عوض اور بدل بن جائے جو اس عضو سے تحلیل ہوگئی ہے۔ قوت نامہ وہ قوت ہے جو جسم کو طبعی تناسب میں بڑھاتی ہے۔ یہاں تک کہ ہم اپنی پوری برصورتی تک پہنچ جاتاہے۔

س:- قوت مولدہ اور قوت مصورہ کا افحالی فرق بتائیے۔

ج:- قوت مولدہ دو قسموں میں تقسیم ہوتی ہے ایک قسم وہ ہے جو مرد اور عورت میں منی کو پیدا کرتی ہے دوسری قوت وہ ہے جو ان قوتوں کو جبا کرتی ہے جو منی میں موجود ہوتی ہیں۔ اور پھر ان قوتوں کو مختلف ترکیبوں سے ہر عضو کے مطابق ترتیب دیتی ہے اس کا نام مغیرہ اولیٰ ہے۔

قوت مصورہ وہ قوت ہے جو اعضا کے حد و خال اور شکل و صورت بناتی ہے۔ اس کا نام مغیرہ ثانی ہے۔

س:- قوت خادمہ کے اقسام اور ان کے مختصر افعال بیان کرو

ج:- قوت خادمہ کی چار قسمیں ہیں جن کو ۱۱۔ قوت ہاضمہ (۲) قوت ماسکہ (۳) قوت جاذبہ اور دم، قوت دافع کہتے ہیں۔

قوت ہاضمہ:- انسان جب بھی کوئی غذا کھاتا ہے اس میں سے کیلوس

نکلانے یا اس کا جوس نکالنے کے لئے قوت باضمہ اپنا عمل کرتی ہے۔ یہ قوت اُس وقت تک اس میں تحلیل جاری رکھتی ہے۔ جب تک کہ قوت ماسک غذا کو روکے رکھتی ہے۔

قوت ماسیکہ :- معدہ اور امعاء میں کھائی ہوئی غذا کو قوت ماسیکہ اس وقت تک روکے رکھتی ہے۔ جب تک کہ اس کا جوس نہ نکل جائے۔

قوت جاذبہ :- معدہ اور امعاء کی وہ قوت ہے جو قوت باضمہ کی تحلیل سے نکلے ہوئے جوس کو جذب کرتی رہتی ہے۔

قوت دافع :- قوت جاذبہ کے عمل کے بعد جو فاضل مواد بچ جاتا ہے اسے خارج کرنے کے لئے قوت دافع اپنا عمل کرتی ہے۔

ج۔ فرنگی طب کو اعتراف ہے کہ تمام اعضا کی قوت غاذیہ و نامیہ کامرکز جگر ہے۔ بلکہ تمام اعضا کے اندر قدرتی طور پر قوت غلابیہ اور نامیہ موجود ہوتی ہے۔ جو شریانی خون کی دائمی آمد سے قائم رہتی ہے۔

ج۔ جانا چاہیے کہ شریانی خون اس وقت تک غذا نہیں بن سکتا جب تک وہ شریان سے جسم پر ترشح نہ پائے۔ ترشح کا عمل شریانوں کے اختیار میں نہیں ہے یہ کام ان غد کے ذمہ ہے۔ جو شریانوں کے سروں پر لگے ہوئے ہیں۔ جو جگر کے تحت کام کرتے ہیں۔ اس لئے مابت ہوا کہ قوت غاذیہ اور قوت نامیہ کامرکز جگر ہے۔

س۔ فرنگی طب کو اعتراف ہے کہ قوت مصورہ جس کا کام جنین کی شکل بنانا ہے یہ قوت رحم میں ہوتی ہے۔ یعنی مادہ منی کے اندر جو شکل و صورت پیدا ہوتی ہے یہ قوت اس کو رحم سے حاصل ہوتی ہے۔ فرنگی طب تسلیم کرتی ہے کہ قوت مصورہ براہ راست نطفہ میں ہوتی ہے۔ جو وزن و مرد کے مادہ تولید کے ملنے سے

بتایا ہے۔ جس طرح انڈوں میں جوتی ہے۔ مرغی کے انڈے اگر مناسب گرمی میں رکھے جائیں تو بچے پیدا ہو جاتے ہیں۔ رحم محض تغذیہ جنین کا بہترین مقام ہے۔
ج:۔ اول تو انسانی لطفہ کو مرغی کے انڈے سے تشبیہ نہیں دی جاسکتی۔ کیونکہ اس کے اندر اس کی غذائیت کا انتظام ہے۔ دوسرے انسانی لطفہ کے لئے غذا اور حرارت کے ساتھ احساس و شعور کی بھی ضرورت ہے جو رحم کی بجائے کہیں اور حاصل نہیں ہو سکتی۔ اگر صرف غذائیت اور حرارت کی ضرورت ہوتی تو اب تک مٹی بنی انسان یا بوتل کا انسان بن چکا ہوتا۔ یہی احساس و شعور ہے جو شکل و صورت کو ترتیب دیتا ہے۔

س:۔ قوت حیوانیہ کے اقسام اور ان کے افعال بتائیے۔

ج:۔ قوت حیوانیہ کے اقسام نہیں ہیں۔ قوت حیوانیہ کا کام قلب و شرانہ لمبو پھیلاتا اور سیکڑتا ہے جس سے اس کہ قوت روج اور بخارات و خانیہ کا اخراج ہوتا ہے۔ اسی سے دُور اور غصہ کی حرکت ظاہر ہوتی ہے۔

اس امر کو یاد رکھیں کہ دُور اور غصہ میں اخلاط اور روح و خون میں حرکت آ جاتی ہے۔ چنانچہ دُور میں چہرہ سفید ہو جاتا ہے۔ اس وقت روح اور خون باہر سے اندر چلے جاتے ہیں۔ غصہ میں جب چہرہ سرخ ہو جاتا ہے تو خون اور روح باہر کی طرف تیز ہو جاتے ہیں۔ قوت حیوانیہ ہی اعضا کو نفسیاتی قوت کے قبول کرنے پر آمادہ کرتی ہے۔ اسی قوت سے حرارت عزیز ی پیدا ہوتی ہے اور اسی سے قائم رہتی ہے۔

س:۔ قوت نفسانیہ کے اقسام اور ان کی تعریف اور افعال بتائیے۔

ج:۔ قوت نفسانیہ کے دو اقسام ہیں۔ ۱، قوت مدد کہ اور ۲، قوت محرکہ قوت مدد کہ پھر دو اقسام میں تقسیم ہوتی ہے۔ ۱، قوت مدد کہ بیرونی اور

(۲) قوت مدرکہ بیرونی۔

قوت مدرکہ بیرونی کی پانچ اقسام ہیں۔ (۱) باصرہ (۲) سامعہ (۳) ذائقہ (۴) لامسہ (۵) شامہ۔ ان کی تعریف ان کے ناموں میں موجود ہے۔ ان کا کام یہ ہے کہ باہر کی معلومات دماغ کی اندرونی قوتوں تک پہنچاتی ہیں۔

قوت مدرکہ اندرونی کی تعداد بھی پانچ ہے۔ (۱) قوت حس مشترک (۲) قوت خیال (۳) قوت متصرفہ (۴) قوت وابہہ اور (۵) قوت حافظہ

قوت حس مشترک :- وہ قوت ہے جو احساس خمسہ ظاہری کی احساس کی ہرئی چیزوں کو ضرورت کے وقت دوبارہ بغیر ان کی موجودگی کے محسوس اور تصدیق کرتی ہے۔

قوت خیال۔ وہ قوت ہے جو قوت حس مشترک کے خزانے کا کام کرتی ہے یعنی اس کے تمام احساسات خزانہ خیال میں جمع رہتے ہیں۔

قوت متصرفہ۔ اسے متخیلہ اور مفکرہ بھی کہتے ہیں۔ اگر یہ قوت حس متصرفہ کے احساسات کا اظہار کرے تو متخیلہ اور اگر وابہہ کے اور اسات کا اظہار کرے تو مفکرہ کہلاتی ہے۔

قوت وابہہ۔ وہ قوت ہے جو ان معانی کا ادراک کرتی ہے جس کو احساس خمسہ ظاہری احساس نہیں کر سکتے مثلاً کسی لفظ کے معنی جانا جیسے رب کے معنی خدا کئے جاتے ہیں یا کسی شخص کے متعلق یہ گمان کرنا کہ وہ دوست ہے یا دشمن ہے۔

قوت حافظہ۔ وہ قوت ہے جو دم کے ادراکات کو محفوظ کرتی ہے اور ضرورت کے وقت اس کو بھرا دراک کرتی ہے۔

س :- قوت محرکہ کی اقسام اور ان کی تعریف کیجئے۔

ج :- قوت محرکہ کی دو اقسام ہیں۔ (۱) شوقیہ (۲) فاعلہ

قوت شوقیہ۔ وہ قوت ہے جو حرکت کا باعث بنتی ہے اس کی پھر دو قسمیں ہیں۔ (۱) شہوانیہ اور (۲) غضبیہ۔

قوت شہوانیہ وہ قوت ہے جو کسی مفید یا لذیذ شے کی طلب اور چاہت میں باعث حرکت بنتی ہے۔
قوت غضبیہ۔ وہ قوت ہے جو مضر اور مخالف اشیاء سے مقابلہ کراتی ہے یا اس سے بچنے اور بھاگنے کے لئے حرکت دلاتی ہے۔

قوت فاعلہ وہ قوت ہے جو حرکت کراتی ہے جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ یہ قوت غصہ کو سیکڑتی ہے جس کی وجہ سے متعلقہ وتر کھینچ جاتا ہے پھر یہ وتر جس عضو کے ساتھ متصل ہوتا ہے۔ وہ سکڑ جاتا ہے یا یہ قوت مذکورہ غصہ کو مہیا کے مخالف سمت ڈھیل کر دیتی ہے جس سے اس غصہ کا وتر بھی مخالف جانب بڑھ جاتا ہے اور متعلقہ عضو پھیل جاتا ہے۔
س۔ قوت کی حیثیت کیا ہے؟

ج۔ قوت کے متعلق ذہن نشین کر لیں کہ قوت کوئی ایسی شے نہیں ہے جس کو ہم مادی طور پر محسوس کر سکیں۔ اس کا اظہار ہمیشہ کسی طاقت کے فعل سے ہوتا ہے ہم زیادہ تر اس کا ادراک کرتے ہیں۔ البتہ بعض حالتوں میں اس سے محسوس بھی کر سکتے ہیں۔ انسان میں جب قوت قائم ہوتی ہے تو اس خسرہ ظہری اور باطنی میں احساسات اور ادراکات کے علاوہ غور و فکر، ہجرات و بہادری اور عقل و حرکات جسم کا اظہار ہوتا ہے۔ اور جوں جوں انسان میں قوت کی کمی ہوتی جاتی ہے توں توں اس کے اعضا کمزور ہو جاتے ہیں اور ایک وقت ایسا آتا ہے کہ اس میں حس و حرکت ختم ہو جاتی ہے اس کو موت کہتے ہیں۔ جب موت واقع ہوتی ہے اس وقت جسم کے حیوانی ذرات جم میں زندہ ہوتے ہیں جب ان میں جہنم اور نقص پیدا ہوتا ہے تو ان کی زندگی ختم ہوتی ہے۔

افعال پر سوالات

س:- افعال کی تعریف اور ان کی اقسام بیان کیجئے۔

ج:- **افعال کی تعریف** افعال فعل کی جمع ہے۔ فعل وہ قوت ہے جو کسی عضو سے سرزد ہو۔ یعنی وہ سکون سے حرکت میں آئے اور اپنے مفروضہ افعال انجام دے۔

افعال کی اقسام افعال کی مندرجہ ذیل دو اقسام ہیں (۱) افعال مفرد اور (۲) افعال مرکب

افعال مفرد افعال مفرد وہ افعال ہیں جو ایک ہی قوت سے صادر ہوں جیسے حس، احساس، حرکت، جذب اور دفع وغیرہ کے افعال۔

افعال مرکب افعال مرکب ایسے افعال ہیں جو ایک سے زیادہ قوتوں سے سرزد ہوں۔ جیسے کھمبے کا جسم پر سے اڑانے میں حس اور

حرکت دونوں کام کرتی ہیں۔ کھمبے کے بیٹھنے کا احساس دماغی قوت سے ہوتا ہے اور اڑانے کا کام قلبی و عضلاتی قوت کا ہے۔ اسی طرح غذا کا ہضم ہونا۔ کیونکہ غذا کے ہضم ہونے میں معدے کے عضلات، اعصاب اور رطوبت کی تمام جھیلیاں کام کرتی ہیں۔ افعال کو مزید سمجھنے کے لئے افعال کے مرکز قوت حیوانی کو سمجھیں۔

س:- حیاتی اعضا کے غیر طبعی افعال کتنے ہوتے ہیں۔

ج:- حیاتی اعضا کے غیر طبعی افعال صرف تین ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۱۔ ان میں سے کسی عضو کے فعل میں تیزی آجائے تو یہ روح کی زیادتی ہوگی۔

۱۲۔ ان میں سے کسی عضو کے فعل میں کستی آجائے تو یہ رطوبت یا لغم کی زیادتی سے ہوگی

۲۔ ان میں سے کسی عضو کے فعل میں ضعف پیدا ہو جائے تو یہ حرارت کی زیادتی سے ہرگز یاد رکھیں کہ جو تھا کوئی غیر طبعی فعل نہیں ہے اس لئے اعضاء مفرد کا باہمی تعلق جانا نہایت ضروری ہے کیونکہ علاج میں ہم ان ہی کی معاونت اور تشخیص و تجویز سے علامات مرض کو رفع کرتے ہیں۔

ان کی ترتیب میں بیان کیا گیا ہے کہ اعصاب جسم کے باہر کی طرف ہیں یا اوپر کی طرف ہوتے ہیں۔ ان کے نیچے یا بعد میں غدد کو رکھا گیا ہے اور جہاں پر غدد نہیں ہیں وہاں ان کے قائم مقام غشائے مخاطی بنادی گئی ہیں اور ان کے نیچے یا بعد میں عضلات رکھے گئے ہیں۔ جسم میں ہمیشہ یہی ترتیب قائم رہتی ہے۔ افعال کے لحاظ سے بھی ہر عضو میں تین ہی افعال پائے جاتے ہیں۔

۱۔ کسی عضو کے فعل میں تیزی پیدا ہو جائے تو ہم اس کو تحریک کہتے ہیں۔

۲۔ کسی عضو کے فعل میں سستی پیدا ہو جائے تو ہم اس کو تسکین کہتے ہیں۔

۳۔ کسی عضو کے فعل میں ضعف پیدا ہو جائے تو ہم اس کو تحلیل کہتے ہیں۔

درحقیقت ہر عضو میں ظاہری طور پر دو ہی صورتیں ہوتی ہیں۔ اول تیزی۔ دوسرے

سستی۔ لیکن سستی دو قسم کی ہوتی ہے۔ اول سستی سردی تری یا بھگم کی زیادتی سے

ہوتی ہے دوسری سستی حرارت کی زیادتی سے ہوتی ہے۔ اول الذکر کا نام تسکین لکھا

جاسکتا ہے اور ثانی الذکر کا نام تحلیل کہنا ہی بہتر ہے۔ کیونکہ حرارت اور گرمی کی

زیادتی سے ضعف پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ بھی ایک قسم کی سستی ہی ہے۔ چونکہ یہ

ضعف حرارت اور گرمی کی زیادتی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اس میں جسم یا عضو گھٹتا

ہے اس لئے اس کا نام تحلیل ہی بہتر ہے۔

ساتھ ہی یہ امر بھی ذہن نشین کر لیں کہ یہ تینوں صورتیں یا علامات تینوں اعضاء

غدد اور عضلات میں سے کسی ایک میں کوئی نہ کوئی صورت ضرور پائی جانے لگی

البتہ ایک دوسرے میں بہلتی رہتی ہیں اور اس غیر طبعی بدلنے ہی سے مختلف امراض پیدا ہوتے ہیں اور ان ہی کی تبدیلی سے صحت پیدا ہوتی ہے۔ اعضاء کی اندرونی تبدیلیوں کو سمجھنے کے لئے درج ذیل نقشہ کو بغور پڑھیں۔

نام اعضا	تحریک	تسکین	تحلیل	زیادتی خلط
قلب	قلب	جگر	دماغ	سودا
جگر	جگر	دماغ	قلب	صفرا
دماغ	دماغ	قلب	جگر	بلغم

مذہب جہ بالا نقشہ سے صاف ظاہر ہے کہ اگر ایک عضو میں تحریک ہے تو اس کے بعد والے عضو میں تسکین اور اس کے بعد والے یا قریبے عضو میں تحلیل ہوتی ہے۔ مثلاً قلب و عضلات کے بعد جگر و غدد ہیں اس لئے جگر و غدد میں تسکین اور اعصاب اور دماغ میں تحلیل ہوگی اسی طرح جگر و غدد میں تحریک کی صورت میں دماغ و اعصاب میں تسکین اور قلب و عضلات میں تحلیل ہو رہی ہے۔

اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ جب بھی کسی عضو رئیس میں تحریک ہو تو باقی حیاتی اعضا بھی اس تحریک سے متاثر ہوں گے اور دوران خون کے سبب ان میں بھی تحلیل یا تسکین ضرور ہوتی ہے چاہے کتنی ہلکی ہی کیوں نہ ہو۔ بلکہ صحت کی صورت میں بھی انسان کا کوئی نہ کوئی عضو تحریک میں ہوتا ہے اور باقی دوا اعضا میں تسکین و تحلیل ہوتی ہے۔

اس نقشہ سے یہ بات بھی صاف ظاہر ہے کہ جو بھی عضو تحریک میں ہوتا ہے اس کی بیکار کردہ خلط کی بھی زیادتی ہو جاتی ہے۔ قلب تحریک میں ہو تو سودا کی زیادتی

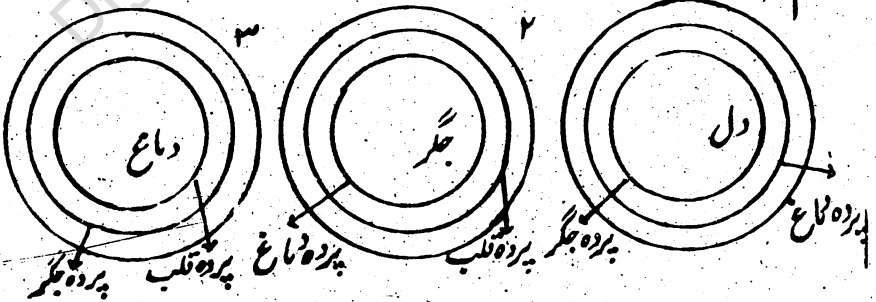
• جگر تحریک میں ہونے والا اضافی اور دماغ کے تحریک میں آنے سے جسم میں بلغم کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔

یاد رکھیں کہ یہ جسم اور اس کے افعال کی اصولی ریسٹوٹیکم تقسیم پس سے تشخیص اور علاج واقعی آسان ہو جاتا ہے۔ گویا اس طریقہ کو سمجھنے کے بعد علم طب ظنی نہیں رہتا بلکہ یقینی طریقہ علاج بن جاتا ہے۔ اس لئے اس طریقہ کو اپنانے والا معالج اپنا سابقہ طریقہ علاج چھوڑ دیتا ہے۔ کیونکہ اسے اس طریقہ کو سمجھنے کے بعد پہلے طریقہ ہائے علاج غلط معلوم ہوتے ہیں۔

یہ بات بھی یاد رکھیں کہ قانون مفرد اعضاء تمام طریقہ ہائے علاج کو پرکھنے کے لئے ایک کسوٹی ہے۔

س :- حیاتی مفرد اعضاء کی غیر طبعی حالت میں اگر ایک مفرد عضو میں تحریک ہو تو دوسرے میں تسکین اور تیسرے میں تحلیل کیوں واقع ہے۔ (دلاور علی صلی)

ج :- جاننا چاہیے کہ صحت کی حالت میں بھی کسی نہ کسی عضو میں تحریک اور دوسرے میں تسکین اور تیسرے میں تحلیل یہ وقت جاری رہتی ہے جب کسی عضو کی تحریک تسکین یا تحلیل سے بڑھ جائے تو ہم اسے بیماری کہتے ہیں۔ رہا یہ امر کہ ایک مفرد عضو میں تحریک ہو تو دوسرے عضو یعنی اس کے بعد والے مفرد عضو میں تسکین اور تیسرے مفرد عضو میں تحلیل کیوں واقع ہوتی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ہر مفرد عضو پر دوسرے مفرد اعضاء کے برہر دے چڑھے ہوئے ہیں یہ انکی وجہ سے ہے۔



طبعی تشریح کے مطابق مندرجہ بالا نقشہ میں حیاتی اعصاب پر چڑھے ہوئے دوسرے اعضاء کے پردے دکھائے گئے ہیں۔ جن کی ترتیب یوں ہے۔

۱۔ دل پر پہلا پردہ جگر کا ہے (۲) جگر پر پہلا پردہ دماغ کا ہے۔ (۳) دماغ پر پہلا پردہ قلب کا ہے۔

۲۔ دل پر دوسرا پردہ دماغ کا ہے (۲) جگر پر دوسرا پردہ قلب کا ہے۔ (۳) دماغ پر دوسرا پردہ جگر کا ہے۔

ان حقیقتی کے علاوہ دوران خون کے متعلق یاد رکھیں کہ وہ قلب سے جگر و غدد کی طرف خیم کی خلاؤں پر ترشح ہونے کے لئے روانہ ہوتا ہے۔ جگر و غدد۔ اعصاب و دماغ پر خون کی رطوبات کی صورت میں ترشح کرے گا جو باقی بچ جاتا ہے۔ وہ غدد جاذبہ جذب کر کے اور صاف کر کے واپس قلب میں بھیج دیں گے۔ اس طرح خون کا چکر ہر وقت جاری رہتا ہے۔

اب آپ تینوں مفرد اعضا کے پردوں کو دیکھیں تو نقشوں سے ظاہر ہے کہ تینوں مفرد اعضا پر ایک دوسرے کے پردے قریب دار دوران خون کے مطابق چڑھے ہوئے ہیں۔ اگر دل پر پہلا پردہ جگر کا ہے تو جگر پر پہلا پردہ دماغ کا ہے۔ اور دماغ پر پہلا پردہ قلب کا ہے۔

آپ کسی مفرد عضو میں تحریک سمجھیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہاں سردی اور ریاہ کی کثرت ہے۔ وہاں سیکٹر شروع ہو چکا ہے۔ وہاں خون کی ضرورت ہے خون اپنے طبعی راستے ہی سے آئے گا۔ مثلاً دماغ ہی میں تحریک ہے۔ وہاں خون کی ضرورت ہے خون وہاں اپنے طبعی راستے سے جگر و غدد میں سے گزر کر دماغ و اعصاب کو طرف آئے گا۔ جو کہ خون جگر و غدد میں سے گزر رہا ہوگا۔ اس لئے وہاں تکمیل ہوگی۔ دماغ پر پہلا پردہ قلب کا ہے۔ وہاں سکون ہو کر اپنے طبعی

تعلق کی وجہ سے قلب، میں بھی سکون ہوگا۔

اسی طرح آپ دل کو سمجھیں کہ وہاں تحریک ہے۔ یعنی سروی کی قسمت ہے۔ خون دل کی سروی کو ختم کرنے کے لئے اپنے طبعی راستے دماغ و اعصاب میں سے قلب تک پہنچے گا اس لئے خون کی کثرت دماغ و اعصاب میں ہوگی اس لئے وہاں پر تجلیل ہوگی۔ دوسری طرف جگر میں خون کم ہو کر سکون ہو جائے گا۔

اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ جس مفرد عضو میں تحریک ہے اس کے اوپر جس مفرد عضو کا پردہ ہے وہاں سکون ہوگا۔ اور خون دور کے اعضا میں چلا جائے گا یعنی خون اس مفرد عضو میں سے گزر رہا ہوگا۔ جس کا تحریک والے عضو پر دوسرا پردہ ہے یعنی وہاں تجلیل ہوگی۔

جب حیاتی اعضا ایک دوسرے سے دور واقع ہیں تو ان کے اثرات ایک دوسرے پر کیسے واقع ہوتے ہیں؟

ج:۔ سائنسی و ڈاکٹری تحقیقات نے ثابت کیا ہے کہ عساکہ اوپر والے نقشہ جات میں برصہ دکھائے گئے ہیں کہ ہر حیاتی عضو پر دو پردے چڑھے ہوئے ہیں۔ جو باقی دو حیاتی اعضا سے مشابہت رکھتے ہیں۔ یہی پردے ایک دوسرے اعضا تک پھیلے ہوئے ہیں۔ انہی پردوں کی وجہ سے اعضا اپنی اپنی تحریکات دوسرے اعضا تک پہنچاتے ہیں۔ ان پردوں کے متعلق قرآن حکیم نے بھی خوب تشریح فرمائی ہے جو یہ ہے۔ **اِنَّ جَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اَكْتَتًا اَنْ يَفْقَهُوْا**۔ حقیق ہم نے دل پر پردے بنا دیئے ہیں تاکہ وہ سمجھ سکیں۔

س:۔ جب ایک حیاتی عضو میں تحریک ہوتی ہے تو باقی دو اعضا کی کیا حالت ہوتی ہے؟

ج:۔ جب ایک حیاتی عضو میں تحریک ہوتی ہے تو اس کے ساتھ والے عضو میں یکساں اور اس کے بعد والے عضو میں تجلیل ہوگی۔

مثلاً جب دماغ میں تحریک ہوگی تو قلب میں تسکین اور جگر میں تحلیل ہوگی اسی طرح اگر دل میں تحریک ہوگی تو دوران خون جگر میں کم ہو جائے گا وہاں تسکین ہو جائے گی لیکن چونکہ خون کا دوران دماغ و اعصاب سے ہو رہا ہوگا۔ اس لئے وہاں پرنجیل ہوگی۔

س:- کیا دماغ دماغ و موی ہو سکتا ہے؟

ج:- حقیقت یہ ہے کہ دماغ دماغ و موی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اول تو دماغ میں کوئی ایسا پردہ نہیں ہے جس کا تعلق صرف خون کے ساتھ ہو۔ مثلاً حجاب (عضلاتی پردہ) اور غشا (غذی پردہ) ہے۔ دوسرے دماغ مزاج گرم تر ہے۔ یاد رکھیں کہ گرم تر مزاج کی صورت میں جسم کے اندر کسی جگہ بھی نہ درم ہو سکتا ہے اور نہ سوزش نہ ہی درد و بخار ہو سکتا ہے کیونکہ یہ گرمی حری کے خلاف ہے جو مغلط ہے

س:- کیا ایک ہی وقت میں جوہر دماغ اور اس کے پردوں میں درم ہو سکتا ہے۔

ج:- جب یہ بات طے فرم ہو چکی ہو کہ جوہر دماغ اور اس کے پردے چڑے ہوتے ہیں۔ ان کا مزاج اور مادہ علیحدہ علیحدہ ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک ہی وقت میں تینوں میں ایک ہی کیفیت کا غلبہ ہو جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر دوسرے نیسج یا ٹشو کا تعلق دوسرے ٹشوز سے ہوتا ہے تو وہ اس کا مقام صحت ہے۔ طبیعت دوسرے نیسج میں صحت کی خاطر مالا کر رہی ہوتی ہے اگر معالجات اس حقیقت سے واقف ہو جائے تو ہر مرض کا شرطہ اور یقینی علاج کر سکتا ہے۔

یاد رکھیں کہ جوہر دماغ کا مزاج سرد تر ہے۔ اس کے پردہ حجاب کا مزاج سرد خشک اور غذی پردوں کا مزاج گرم خشک ہے۔ اس لئے تینوں میں بیک وقت ایک درم یا مرض نہیں ہو سکتا۔

س:- قانون مفرد اعضاء میں علاج کی بنیاد یہ ہے کہ تسکین کی جگہ تحریک پیدا کرو۔ اس

سے کس طرح حقیقی شفا حاصل ہوتی ہے۔

ج۔- تحریک کے مقام پر سردی تسلیم کی گئی ہے اور سردی سے سوزش اور درم ہونے میں ان کا علاج دہاں پر حرارت کا قائم کرنا ہے جو سوائے خون کی حرارت کے ناممکن ہے یہی وجہ ہے کہ خون تحریک کے مقام کی طرف جانا شروع ہو جاتا ہے۔ جہاں پر سکون ہوتا ہے دہاں پر رطوبات رک کر ضعف کا باعث ہوتی ہیں جب دہاں پر تحریک کر دی جاتی ہے تو اس عضو میں پتھری کی صورت واقع ہو کر تمام رکی ہوئی رطوبات نکل جاتی ہیں۔ جب سکون والے عضو میں تحریک پیدا ہو جاتی ہے تو پہلے تحریک والے عضو میں خون کی کثرت ہو جاتی ہے جس سے اس عضو کی سوزش اور درم میں تحلیل کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔

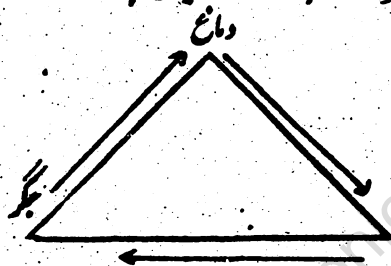
مثلاً اگر اعصاب میں تحریک ہے تو عضلات میں تسکین اور غدد میں تحلیل واقع ہو گی اعصاب کی سوزش کو ختم کرنے کے لئے ہم عضلات کو تحریک دیں گے جس سے دوران خون غدد سے اعصاب کی طرف زیادہ ہو جائے گا جس سے دہاں پر تحلیل ہو کر اعصابی سوزش و درم ختم ہو جائے گا۔

اسی طرح جب عضلات میں تحریک شدید ہوگی تو غدد میں تسکین اور اعصاب میں تحلیل ہوگی ہم عضلات کی سوزش کو ختم کرنے کے لئے غدد کو تحریک دیں گے جس سے دوران خون قلب کی طرف زیادہ ہو جائے گا اور اس سے اس کی سوزش اور ورم ختم ہو جائے گا۔ دوسری طرف حرارت کی کثرت ہے اعصاب میں جو بے چینی ہو گی دہاں پر رطوبات گر کر سکون پیدا کر دیں گی۔

س۔- اگر علاج کی بنیاد یہ رکھی جائے کہ تحریک کی جگہ تسکین پیدا کر دو طبیعت پر اس کے کیا اثرات مرتب ہوں گے۔

ج۔- جب یہ حقیقت ہے کہ تحریک کی جگہ سردی ہوتی ہے اور تسکین کے مقابلہ

رطوبات کی زیادتی ہوتی ہے۔ دوسرے ہر امر بھی مسلمہ ہے کہ سوزش اور درم بغیر حرارت کے تحلیل نہیں ہو سکتے۔ اس لئے حقیقی شفا حاصل کرنے کے لئے ہم سوزش و تحریک کے مقام پر تحلیل پیدا کریں نہ کہ تسکین۔ اگر ہم تحریک کے مقام پر انتہائی سکون پیدا کر دیں تو وقتی طور پر سوزش و درم میں تکلیف کا احساس کم ہو جائے گا۔ لیکن سوزش و درم ختم نہیں ہوں گے۔ چند دنوں میں پھر تکلیف شروع ہو جائے گی بلکہ مدتوں تک ایسے سوزش و درم مصیبت کا باعث بن جائیں گے۔ اس کا ثبوت آپ فرنگی ادویات سے لے سکتے ہیں جو محذرات و مسکنات کا مجموعہ ہیں۔ ان سے عارضی سکون تو حاصل ہو جاتا ہے لیکن کسی پڑا لے اور مزمن مرض سے چھٹکارا حاصل نہیں ہوتا۔



س:- سامنے دیئے ہوئے نقشہ کے مطابق اگر ایک مفرد عضو میں تحریک ہو تو اگلے مفرد عضویں تسکین اور اس کے بعد والے عضویں تحلیل ہوتی ہے کیوں؟

ج:- یہ سوال دوران خون کے ذریعے حل ہو گا۔ چونکہ دوران خون کریوں سمجھا یا گیا ہے کہ خون قلب سے جگہ میں جگہ سے دماغ میں اور دماغ سے قلب میں آتا ہے۔ دوسرے تحریک وہاں تسلیم کی جاتی ہے۔ جہاں خون جارہا ہوتا ہے۔ اور تحلیل وہاں ہوتی ہے جہاں سے خون گزر رہا ہوتا ہے اور تسکین اس جگہ ہوتی ہے جہاں خون جا چکا ہوتا ہے اس لئے دوران خون اور تحریک طریق کو جاننے سے فوراً معلوم ہو جائے گا کہ کہاں تحریک اور کہاں تسکین ہونی چاہیئے۔

مثلاً اگر ہم اعصاب میں تحریک تصور کریں تو یہ مسئلہ دوران خون کے مطابق یوں حل ہو گا کہ اوپر بتائے ہوئے دوران خون کے مطابق اعصاب و دماغ میں خون جگہ میں

سے جو کر آئے گا۔ اس لئے جگر میں خون کی شدت سے تحلیل ہوگی چونکہ خون قلب میں سے جا چکا ہوگا یا قلب میں خون کی کمی ہو چکی ہوگی اس لئے وہاں تسکین ہو گی۔ مقامی طور پر بھی تمام اعضاء میں یہی حالت پائی جائے گی۔ کیونکہ وہاں بھی انہی اعضاء ریٹسہ کے پردے اور بافتیں ہوتی ہیں۔

س:- مرکب محرکیں مختلف مزاج ہیں۔ چھ مرکب تحاریک یا چھ مزاج کا منطقی سبب تین اخلاط ماننے پر جبکہ طب قدیم نے آٹھ مرکب مزاج تسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ چھار اخلاط بھی مانے ہیں۔ قانون مفرد اعضاء کے تین اخلاط ماننے سے طب قدیم سے اختلاف کرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح ایور ویدک نظریہ میں تین دوش (اَخْلَاطِ) تسلیم کئے گئے ہیں کیا اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جائے کہ ہم اخلاط کے معاملہ میں ایور ویدک نظریہ کو درست تسلیم کرتے ہیں۔ اس مسئلہ پر مفصل روشنی ڈالیے۔

ج:- جس طرح طب یونانی نے مفرد مزاج کی بجائے مرکب مزاج تسلیم کئے ہیں اسی طرح تانوی مفرد اعضاء میں بھی مرکب مزاج ہیں جو چھ تحریکوں میں تسلیم کئے گئے ہیں جو حقیقت میں تین اخلاط کی مختلف صورتیں ہیں۔

قانون مفرد اعضاء نے خون کو طب یونانی اور ایور ویدک کی طرح کل اخلاط کا مجموعہ تسلیم کیا ہے۔ یعنی سودا، صفرا اور بلغم کے مرکب کا نام خون ہے۔

نظریہ مفرد اعضاء نے طب یونانی کی طرح مرکب مزاج بنانے وقت خون کو شامل نہیں کیا بلکہ ایور ویدک کی طرح خون کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خالص خون کسی ایک عضو کی پیداوار نہیں ہے اور نہ ہی کسی ایک غذا سے پیدا ہوتا ہے بلکہ تینوں مفرد اعضاء کی پیدا کردہ اخلاط کے ملنے سے بنتا ہے اگر وہ اعضاء اپنی اپنی اخلاط ضرورت کے مطابق خون میں ملائے رہیں تو خون کا مزاج درست رہتا ہے۔ علاج کی صورت میں بھی ہم کبھی خون میں امتدال پیدا کرنے کے لئے بلغم بڑھاتے ہیں۔ کبھی

صفر کو بڑھانا ضروری سمجھتے ہیں۔ ایسا ہم اس وقت کرتے ہیں جب کسی خلط کی کمی بیشی سے خون کا اعتدال درست نہیں رہتا۔ جو بھی خلط بڑھ جاتی ہے اُسے کم کرنے کے لئے اس کے اندر مزاج والی خلط کو بڑھا کر شروع کر دیتے ہیں مثلاً جب خون میں بلغم بڑھ جاتی ہے تو ہم خون میں رطوبات و بلغم کو کم کرنے کے لئے باخون کو اعتدال پر لانے کے لئے سوداوی ادویات دیتے ہیں جس سے خون میں اعتدال پیدا ہو کر صحت بحال ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اگر خون میں جھلک تیزی سے صفر بڑھ جائے تو ہم بلغم بڑھاتے ہیں تاکہ خون میں حرارت اور صفر کم ہو کر خون کا اعتدال قائم ہو جائے۔

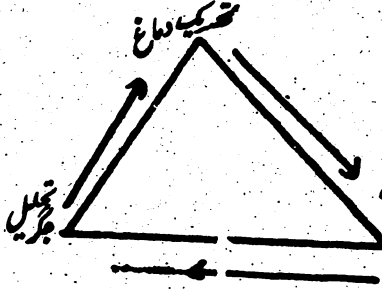
طب یونانی علیٰ طور پر خون کو بھی چھوڑ دیتی ہے۔ مثلاً کبھی خون کے اعتدال کو قائم کرنے کے لئے مسہل بلغم دیتے ہیں۔ جو حقیقت میں مولہ سودا ہوتا ہے اور مخزج بلغم اسی طرح مسہل صفر اور سودا۔ لیکن مسہل خون نہ ہوتا ہے اور نہ دیا جاتا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ خون اخلاط ہی کا مجموعہ ہے جسے اضافی طور پر ایک خلط کہہ سکتے ہیں۔ اس لئے قانون مفرد اعضاء اخلاط کے معاملہ میں الیہ ویدک نظریہ کو تسلیم کرتا ہے۔

ج۔:۔ اعصابی تحریک میں بلغم کی زیادتی اور سردی تری کی کثرت ہوتی ہے۔ جسم ٹھنڈا اور چپ چپا ہوتا ہے۔ قانون مفرد اعضاء کے مطابق جگر میں حرارت اور تحلیل ہوتی ہے۔ جگر میں کہاں سے گرمی آ جاتی ہے۔ جو جگر میں باعث تحلیل ہے۔

ج۔:۔ اس سوال کا جواب دوران خون کے ذریعے بخوبی سمجھ میں آ جاتا ہے۔ جیسا کہ پہلے کئی بار لکھا جا چکا ہے کہ خون دل کے ذریعے دھکیلا جاتا ہے۔ یعنی خون دل سے روانہ ہو کر جگر و غدو میں سے ہوتا ہوا اعصاب و دماغ میں پہنچتا ہے جو باقی پہنچتا ہے وہ واپس قلب میں بذریعہ غدو جاذب آ جاتا ہے۔ یہ خون کا طبعی راستہ ہے۔ دوسرے حقیقت بھی مسلمہ ہے کہ جہاں تحریک ہے وہاں خون جارہا ہے۔ جہاں سے گزر رہا ہے وہاں تحلیل ہوگی۔ جہاں سے خون جا چکا ہے وہاں سکون ہوگا۔

اب آپ دیکھیں کہ خون اعصاب و دماغ میں جگرو غدد میں سے ہی ہو کر آتا ہے جو کہ خون کی کثرت جگرو غدد میں ہوگی اس لئے جگر میں خون کی وجہ سے حرارت ہوگی

جس سے لازمی طور پر جگرو غدد میں تحلیل ہوگی ایک ادبہات قابل خوردہ ہے قلب و عضلات حرارت پیدا کرتے ہیں جگرو غدد قلب حرارت کو روکتے ہیں اور اعصاب ٹیکس دماغ حرارت کا اخراج کرتے ہیں۔



اعصاب و دماغ قلب کی پیدا کردہ حرارت کو اس وقت تک خارج نہیں کر سکتے۔ جب تک وہ جگر سے حاصل نہ کرے اس لئے صاف ظاہر ہے کہ اعصابی تحریک کی صورت میں حرارت و خون جگرو غدد میں سے ہو کر آتے ہیں اس لئے جگرو غدد میں تحلیل لازمی ہے۔ کیا افعال اعضا درست کے بغیر کسی مرض کے جراثیم ہلاک کرنے سے مرض دور ہو سکتا ہے؟ یہ تصدیق کی طبع میں بنیاد مرض سمجھا جاتا ہے اس کے بل جب بھی کسی مرض کا علاج کرنا ہوتا ہے تو اول جراثیم ہی فنا کئے جائیں گے لیکن یہ اس کی زبردست غلطی ہے۔ فرنگی طب تسلیم کرتی ہے کہ اعضائے انسانی اور مفرد اعضا (نسجہ) سے مرکب ہیں۔ جب یہ مفرد اعضا اور النسجہ درست کام کرتے ہیں تو صحت قائم رہتی ہے اور جب ان اعضا کے افعال درست نہیں رہتے تو کوئی نہ کوئی مرض لاحق ہو جاتا ہے پھر جب ان اعضا کے افعال دوبارہ درست کر دیئے جائیں تو نہ صرف جسم کے تمام مواد و فضلات اور زہر ختم ہو جاتے ہیں بلکہ جراثیم اور ہر قسم کے کرم فنا ہو کر لکل جاتے ہیں۔

یاد رکھیں صرف دفع سبب علاج مرض نہیں ہے لیکن اگر مقوی دیر کے لئے اس کو تسلیم بھی کر لیا جائے کہ ہر مرض یا اکثر امراض کا سبب صرف جراثیم ہی ہیں لیکن پھر بھی صرف جراثیم کی ہلاکت کو علاج مرض سمجھ لینا ایک غلط نظریہ ہے کیونکہ مرض جن سبب

غذی پردے میں تحریک ہوگی تو قلب میں مہلن کا احساس ہوگا۔ اسی طرح جب دل کے ڈبنے کی صورت ہوگی تو دل کے اعصابی پردے میں تحریک ہوگی۔ دل کے پڑھ جانے سے خون کا دوران مگر وغذ کی طرف ہوگا۔ اور اعصابی تحریک اور قلب میں تسکین ہوگی جس سے قلب رطوبات سے بھول جائے گا۔

دل کے سکڑ جانے سے دل کے فعل میں ذاتی طور پر تحریک پیدا ہو جائے گی۔ اس وقت دوران خون احصاب کی طرف ہوگا۔ اور غذ میں سکون ہوگا۔ جگر میں سکون کی وجہ سے رطوبات جمع ہو جائیں گی۔ اس طرح بھول جائے گا۔ جب دل پھیل جائے گا تو غذی تحریک ہوگی گی اور احصاب میں سکون ہوگا۔ اسس وقت دوران خون قلب کی طرف ہوگا۔

ج:۔ جسم انسان میں غذا کو جڑ و بدن ہونے تک کتنے ہضم سے گزرنا پڑتا ہے۔
ج:۔ غذا کھانے کے بعد اسے مندرجہ ذیل ہضم میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ ۱۱۔ ہضم معدی ۱۲۔ ہضم کبدی ۱۳۔ ہضم عروقی۔ ۱۴۔ ہضم عضوی
ج:۔ چاروں ہضم کے فضلات کے نام بتائیے۔

ج:۔ ۱۱۔ پہلا ہضم معدہ و امعا کا ہے اس کا فضلہ براز ہے۔ ۱۲۔ دوسرے ہضم کبدی کا فضلہ بول ہے۔ ۱۳۔ تیسرے ہضم کا فضلہ پسینہ ہے۔ ۱۴۔ چوتھے ہضم عضوی کا فضلہ منی ہے۔

جب ہم غذا کھاتے ہیں تو وہ پہلے پہل معدہ و امعا میں یکتی ہے۔ پھر اس کا لطیف حصہ عروقی و سارایقہ کے ذریعے کبد (جگر) میں جلا جاتا ہے۔ بقایا مواد ایک فضلہ کی صورت میں یعنی پاخانہ بن کر باہر خارج ہو جاتا ہے۔ غذا کا لطیف حصہ جگر میں پیچ کر بھرکتا ہے۔ اس کے بعد اس کا اصل حصہ عروقی میں جلا جاتا ہے اور بقایا فضلہ بول کی شکل میں مثانہ میں جمع ہوتا رہتا ہے۔ اور بوقت ضرورت اخراج پاتا ہے۔

سے مرض رنج نہیں ہوتا بلکہ اعضا کی خرابی اور عنا صریکہ جملہ کیفیات کا اعتدال لازم ہے۔ ان کے اعتدال کی حالت میں مرض دور نہیں ہوتا۔ جراثیم دوبارہ پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً اگر کسی زخم کے جراثیم کار بالک یا دوسری جراثیم کش دوا سے ہلاک بھی کر دیئے جائیں تو پھر بھی زخم کا علاج اپنی جگہ قائم رہے کیونکہ جراثیم ہلاک ہونے سے فوراً زخم منڈل تو نہیں ہو جائے گا۔ بلکہ اس زخم کا علاج کرنا بھی باقی ہو گا۔ وہ علاج کیا ہے۔ وہ ہے اعضا کے افعال کی درستی۔ عنا صریکہ کی بیشی اور کیفیت کا اعتدال۔ ان تمام باتوں کا ذکر ایلو پیتھی میں کہیں نظر نہیں آتا جو اس کے غرض علی ہونے کی دلیل ہے۔

ب:۔ معده، مثانہ پھیپھڑے، دل، دماغ، جگر اور گردے وغیرہ میں مختلف علامات برل ظہور میں آتی ہیں۔ مثلاً دل میں کبھی حرکت تیز ہو کر اختلاج قلب کی صورت واقع ہو جاتی ہے۔ کبھی دل میں جلبي اور کبھی دل کے ڈوبنے کی صورت ہوتی ہے۔ اسی طرح جگر، دل کا پھیل جانا یا رطوبات سے بھول جانا اور کبھی ان کا سکڑ جانا وغیرہ اور یہ بھی بتایا جائے کہ ان اعضا کی غرض طبعی حالت میں دوران خون کی کیا حالت ہوتی ہے۔

ج:۔ قانون مفرد اعضاء میں معده، مثانہ پھیپھڑے اور گردے مفرد عضو نہیں ہیں بلکہ مرکب اعضاء ہیں۔ اعصاب، غدد اور عضلات سے۔ اس لئے جب ان مقامات کے کسی عضو کی بافت میں تحریک ہوگی تو جو علامات ظہور میں آئیں گی۔ وہ اس عضو کی فوری بافت کی تحریک سے بالکل مختلف ہوں گی۔ کیونکہ وہ بافتیں مختلف مزاج کے اعضاء سے بنی ہیں۔

اسی طرح چونکہ مفرد اعضاء دل، دماغ اور جگر پر بھی ایک دوسرے سے پڑے چڑھے ہوئے ہیں۔ اس لئے یہ ضرور سی ہے کہ کسی مفرد عضو کی ذاتی تحریک تحلیل اور تسکین کی علامات اس کے پردوں کی تحریک، تحلیل اور تسکین سے مختلف ہوں گی مثلاً جب دل کے حرم میں تحریک ہوگی تو اختلاج قلب ہو گا۔ جب قلب کے

عروقی مواد میں جب کیمیادی تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ تو اس کا لطیف حصہ اور اعلیٰ ترین حصہ اعضا میں پہنچ جاتا ہے۔ اور بقایا فاضل حصہ پسینہ کی صورت میں باہر خارج ہوتا رہتا ہے۔ اعضا میں مواد پختہ ہو کر اعضا کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ جو باقی بچتا ہے اس کا نام منی ہے۔ جو بوقت ضرورت خارج ہوتا ہے۔

ج۔ کیا دائیں اور بائیں گردے کے افعال و اثرات ایک ہی ہیں۔ یا جدا جدا ہیں دوسرے یہ بھی بتایا جائے کہ دائیں گردے پر کس حیاتی عضو کا اثر ہے۔ اور بائیں گردے پر کس عضو کا!

ج۔ دائیں اور بائیں گردے کے افعال ایک سے نہیں ہیں۔ بلکہ ایک دوسرے کے اثرات بالاضد ہیں۔ یاد رکھیں کہ دائیں گردے پر قلب و عضلات کی تحریکات کا اثر ہوتا ہے۔ خاص طور پر رنج گردہ اور پتھری گردہ اس کی تحریک سے عارض ہوا کرتا ہے۔ مذہن بول بھی اسی گردہ کی تحریک سے ہوا کرتا ہے۔ بائیں گردہ پر اعصاب و دماغ کی تحریکات اثر انداز ہوا کرتی ہیں۔ اسی گردہ کے فعل کی حجابی سے ذیابیطس اور مسلسل بول کی شکایت ہوا کرتی ہے۔

ج۔ عام طور پر یہ بات دیکھنے میں آتی ہے کہ غدی تحریک جگر کی بجائے گردوں میں زیادہ ہوتی ہے۔ حالانکہ تمام غدی نظام کا مرکز جگر ہے۔ اور گردوں کو ثانوی حیثیت حاصل ہے۔ براہ کرم ملاحظہ کریں کہ جگر کی بجائے گردوں میں غدی تحریک پیدا ہونے کے اسباب کیا ہیں۔ نیز ایسی صورت میں غدی تحریک کو گردوں سے جگر میں منتقل کرنے کے لئے کیا کرنا چاہیے۔ (حکیم دلاور علی بھٹی)

ج۔ یہ بات درست نہیں ہے کہ غدی تحریک جگر کی بجائے گردوں میں شروع ہو کیونکہ روح اور قوتیں ہمیشہ حیاتی اعضا سے دوسرے اعضا تک پہنچتی ہیں جو اس سے تعلق رکھتی ہیں۔ جگر صغیر روح اور قوت ہے۔ غدد کے لئے۔ غدد جسم

پھیلے ہوئے ہیں جیسے خچرے۔ گردے۔ انٹراہیلوں کے غدو گگلے۔ لنبیل اور کینج ران کے غدو۔ جہاں غدو نہیں ہیں وہاں غشائے مخاطی ہیں۔

اب اگر مگر کی بجائے دوسرے غدو یا غشائیں کوئی مہیج اخر کرے یا خون کی رساؤٹ ہو یا بوٹ و جنزو لگ جائے تو اس جگہ کے غدو یا غشائے مخاطی اپنے مرکز کو اطلاع بھیج دیتے ہیں جس سے جگر فوراً متحرک ہوتا ہے۔ اور طول کو حرارت و قوت سے لیس کر کے مقام ماؤف پر روانہ کرنا شروع کر دیتا ہے۔ جب تک وہاں کوئی مہیج یا سوزش قائم رہتی ہے۔ جگر وہاں حرارت و قوت بھیجتا رہتا ہے۔

بالکل اسی طرح دماغ ایک حیاتی مقصد اس کے تحت اعصاب ہیں جو تمام جسم میں پھیلے ہوئے ہیں۔ جسم کے اند یا باہر کوئی مہیج اخر کرتا ہے تو وہاں کے اعصاب فوراً دماغ کو مطلع کرتے ہیں۔ دماغ اپنی تحریکات مقام ماؤف پر رطوبات کی شکل میں بھیج دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اعصابی تحریک کی وجہ سے رطوبات نثر سے اخراج پاتی ہیں۔

تحریک کہیں بھی شروع ہو، فداً ان انسجہ کا مرکز تحریک میں آجاتا ہے۔ اس لئے میلڈو تحریک دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ ہر قسم کے مہیج کا اثر فوراً اعصائے رئیس تک پہنچ جاتا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ہر عضو کی تحریک کو دیکھیں کہ وہ مشینی صورت میں کام کر رہا ہے۔ یا کیمیاوی صورت میں۔ اگر اس مریض کی تحریک کیمیاوی طور پر کام کر رہی ہے۔ تو اس کے گردوں میں تحریک نہیں ہے اور اگر مگر کی مشینی صورت ہے تو اس کا اخر مگر سے لے کر انٹراہیلوں اور گردوں میں بھی ہوگا۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ مگر سے گردوں میں تحریک لے جانے کے لئے ہیں مگر کی غذائی اعصابی (مشینی) تحریک پیدا کرنی پڑے گی اور گردوں سے تحریک ختم یا کم کرنی ہو تو اعصابی غذائی تحریک پیدا کرنی پڑے گی۔

علامات پر سوالات

س ۱۔ علامات کی تعریف بیان کیجئے۔

ج ۱۔ ایسے نشانات جو مرض کی دلیل بن سکیں علامات کہلاتے ہیں۔ یہ نشانات اُس وقت تک ظاہر نہیں ہوتے جب تک مفرد اعضاء کے انفعال غیر طبعی نہ ہو جائیں س ۲۔ علامات کی اقسام اور ان کی مختصر تعریف کیجئے۔

ج ۲۔ علامات دو قسم کی ہوتی ہیں۔ (۱) صحت کی علامات (۲) مرض کی علامات صحت کی علامات کو علامات محمودہ اور مرض کی علامات کو نقصان دہ علامات کہا جاتا ہے۔

صحت کی علامات

جب انسانی اعضاء صحیح طور پر اپنے اپنے مفروضہ انفعال انجام دے رہے ہوتے ہیں تو اُس وقت طبیعت میں سکون اور خوشی کی علامات پائی جاتی ہیں۔ یہی صحت کی علامات کہلاتی ہیں۔ دوسرے لفظوں میں طبیعت مدبرہ کے سہ ضروریہ پر جتن میں (۱) ہوا (۲)

ماکول و مشروبات (۳) حرکت و سکون بدنی (۴) حرکت و سکون نفسانی (۵) زینہ و بیداری (۶) اجتناب و استفراغ شامل ہیں۔ کنٹرول سے جو علامات ظاہر ہوتی ہیں وہ صحت کی علامات کہلاتی ہیں۔ تہ ضروریہ کی حقیقت اور ان کی ضرورت کی تشریح اسباب کے بیان میں دیکھیں۔

مرض کی علامات

جب انسانی اعضاء اپنے اپنے مفروضہ انفعال صحیح طور پر انجام نہیں دے رہے ہوتے تو اُس وقت طبیعت میں بے چینی اور فزعِ مردگی کی علامات پائی جاتی ہیں مرض کی صورت میں طبیعت کے تہ ضروریہ پر کنٹرول نہ کر سکے سے جو علامات غیر طبعی ظاہر ہوتی ہیں یہی

مرض کی علامات ہیں۔ مثلاً انسان کو ہوا کی ضرورت ہے۔ انسان کے ہوائی اعضا پھیپھڑے ہیں۔ پھیپھڑوں کے ہوا پر مکمل کنٹرول نہ رکھ سکنے سے مختلف قسم کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

کبھی پھیپھڑوں میں طغم کے اجتماع سے ہوا پورے طور پر داخل نہیں ہو سکتی جس کے حاصل کرنے کے لئے پھیپھڑوں کو بار بار حرکت کرنی پڑتی ہے اس طرح کبھی دم دم گھٹتا ہے کبھی دم کی صورت واقع ہو جاتی ہے۔ جو انفرادی سوتے وقت منہ کو کھلا رکھتے ہیں۔ ان کے پھیپھڑوں میں بھی نقص ہوتا ہے۔ جس سے ہوا پوری مقدار میں داخل نہیں ہو رہی ہوتی اس لئے ہوا ضرورت کے مطابق حاصل کرنے کے لئے وہ اپنے منہ کو کھلا رکھتے ہیں۔

ماکولات و مشروبات انسان کے لئے غذا ہیں۔ ان کے متعلق ہر شخص جانتا ہے کہ کبھی اسے پیاس لگتی ہے۔ کبھی شدید پیاس لگتی ہے۔ اسی طرح کبھی بھوک بند ہو جاتی ہے۔ بلکہ کھانا کھانے سے نفرت ہو جاتی ہے۔ کبھی اتنی بھوک لگتی ہے کہ یہ ہضمی ہو جاتی ہے۔

حرکت و سکون بدنی کی صورت میں کبھی انسان اپنے اندر اتنی کمزوری محسوس کرتا ہے کہ حرکت کرنا پسند نہیں کرتا۔ کبھی ضرورت سے بھی زیادہ حرکات جسمانی کرتا ہے جس کے نتیجہ میں اس کے لئے سکون ضروری ہو جاتا ہے۔ اس لئے ضرورت سے زیادہ حرکت اور ضرورت سے زیادہ سکون انسان کے لئے بغیر طبعی ہے۔ اسی طرح حرکت و سکون نفسانی اور نیند و بیداری اور احتباس و استقراغ سے غیر طبعی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ جو مختلف امراض کی علامات میں شامل ہیں انسان میں جو بھی غیر طبعی علامات ظاہر ہوتی ہیں وہ ان اسباب مستہ ضروریہ سے باہر نہیں ہوتیں۔

اب میں بڑی بڑی علامات کی تحریکات اور ان کا اعضا کے ساتھ تعلق بیان کرتا ہوں جن کو بڑے بڑے جگہ دہری قسم کے اطباء نے امراض کا نام دے کر لمبے چوڑے باب لکھے ہیں۔ جو حقیقت میں امراض کی بجائے علامات ہیں۔

س:- بعض مریضوں کے جوڑوں میں شدید درد ہوتا ہے۔ حالانکہ جوڑوں کے مقام پر کسی قسم کا ابھار یا غیر طبعی علامات ظاہر نہیں ہوتیں۔ لیکن اس کے برعکس بعض مریضوں میں جوڑوں کے مقام پر درم یا ابھار نمایاں ہو جاتا ہے۔ لیکن درد اتنی شدت سے نہیں ہوتا۔

ج:- بڑی بڑی لمبی کتب میں جوڑوں کے امراض یا امراض مفصل کے تحت خاص باب لکھے ہیں۔ کہیں گنٹھیا۔ کہیں تخرج المفاصل امراض کے نام لکھ کر ان کی علامات اور ان کا علاج لکھا گیا ہے۔ حالانکہ یہ سب علامات ہیں نہ کہ امراض۔

جوڑوں کے مقام پر نہ درد کا ہونا مرض ہے نہ ان میں درم مرض ہے اور نہ ہی ان کا پتھر اجانا مرض ہے بلکہ یہ تو مختلف امراض کی علامات اور نتائج ہیں۔ مثلاً جب جوڑوں کے مقام پر درم کے ساتھ درد ہوگا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جوڑوں کے مقامی غدو میں شدید تحریک ہے۔ جس سے جوڑوں کے عضلات میں تحلیل ہو کر رطوبات جمع ہو چکی ہیں جو اعصابی نظام پر دباؤ ڈال رہی ہیں۔ جس سے درد کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ غدی عضلاتی تحریک ہے

تخرج المفاصل یا جوڑوں کے پتھر اجانے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ جوڑوں کے مقامی عضلات میں شدید تحریک ہو جاتی ہے جس سے جوڑوں کی مقامی رطوبات خشک ہو کر لبتہ ہو جاتی ہیں۔ نتیجہ کے طور پر وہ مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ جو رطوبات سے حاصل ہوتا ہے۔ مثلاً رطوبات جوڑوں کے حرکت کرنے کے لئے گریس کا کام دیتی ہے جن کے لبتہ ہونے یا نہ ہونے سے جوڑ حرکت نہیں کر سکتے۔ جب گورہ

بھی حرکت کی کوشش کی جاتی ہے تو شدید درد ہوتا ہے۔ جو ضروری ہے یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح حرکت کرنے والے پُرنے ایک دوسرے کے اندر چلتے ہیں اگر گریس یا تیل مناسب مقدار میں ہوتا ہے۔ تو وہ ٹھیک حرکت کرتے ہیں اور جب ان میں گریس یا تیل خشک ہو جاتا ہے۔ تو وہ ایک دوسرے کی دگر سے گھسنے لگتے ہیں۔ جب جوڑوں میں رطوبات خشک ہو جاتی ہیں تو ان میں ٹوٹ پھوٹ اور گھسنے کی صورت پیدا ہو جائے گی۔ لیکن چونکہ انسان بالمشعوبہ اس لئے وہ ایسی صورت نہیں ہونے دے گا۔

یاد رکھیں کہ جوڑوں کو پتھرا جانا عضلاتی اعصابی تحریک ہوتی ہے جس کا متعلق قلب سے ہے قانون مفرد اعضاء میں قلب بیمار ہے جس کی علامات کا نام نخر مقابل یا گنٹھیا رکھا گیا ہے۔

علاج چونکہ نخر مقابل اور گنٹھیا عضلاتی اعصابی تحریک کا مظہر ہیں جسم میں سردی خشکی کی کثرت ہوتی ہے اس لئے عضلاتی غدی ادویہ کھانے کے لئے دیں اور عضلاتی غدی روغن کی مقامی طور پر مالش کرائیں لطفاً بہت جلد سب رطوبات تحلیل ہو جائیں گی جوڑوں میں درد اور پتھراؤ ختم ہو کر صحت ہو جائے گی۔ ضرورت کے مطابق غدی عضلاتی ملین و مسہل کھانے کے لئے اور غدی عضلاتی مسہل مقامی طور پر لیسپ کے لئے دے سکتے ہیں جس سے بہت جلد حرارت جمع ہو کر بھی ہوئی رطوبات تحلیل ہو جائیں گی اور جوڑ بغیر درد کے حرکت کرنے لگیں گے۔

یاد رکھیں کہ غدی عضلاتی ملین و مسہل کھانے اور غدی عضلاتی مسہل مقامی طور پر لگانے سے جوڑوں میں سوجن یا آماں آجایا کرتا ہے جس سے گھبراہٹیں چاہیے صرف دوا کی مقدار کم کر دی جائے یا لیسپ والی دوا کا وقفہ پڑھا دینا چاہیے

عام طور پر تو لیپ روزانہ کیا جاسکتا ہے۔ اگر سو جن ہو جائے تو لیپ کی دوا روک دی جائے۔ جو بھی سو جن کم ہوگی۔ جوڑوں کی حرکات درست ہو جائیں گی اور درد کو آرام آ جائے گا۔

س:- مشینی مرض و کیمیاوی مرض سے کیا مراد ہے

ج:- جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے کہ مرض صرف اعضاء کو لگتا ہے یا مریض صرف اعضا ہوتے ہیں۔ ان کی بے چینی اور ان کے غیر طبعی افعال علامات کہلاتے ہیں۔ اس لئے جب بھی کسی عضو میں تحریک شدید ہو کہ غیر طبعی افعال پیدا ہو جائیں تو اس وقت مشینی مرض ہوگی اور اس عضو کے غیر طبعی افعال مشینی مرض کی علامات کہلائیں گے۔ جب کسی عضو کی مشینی تحریک مکمل ہو جائے گی یا انتہا کو پہنچ جائے گی تو اعضا کے فطری تعلق کی وجہ سے ممکن عضو میں رد عمل کے طور پر تحریک شروع ہو جائے گی جو اس عضو کی کیمیاوی صورت ہوگی جو مریض کے لئے شفا کا باعث ہوگی۔ لیکن اگر اس عضو کی کیمیاوی تحریک غیر طبعی صورت اختیار کر جائے تو وہ کیمیاوی مرض کہلائے گی۔ دوسرے لفظوں میں جب کسی عضو کی مشینی تحریک یا مرض ہوگی تو وہ اپنی پیدا کردہ خلط کو تیزی کے ساتھ باہر خارج کر رہا ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ مشینی تحریک یا مرض کا مریض بہت جلد مر جاتا ہے۔

دماغ و اعصاب کی مشینی تحریک یا مرض میں ہیضہ۔ سرنام۔ بلغمی تے اور دست وغیرہ شامل ہیں قلب و عضلات کی مشینی تحریک یا مرض میں خونی دست۔ خونی تے۔ منویا اور درم قلب وغیرہ شامل ہیں جگر و غدہ کی مشینی تحریک یا مرض میں درم و در دجگر۔ صفراوی تے اور خندیدہ پیش و غیرہ شامل ہیں۔

کیمیاوی تحریک یا مرض میں متعلقہ عضو اپنی پیدا کردہ خلط کو جسم و خون میں اکٹھا کر رہا ہوگا۔ جو ظاہری علامات سے بھی واضح ہوگا۔

مثلاً دماغ و اعصاب کی کیمیاوی تحریک میں انتہائی موٹاپا۔ یرقان اصفر یا خرن کی کمی سے جسم کا سفید ہو جانا۔ قلب و عضلات کی کیمیاوی تحریک یرقان اسود یعنی سودا کی زیادتی۔ اچھارا۔ غدد و جگر کی کیمیاوی تحریک میں یرقان اصفر جسم کا زرد ہو جانا۔ چہرے اور ہاتھ پاؤں کی سو جین وغیرہ۔

س:- جب کوئی کیمیاوی مرض ہو تو اس کا علاج کیا ہے۔

ج:- جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے کہ جب کوئی عضو اپنی مخصوص خلط بڑھاتا ہے۔ لیکن اس کا اخراج نہیں کرتا۔ کیمیاوی مرض کہلاتا ہے جیسے جگر جب صفرا پیدا کرنے کے ساتھ اس کا اخراج نہیں کرتا تو یرقان ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس کا اصل علاج یہ ہے کہ صفرا کی پیدائش کے ساتھ اس کا اخراج بھی شروع کر دیا جائے۔ چونکہ کیمیاوی تحریک میں عضو کی تحریک ناممکن ہوتی ہے۔ جس سے عضو خلط کو خارج نہیں کر سکتا اس لئے عضو مخصوص کی تحریک کو اس حد تک تیز کر دیا جائے کہ وہ عینی صورت اختیار کر جائے۔ اس طرح خلط کی پیدائش بھی جاری رہتی ہے اور اس کا اخراج بھی شروع ہو جاتا ہے۔ جس سے فوراً ہی جسم کا رنگ صاف اور اس خلط کے براہ جانے کی وجہ سے جو تکالیف ہوتی ہیں سب رفع ہو جاتی ہیں۔

مثلاً غدی عضلاتی جگر کی کیمیاوی تحریک ہے۔ جس سے یرقان ہو جاتا ہے اور غدی اعصابی جگر کی مشینی تحریک ہے جس سے صفرا اخراج پا کر یرقان دور ہو جاتا ہے۔ یاد رکھیں کہ یرقان کے مریض کا علاج کرنے میں بے حد غلطیاں کی جاتی ہیں۔ مثلاً جب بھی کسی حکیم کے پاس یرقان کا مریض جاتا ہے تو اسے گرمی کی زیادتی خیال کرتے ہوئے فوراً ہی ٹھنڈے شربت۔ ٹھنڈی غذائیں اور بار دقسم کی ادویات دی جاتی ہیں جو طب یونانی کے قوانین کے خلاف ہے۔ اس طرح نہ صرف مرض بگڑ جاتا ہے بلکہ ہمیشہ کے لئے حکما کے تجربات کا نشانہ بنا رہتا ہے۔ جب بار بار مرد قسم کی

اشیاء سے مریض ٹھیک ہونے کی بجائے بگڑا جاتا ہے تو معالج سوچنا ہے کہ سیدھا سرد اور مسکن قسم کی اشیاء استعمال کی ہیں۔ پھر اگر کم کیوں نہیں آتا آخر معالج تنگ آکر مریض کا علاج چھوڑ دیتا ہے۔

فرنگی ڈاکٹروں کے پاس تو اس کا قطعاً علاج نہیں ہے۔ وہ تو ایسے مریض کا علاج کرتے جہنم دہشت میں چرکے ڈاکٹر گرمی سردی اور مزاج کے قائل نہیں ہیں اس لئے وہ کسی قانون و اصول کے پابند نہیں ہوتے۔ وہ اپنے خیال کے مطابق جس دوا کو مفید سمجھتے ہیں استعمال کراتے ہیں جب خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلتا تو علاج چھوڑ دیتے ہیں اور مریض سے صاف کہہ دیتے ہیں کہ بھئی ہمارے پاس اسس کا کوئی علاج نہیں ہے۔

یاد رکھیں کہ یرقان میں صفرا کی زیادتی اور کیفیات طود پر گرمی خشکی کی زیادتی ہوتی ہے۔ قانون مفرد اعضاء اور طب یونانی میں کسی حلقہ اور کیفیات کو یکسر ہل نہیں دیا جاتا بلکہ بڑھی ہوئی غلطی کا اخراج کیا جاتا ہے اور کیفیات میں دو کیفیات بدلنے کی بجائے ایک کیفیت تبدیل کی جاتی ہے۔ چونکہ صفرا کا مزاج گرم خشک ہے اس لئے دونوں کیفیات بدلنے کی بجائے ایک کیفیت بدل جائے گی جو یوں ہوگا کہ گرمی خشکی کی بجائے گرمی تری پیدا کی جائے گی۔ اس طرح نہ صرف مریض بہت جلد تندرست ہو جائے گا بلکہ ہمیشہ کے لئے صفراوی امراض سے محفوظ رہے گا۔

اس لئے قانون مفرد اعضاء کے حاکمین کو چاہئے کہ جگر کی کیمیائی تحریک کا مریض جب بھی ان کے پاس علاج کے لئے آئے تو گرم تر رخی (اصحابی) اور وہ اشیاء اداہ اغذیہ استعمال کرائی جائیں۔

س۔۔ کسی عضو کا اپنے حجم میں بڑا ہو جانا کون سی تحریک ہے اور وہ کیونکر بدھوتا ہے؟
جے کسی عضو کے غلظت کے باوجود اس میں درد بھی نہیں ہوتا اور اسے کہے اس کی

اصل حالت پر لایا جاسکتا ہے۔

ج :- قانون مفرد اعضاء میں اعضاء کے افعال کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(۱) کبھی کسی عضو رئیس کے فعل میں تحریک ہوتی ہے۔ (۲) کبھی کسی عضو رئیس کے

فعل میں تحلیل ہوتی ہے جس سے عضو رئیس حرارت و تحلیل کی وجہ سے پھیل جاتا ہے

(۳) کبھی عضو رئیس کے فعل میں سکون ہو جاتا ہے۔ جس سے اس میں رطوبات رکنا

شروع ہو جاتی ہیں۔ رطوبات کے اجتماع سے عضو رئیس پھول جاتا ہے۔ جس کا دوسرا

نام عظم ہے۔ مثلاً عظم جگر، عظم طحال اور عظم قلب وغیرہ۔

چونکہ عضو رئیس میں رطوبات کا اجتماع ہوتا ہے اس لئے وہ عضو میں مسکن تھوڑا کام

کرتی ہیں جس سے عضو متعلقہ میں درد وغیرہ نہیں ہوتا۔

علاج جب کسی عضو میں سکون ہو کر رطوبات جمع ہو جائیں جس سے وہ اپنے

اجم میں پھول جائے تو اس کا علاج تحریک سے کرنا چاہیے، نہ تحلیل

سے جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے کہ تحریک سے عضو میں سیکڑ واقع ہوتا ہے۔ اس لئے

جب بھی ایسے عضو کو تحریک میں لایا جائے گا وہ اپنے حجم میں سکڑے گا جس سے اس

میں پھڑکی صورت واقع ہو جائے گی اور تمام رطوبات نکل جانے کے بعد عضو متعلقہ

اپنی اصلی حالت پر آجائے گا۔

یہ بات یاد رکھیں کہ جب عظم طحال ہو یا جب عظم جگر و عظم طحال ہر دو اکٹھے ہوں تو

عضلاتی غذا و ادویات استعمال کی جائیں اور جب صرف عظم جگر ہو تو غذای عضلاتی

یا غذای اعصابی ادویات استعمال کی جائیں۔

ص :- فالج کس وجہ سے ہوتا ہے اور اس کی کتنی اقسام ہیں۔

ج :- کسی عضو میں انتہائی تحلیل ہو کر فالجی کیفیت واقع ہو جاتی ہے۔ تحلیل کے سوا

کسی عضو میں فالج نہیں ہو سکتا فالج کی تین اقسام ہیں (۱) دائیں طرف کا فالج (۲)

بائیں طرف کا فالج ۱۴، پچھلے دھڑکا فالج یا فالج اسفل

س:- فالج کے مقام پر تحلیل تسلیم کی جائے تو تحریک کس عضو میں ہوگی؟

ج:- ہر سوال جسم انسان کی تقسیم بالا اعضاء کے تحت حل ہو جاتا ہے۔ یعنی جس مقام یا عضو میں فالج ہو رہا ہے اس سے اگلے یعنی بعد والے عضو میں تحریک ہوگی مثلاً دائیں کندھے سے لے کر دائیں ٹانگ پر عضلاتی دباؤ ہے۔ اگر دائیں ٹانگ اور دائیں بازو مفلج ہو تو بائیں طرف جہاں غذا کی حکومت ہے۔ تحریک ہوگی معنی ذی اعصابی تحریک ہوگی

اسی طرح اگر بائیں بازو اور دائیں ٹانگ میں فالج ہو تو اعصابی عضلاتی تحریک ہوگی کیونکہ بائیں طرف ذی دباؤ ہو رہا ہے جہاں اعصابی تحریک ہے ہی تحلیل ہو سکتی ہے۔ یہ بھی یاد رکھیں دائیں فالج کے مریض کی حس و حرکت بالکل بند ہوتی ہے۔ کیونکہ عضلاتی تحلیل سے فالجی کیفیت اور اعصابی سکون سے جس مفقود ہوگی۔

س:- فالج اسفل یعنی پچھلے دھڑکا فالج کس تحریک میں ہوتا ہے؟

ج:- فالج اسفل عضلاتی غذا کی تحریک سے ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دائیں طرف عضلاتی دباؤ کی انتہا ہوتی ہے اور بائیں طرف اعصابی دباؤ کی ابتدا ہوتی ہے اس لئے جب عضلات میں غدیہ تحریک ہوتی ہے۔ تو اعصابی تحلیل کی وجہ سے فالج ہو جاتا ہے جس سے حس و حرکت بند ہو جاتی ہے۔

اگلے صفحہ پر تصویر نمبر ۱ میں اعضاء کے رشتے کی تحریکات کا انسان کے جسم میں جن جن مقامات پر اثر پڑتا ہے۔ دکھایا گیا ہے۔ اس میں جسم انسان کو تینوں اعضاء ریشہ کے تحت تین حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ہر عضو کی تحریک اور اس کے مقام کا تعین کر دیا گیا ہے۔ مثلاً دائیں طرف کا بازو و سینہ اور دائیں کمر ٹانگ پر کھلب و عضلات کی تحریکات کا اثر پڑتا ہے اور بائیں طرف کا چہرہ بائیں بازو اور

جسم انسان پر تحلیل کا اثر



باہمال سینہ اور بائیں ٹانگ
ہمک غدد و مگر کی تحریکات
کا اثر پڑتا ہے۔

بائیں ٹانگ اور دائیں طرف
کا سر اور چہرہ پر اعصاب و
دماغ کی تحریکات چلتی ہیں۔
یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ
جب بھی ان مقامات میں
تحلیل شدید ہو جائے گی۔ تو
وہاں فالج کا نا ضروری
ہے اس لئے جس مقام پر شرف
فالج ہو تو سمجھ لینا چاہیے کہ
ان اعضاء میں تحلیل ہے۔ بنض
و فارورہ دیکھنے سے تشخیص
میں اور بھی آسانی ہو جائے
گی۔ تصویر نمبر ۱ میں دایاں
بازو و کندھا دایاں سینہ
و مکمل ٹانگ۔ عضلات و

قلب کی تحریکات اور ان کے دباؤ کا مقام دکھایا گیا ہے۔ اور تصویر نمبر ۲
میں دایاں کندھا۔ بازو و دایاں سینہ و مکمل ٹانگ منظر دکھائے گئے ہیں
اس لئے ان حصوں کے عضلات میں انتہائی تحلیل ہے۔ قانون مفرد اعضاء میں

اگر عضلات میں تحلیل ہو تو غدد میں انتہائی تحریک ہوگی اور اعصاب میں تحلیل
سکون۔ یعنی جب دایاں فالج ہوگا تو غدی اعصابی تحریک ہوگی
دائیں طرف کا فالج



تصویر نمبر ۱ بائیں چہرہ بائیں
بازو دکھاتا اور بائیں سینہ و
بائیں ٹانگہ یک غدد کا خرد اور
دباؤ دکھایا گیا ہے۔

تصویر نمبر ۲ میں ان حصوں کو
منفلوج دکھایا گیا ہے جس کا
مطلب یہ ہے کہ ان مقامات
کے غدد میں انتہائی تحلیل
ہے۔ تانوں مفرد اعضاء
میں جب غدد میں تحلیل
ہوتی ہے تو اعصاب میں
تحریک ہوتی ہے۔ اس
لئے بائیں طرف کا فالج
اعصابی عضلاتی تحریک ہے
ہوگا۔ تصویر نمبر ۱ میں بائیں
ٹانگہ اور دایاں چہرہ دوسری

اعصاب اور دماغ کا دباؤ دکھایا گیا ہے اور تصویر نمبر ۲ میں بائیں ٹانگہ اور دایاں
ٹانگہ منفلوج دکھائی گئی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ان مقامات کے اعصاب میں
تحلیل ہے۔ تانوں مفرد اعضاء میں جب اعصاب میں تحلیل ہوتی ہے تو عضلات

میں انتہائی تحریک ہوتی ہے اس لئے فاج اسفل عضلاتی غدی تحریک سے بڑا ہے۔
تصویر ہذا میں بائیں ہانگ



اور دایاں سر و چہرہ میں اعصاب و دماغ کا دباؤ ظاہر کیا گیا ہے۔
لیکن تصویر ہنرم میں دائیں سر و چہرہ میں فاج دکھانے کی بجائے دائیں ہانگ پر فاج دکھایا گیا ہے۔ اور ہوتا بھی یہی ہے۔ کیوں!

ج۔ چونکہ بائیں ہانگ پر اعصابی دباؤ ہے اس لئے جب عضلاتی تحریک انتہا پر ہوگی تو بائیں ہانگ منفلوج ہو جائے گی۔ دوسری ہانگ کے منفلوج ہونے کی وجہ تو وہ یوں ہے کہ دائیں

ہانگ پر عضلات کا انتہائی دباؤ ہے جب اس مقام پر عضلاتی غدی تحریک انتہا کو پہنچ جائیگی جس سے اس جھد کے اعصاب میں بھی انجائی تحلیل ہو جائے گی نتیجہ کے طور پر اعضائی تحریکات (NERVES BREAK BOUN) رک جائیں گی اس لئے جب عضلات کو حرکت کے لئے تحریکات ہی نہیں ملیں گی۔ تو وہ حرکت

ہی نہ ملیں گی تو وہ حرکت کیسے کریں گے۔ اس لئے عضلاتی غدی فالج ہو سکتا ہے اس فالج میں حرکت کے ساتھ احساس بھی مفقود ہوگا۔

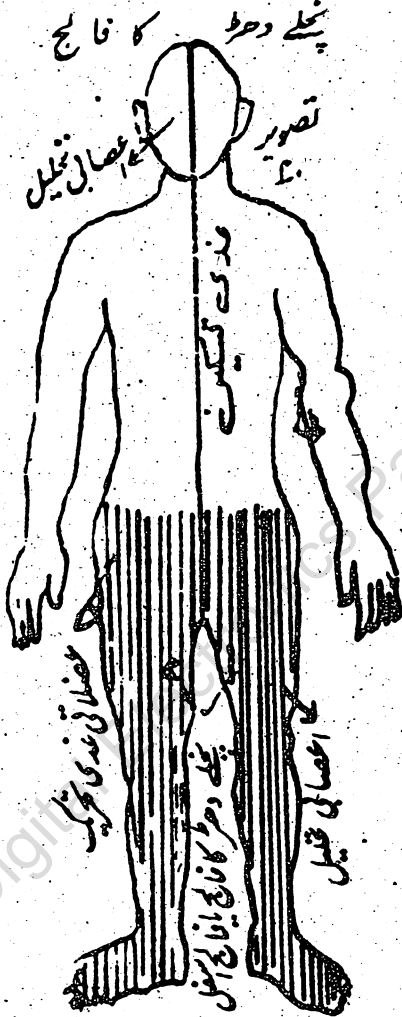
س:- بایں چہرہ، بایں بازو اور بایں ٹانگہ میں اگر فالج ہو تو کیا اس میں بھی حس و حرکت دونوں بند ہو جائیں گی؟

ج:- کسی بھی فالج میں حرکت کا بند ہونا تو ضروری ہے۔ رہا احساس کا اس فالج میں بند ہونا۔ تو یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بایں طرف کے فالج میں اعصابی عضلاتی تحریک ہوتی ہے۔ چونکہ اس فالج میں غدی تحلیل اور عضلاتی سکون ہوتا ہے۔ اس لئے بایں طرف حرکت بند ہوگی لیکن حس برائے لمس پہلے سے بھی زیادہ ہوگی اس کی وجہ یہ ہے کہ اعصاب ہی حواس خمسہ ظاہری و باطنی کے ذمہ دار ہیں جب ان میں تحریک ہوگی حس کا زیادہ ہونا ضروری ہے۔

س:- کسی عضو کا بے حس ہونا کون سی تحریک ہے؟

ج:- اگر کوئی عضو حرکت نہ کرے لیکن احساس نہ کرے۔ یعنی گرم سرد چیز کھانے یا پھونکے سے کچھ محسوس نہ ہو تو یہ مسئلہ قوت احساس کے تحت حل ہو جاتا ہے۔ یعنی حواس خمسہ ظاہری کے مرکز میں ضعف واقع ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ سرد قسم کی بعضی رطوبات عضلاتی اعصابی تحریک سے سرد و بے حس ہو گئی ہیں جن کی وجہ سے اعصاب مٹی ہو جاتے ہیں اور عصبی تحریکات رُک جاتی ہیں اور احساس ختم ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت کا علاج عضلات کو اور تحریک دینا ہے۔ جس سے حرارت بڑھ کر سرد رطوبات کو تحلیل کر دے گی اور باہر نکال دے گی۔ نتیجہ کے طور پر اعصاب گرم ہو کر احساس کو نا شروع کر دیں گے یہی وجہ ہے کہ کچھ جانفصل اور لوہنگ وغیرہ اعصابی احساس کو بیدار کرنے کے لئے تریاق سمجھے جاتے ہیں جو سب کے سب عضلاتی غدی ہیں۔

کیسے کریں گی۔ اس لئے لامحالہ دوسری ٹانگ عی مفلوج ہو جائے گی۔
 ص:- قانون مفرد اعضاء میں یہ بات مسلمہ ہے کہ قلب و عضلات حرکت کے اعضاء ہیں



ان کے افعال میں سستی یا
 ضعف اعصابی یا غدی تحریک
 میں ہوتا ہے عضلاتی تحریک
 کی صورت میں کسی عضو کی حرکت
 بند ہو جانا کیسے ہو سکتا ہے۔
 ساتھ ہی بتایا جائے کہ عضلاتی
 غدی فالج کیسے ہو سکتا ہے۔
 جبکہ عضلات میں تحریک
 ہوتی ہے۔

ج:- یہ درست ہے کہ قلب و
 عضلات حرکت کے اعضاء
 ہیں اور ان میں ضعف یا
 سستی اعصابی یا غدی
 تحریک میں ہو سکتی ہے۔
 لیکن عضلات تو حرکت
 اس وقت کرتے ہیں جب

ان میں اعصاب اور دماغ حرکت کے لئے تحریکات بھیجتے ہیں چونکہ عضلاتی غدی
 تحریک میں اعصاب و دماغ میں انتہائی تحلیل کی وجہ سے تحریکات براے عضلات
 رُک جاتی ہیں۔ اس لئے جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے عضلات کو حرکت کے لئے تحریکات

س :- کوئی ایسی تحریک بھی ہے جس میں قوت کا احساس ختم نہ ہو؟
 ج :- قوت احساس اعصابی تحریک میں ختم نہیں ہوتی بلکہ زیادہ ہوتی ہے جس کی وجہ
 یہ ہے کہ اعصاب و دماغ حواس خمسہ ظاہری و باطنی کے مرکز ہیں اس لئے اعصاب
 تحریک میں حواس خمسہ ظاہری میں کسی ایک قوت کے بھی کم ہونے کا سوال ہی پیدا
 نہیں ہوتا یاد رکھیں کہ اعصابی تحریک میں حواس خمسہ ظاہر و باطنی انتہائی تیز
 ہوتے ہیں۔

س :- ہاتھ پاؤں کی جلن، سینہ کی جلن، زکام، کھانسی وغیرہ کیا یہ گرمی کی علامات ہیں؟
 ج :- جانا چاہیے کہ جسم میں جہاں کہیں بھی سوزش اور جلن پائی جائے گی وہ گرمی کی
 زیادتی کی علامات نہیں ہوں گی البتہ ترشی اور ترشہ کی علامات کہی جاسکتی ہیں ترشی
 اور ترشہ کا مزاج سرد خشک ہے اس لئے منہ جہ بالا علامات گرمی کی علامات نہیں
 ہیں البتہ سردی خشکی کی علامات کہی جاسکتی ہیں۔

یاد رکھیں کہ خشک نزلہ زکام اور کھانسی کی جلن، پیٹ اور سینہ کی جلن، جسم پر گرمی
 دالوں کی جلن، پشیاہ اور پاخانے میں جلن اور سوزش بلکہ پیاس تک حرارت
 کی علامات نہیں ہیں بلکہ حرارت کی طلب کی علامات ہیں ان کے علاج میں کبھی
 بھی دافع حرارت اور ٹھنڈے مشروبات استعمال نہ کریں بلکہ گرمی پہنچائیں اور
 گرم ترادوبات یا گرم قبوہ پلائیں۔

س :- کیا بخار جو حرارتِ غریبہ ہے یہ خیر یا ترشی کی وجہ سے ہوتا ہے؟

ج :- جسم کے جس حصہ میں رطوبات اٹھی ہو جائیں اور کچھ عرصہ تک اخراج نہ پائیں
 تو ان میں فطری طور پر خیر اور ترشی کا اثر ہونا شروع ہو جاتا ہے یعنی ان میں تعفن
 اور خیر پیدا ہونا شروع ہو جائے گا بنتو کے طور پر اس حصہ جسم میں خیر کی زیادتی ہو جائیگی
 ان رطوبات کا تعفن، خیر اور ترشی دماغ پر فساد سوزش اور حرارت کی زیادتی کر

وے گا۔ لیکن یہ حرارت غریبہ ہوگی جس سے عام طور پر بخار چرہ جاتا ہے۔ یہ حرارت طریبہ دراصل حرارت غریبہ کا فقدان ہے۔ قدرت حرارت غریبہ سے جسم کی حفاظت کرتا ہے جو بنی خمیر و بعض ختم ہو جاتا ہے حرارت غریبہ دور ہو جاتی ہے۔

س:- کیا حرارت طریبہ یعنی بخار میں پسینہ آوے یا دافع بخار یا سردا دہیہ استعمال کرانی جا سکتی ہیں؟
ج:- بخار کی حالت میں حرارت غریبہ خود اس امر کا اظہار کر رہی ہوتی ہے کہ جسم میں اصل یعنی حرارت غریبہ کی کمی ہے وہاں پر اس کمی کو پورا کرنا چاہیے لیکن دافع بخار یا معرق یا مادہ ادویات جو خود معراج حرارت ہیں قوت مدبرہ اور اعضائے متعلقہ کو کم کر دیں گی اس لئے بخار اُتارنے کے لئے حرارت غریبہ پیدا کی جانے یہ مقصد ان ادویات سے بخوبی حل ہو جاتا ہے جو دافع بعض خمیر اور ترشی ہوتی ہیں۔

س:- استاد صاحب کی کئی کتب میں طحال و غد جاذبہ کو عضلات کے ماتحت لکھا ہے حالانکہ قلب عضلاتی مادہ سے بنا ہے۔ اور طحال و غد جاذبہ غدی مادہ سے بنے ہیں برائے مہربانی اس تضاد کو دور کر دیں

ج:- استاد صاحب نے اپنی کتب میں کہیں یہ نہیں لکھا کہ طحال و غد جاذبہ عضلاتی مادہ سے بنے ہیں۔ بلکہ انہوں نے بڑی وضاحت سے لکھا ہے کہ غد جاذبہ غدی مادہ سے بنے ہیں۔ اور یہ جگر و غد کے تحت کام کرتے ہیں۔

جہاں تک عضلات کے ماتحت کام کرنے کا تعلق ہے وہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح غد ناقلم کو اعصاب کے تحت کام کرنیکا لکھا ہے مثلاً تحقیقات حمیات کے صفحہ ۴۶ پر غد کے انفعال کے متعلق آپ لکھتے ہیں کہ عام غد کے انفعال کے متعلق یہ سمجھ لیں کہ وہ اعصاب کی تیزی سے طوبات کا ترشہ کرتے ہیں اور عضلات کی تیزی سے رکتے ہیں۔ یاد رکھیں طحال و غد جاذبہ غدی مادہ سے بنے ہیں۔ وہاں وہ جگر کا مزاج ہی رکھتے ہیں۔

س:- معروض دارام کی کتاب کے صفحہ نمبر ۲۹ پر جب غدی سردش ہوتی ہے تو سرجی

خون کی نہیں ہوتی ہے جس میں سرخی نہیں ہوگی لیکن صفحہ ۲۶ پر ہے کہ اگر سوزش السجود قشری میں ہوگی تو درم کے ساتھ خون کا بہاؤ زیادہ رہتا ہے اور صفحہ ۲۹ پر ہے کہ جب سوزش اعصابی ہوگی تو درم کی صورت تہوج کی ہوگی جس میں سرخی کم اور مائیت بہت زیادہ ہوگی۔

ج :- جہاں تک درم کا تعلق ہے ہر عضو کی سوزش یعنی درم میں سرخی ضروری ہے کیونکہ درم کے مقام پر خون کی کثرت ہوتی ہے۔ غذائی تحریک میں جب سوچن واکس ہوگی تو اس میں عضلاتی تحلیل کی رطوبت ہوگی جس میں درد و حیرہ نہیں ہوگا لیکن اگر عند جگر کی انتہائی تحریک غذائی اعصابی سے سوچن ہوگی تو اس میں سرخی اور درد ہوگا اعلیٰ تحریک سے یا اعصابی السجود میں سوزش سے درم میں سرخی کم اور سفیدی زیادہ ہوگی کیونکہ اس میں سرد قسم کی غلیظہ بنم ہوتی ہے۔ اس کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ جیسے چمک میں یہ غذائی تحلیل کی رطوبات ہوتی ہیں۔

یاد رکھیں کہ ایسی سوچن اور اکاس و اجماد کو ہم درم نہیں کہہ سکتے جس میں درد نہ ہو کیونکہ درم میں خون و درد۔ جلن اور بے چینی کا پایا جانا ضروری ہے لیکن اچھے اجماد و سوچن جن میں رطوبت ہوتی ہے خون درد اور جلن وغیرہ نہیں ہو سکتی۔

س :- عضلاتی تحریک جب عورتوں کو نہیں ہوتی تو ان کو عضلاتی امراض کیوں ہوتے ہیں۔ مثلاً بواسیر۔ سلہ الرحم وغیرہ اور ان کو عضلاتی ادویہ کیوں دی جاتی ہیں۔

ج :- عورتوں میں عضلاتی تحریک کے نہ پائے جانے کا مطلب یہ ہے کہ ان کو تندرستی میں عضلاتی تحریک نہیں ہو سکتی۔ ان کی تندرستی کی تحریک غذائی ہے ان کے لئے عضلاتی اور اعصابی تحریکیں غیر طبعی ہیں بالکل اسی طرح جس طرح بچوں کے لئے اعصابی تحریک ہے۔ ان کے لئے عضلاتی اور غذائی تحریکیں غیر طبعی ہیں اسی طرح جوان مردوں کے لئے عضلاتی تحریک ہے ان کے لئے غذائی اور اعصابی تحریکیں غیر طبعی ہیں جس طرح بچوں

اور جوانوں کی صحت لوٹانے کے لئے غدی اور اعصابی ادویات دیتے ہیں یہی صورت عورتوں کے لئے ہے۔ ان کو بھی جب غدی تحریک برپا جائے گی تو اعصابی ادویہ دیتے ہیں جب اعصابی تحریک کا درد ہوگا تو اسے ختم کرنے کے لئے عضلاتی ادویات دیتے ہیں جب صحت برپا ہوتی ہے تو ان کی مستقل تحریک غدی برپا ہوتی ہے۔

س:- تحقیقات الجبرات صفحہ ۱۹ سوکھا مسان جب اعصابی تحریک ہے تو اس کا علاج وہی اور آٹھ کیوں ہے؟ حکیم عبد المجید نور پور

ج:- جہاں تک بچوں کے سوکڑے کا تعلق ہے وہ اعصابی عضلاتی ہے۔ ان کا علاج عضلاتی اعصابی ادویات سے کرنا چاہیئے۔ چونکہ وہی اور آٹھ بھی عضلاتی اعصابی ہیں اس لئے یہ نسخہ درست ہے۔

یاد رکھیں کہ جب بچوں کا جسم کیلیم کو جذب نہیں کر سکتا یا کیلیم کی کمی ہو جاتی ہے تو وہ سوکڑے میں مبتلا ہو جاتے ہیں بلکہ اور بھی کئی غیر طبعی علامات ظہور میں آجاتی ہیں مثلاً پڈیوں کا ٹیڑھا ہو جانا۔ قے و اسہال اور خون کی کمی وغیرہ جن کا بہترین علاج کیلیم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج کل جتنے بھی بچوں کے لئے گراپ ڈائٹوزینال اور بال پال وغیرہ قسم کے غربت باعرق وغیرہ تیار کئے جاتے ہیں ان کا جزو اعظم کیلیم ہے۔

س:- جسم انسان کو چھ مختلف حصوں میں تقسیم کرنے سے امراض کا صحیح تعین نہیں ہو سکتا مثلاً ذات الجنب غدی عضلاتی تحریک ہے۔ لیکن مقام کے لحاظ سے غدی اعصابی ہے حالانکہ غدی اعصابی تحریک سے ذات الجنب کو کوسوں دور بھاگ جانا چاہیئے نیز وجہ الفواد بھی اسی مقام پر ہوتا ہے جو عضلاتی ہے۔

ج:- جہاں تک میری تحقیقات اور معلومات کا تعلق ہے۔ ذات الجنب غدی اعصابی تحریک ہے کیونکہ ذات الجنب پھیپھڑوں کے غدی پردے کا درد اور درم ہے۔ کیونکہ درم میں تحریک ہمیشہ پیش ہوتی ہے۔ کیمیائی نہیں میوٹی۔

اسی طرح جب جگر کی ذات میں دردمند ہوگا تو بھی غدی اعضاء کی تحریک ہوگی جس کا علاج اعصابی تحریک پیدا کرنا ہے تحریکوں کے مقامات پر بھی ہمیں یہ دیکھنا ضروری ہے کہ وہاں کے اعضاء میں تحریک ہے یا تحلیل و تسکین ہے تب جا کر صیح تشفیض ہوگی کیونکہ ان مقامات پر جسم کی بناوٹ کے لحاظ سے دوسرے اعضا بھی برابر کے خریک ہیں۔ جیسے فالجوں کے نقصانات سے واضح ہے۔ وہاں فالج ان مقامات پر دکھانے گئے ہیں جہاں ان اعضا کی تحریکات کا مقام ہے اس وقت ان میں تحلیل ہوتی ہے۔

حکیم انقلاب صابر ملتانی نے انسان کو چھ حصوں میں تقسیم کر کے اعضا کے مطابق ان کے علامات کو سمجھنے کا ایک آسان تصور پیش کیا ہے میں چاہیے کہ ان کے اس تصور کو تصدیق میں بدل دیں۔ یہ تقسیم ایک ابتدائی طالب علم کے لئے انتہائی اہمیت رکھتی ہے حکیم انقلاب کا حکم اور طب پر ایک بہت بڑا احسان ہے۔ انہوں نے جسم انسان کو ستر اجزاء میں ترتیب سے قائم کر دیا ہے جو ایک بہت بڑی تحقیق ہے۔

خلاۃً آج تک کسی بھی طبی و ڈاکٹری و فیک کتب میں دایں چہرہ۔ دایں بازو دایں ٹانگ وغیرہ اسی طرح بائیں چہرہ۔ بائیں بازو اور بائیں ٹانگ کا مزاج قائم نہیں کیا گیا نہ ہی ان اطراف کے اندرونی اعضا کا مزاج بتایا ہے لیکن استاد محترم حکیم انقلاب نے حیاتی اعضا کی تحریکات کے دباؤ کا مقام اور مزاج قائم کر دیا ہے اور یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ جب بھی ان مقامات میں درد ہوں گے تو تحریکوں کے مقام کی وجہ سے آسانی سے تشفیض کئے جائیں گے خلاۃً دایں چہرہ کا درد اعصابی اور بائیں چہرہ کا درد غدی ہوگا۔ اسی طرح دایں پیچھے کے درد عضلاتی اور بائیں پیچھے کے درد غدی درد ہوگا اسی طرح اگر بائیں ٹانگ میں درد ہے تو اعصابی اور اگر دایں ٹانگ میں درد ہے تو عضلاتی ہوگا جہاں تک وجع القولون کا تعلق ہے اس میں بھی دو صورتیں ہوں گی۔ اگر معدہ کے

پڑتا ہے جب بلغم پھیپھڑوں کے استرخا کی وجہ سے اخراج نہیں پا رہی ہوتی آلو
سے پھیپھڑوں میں تحریک ہو کر کھانسی بہت اٹھا کرتی ہے دمہ کے مریض کے لئے
کھانسی کا اٹھنا ہی مفید ہوتا ہے جس سے بلغم خارج ہوتی ہے۔ بلغم کے اخراج سے
ہی دمہ کا دورہ ختم ہوتا ہے۔

ترش اشیا کے استعمال کے متعلق آپ ہماری کتاب دمہ پر پڑھیں جس میں مفصلتی
اغذیہ لکھی ہیں۔ جن میں یہی اغذیہ ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اگر کوئی بلغمی دمہ کا مریض ان
اغذیہ و اشیا کو کثرت سے استعمال کرے تو اسے دمہ کا دوا کبھی نہیں ہو سکتا۔

یاد رکھیں کہ زکام، بلغمی کھانسی اور بلغمی دمہ میں کھاربی اور کچی بلغم ہوتی ہے جسے ہم ہلکی
کا نام دے سکتے ہیں۔ سائنس نے کھاربی اور الکی اشیا کا تو زیرانی اور ترش اشیا
کو مقور کیا ہے۔ یہی صورت طب یونانی کی ہے اس نے بلغم کا توڑ سودا رکھا ہے یعنی
اگر بلغم کا مزاج سرد تر ہے تو سودا کا مزاج سرد خشک ہے جو بالکل صحیح ہے ہم حکما
وڈاکٹر لوگ ان حقائق کو طبعی طور پر تو مانتے ہیں لیکن عملی طور پر ان کے استعمال
سے ڈرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آج کل سب سے زیادہ بلغمی اور صعبی امراض کی کثرت
جہم نے آج تک کوئی حکیم نہیں دیکھا جس نے بلغمی مریض کو ترش غذا یا ادویہ

جان بوجھ کر دی ہو یا جانی ہو۔ یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ اس نے جو ترش املی
بلغم اور ضعف قلب کے مریض کو استعمال کرائی اس کے متعلق طبی کتب میں بلغمی
دمہ، بلغمی کھانسی اور ضعف قلب کے لئے انتہائی مفید لکھا ہے لیکن جب مریض
نے اپنے لئے برہیز روچھا تو سب سے پہلے اس کی زبان پر یہی الفاظ تھے
کھٹی چیز، تیل والی چیز اور بڑے گوشت سے پرہیز کیا جائے اس نے یہ نہیں
سوچا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے ترش اور انتہائی کھٹی جو ترش دی ہے تو
اسے ترش اشیا سے منع کیوں کہوں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم لوگ اپنے فنی کوچھوڑ

و این طرف در دو جگہ از عضلاتی غدی ہوگا اگر بائیں طرف ہوگا تو غدی اعضاء ہوگا۔

س:۔ حکیم انقلاب نے تحقیقات سوزش و ادرام کے صفحہ نمبر ۱۶ پر کیفیات کے بالفصد ادویہ استعمال کرنے کی مخالفت کر دی ہے لیکن جب حکیم صاحب نے دیکھا کہ اعضاء و بطنی امراض مثلاً ذکام، بطنی کھانسی، بطنی دمہ وغیرہ کا علاج عضلاتی اعضاء اغذیہ و ادویہ آلو، و بی، لسی وغیرہ سے نہیں ہو سکتا، اسی طرح عضلاتی سوداوی اور خشکی کے امراض کا علاج غدی عضلاتی ادویہ، رائی، گندھک اور اجوائیں وغیرہ سے نہیں ہو سکتا تو آہستہ آہستہ یہ کہنا شروع کر دیا کہ جب تک غدی اعضاء تحرک پیدا نہ ہو سودا، انکی ورم تحلیل نہیں ہو سکتے۔ جب تک عضلاتی غدی ادویات استعمال نہ کی جائیں، اعضاء امراض دور نہیں ہو سکتے۔

صفحہ نمبر ۱۶۔ سوزش و ادرام دو دیگر مقامات پر ایسا ہی ہے۔ ظاہر ہے کہ حکیم صاحب کو علاج بالفصد ہی اختیار کرنا پڑا یعنی سوداوی امراض میں گرم ادویہ، بطنی امراض میں خشک ادویہ لکھا ہے تو معلوم ہوا کہ تحریکوں کا علاج محض خوش نمائی ہے۔ اور سادہ نوع الباقی کے لئے زبردست دھوکا ہے۔ مہینہ کا علاج رائی، سرخ مرچ وغیرہ سے علاج بالفصد کی بہترین مثالیں ہیں۔

عبد المجید نور پور

ج:۔ جب یہ حقیقت ہے کہ بطن کا علاج سودا پیدا کرنا ہے، اس لئے یہ ناممکن ہے کہ ذکام بطنی کھانسی، بطنی دمہ کے لئے آلو، و بی، لسی جو سرد خشک اور مولد سودا ہیں مہینہ نہ ہوں بلکہ ہم دس سال سے ترش انشاد ہی، لسی، جوارش، اطمی، اچار، بڑا گوشت، پیکن، کرپے وغیرہ ضرورت کے مطابق استعمال کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔ چونکہ وہی لسی، انتہائی سرد ہیں جس سے نرینکے ہونے کا خطرہ ہوتا ہے اس لئے ہم انہیں دیر لگائیں کم استعمال کرتے ہیں۔ رہا آلو تو اسے ہم نے استعمال نہیں کیا لیکن جہاں

کفرنگی کی کود میں گزر رہے ہیں۔ جن کا نہ کوئی اصول ہے نہ کوئی صحیح بنیادی قانون ہے۔

سوداوی امراض جن میں چنبل، خارشس، منوینہ، جہرہ، پر سیاہ داغ اور چھائیں وغیرہ شامل ہیں۔ ان میں رائی گندھک اور اجرائن انتہائی مفید ہے جو مزاجاً غدی عضلاتی ہیں۔ ضرورت کے وقت عضلاتی غدی ادویہ ان کے بھی زیادہ مفید ہیں۔ جیسے منوینہ کے لئے کچھلہ۔ غدی اعصابی ادویہ بعض شدید علائق میں فوری سکون دیتی ہیں۔ ورنہ مرقع محل کے مطابق عضلاتی غدی اور غدی عضلاتی بھی مفید ہیں۔ آپ کا یہ اعتراض درست کہ ہر عضو کی کیمیائی تحریک کو ختم کرنے کے لئے دوسرے عضو کی مشینی تحریک پیدا کرنے کے لئے لکھا ہے اور انہیں مجبوراً بالضعف کیفیات سے علاج کرنا پڑا ہے۔

مثلاً منوینہ عضلاتی اعصابی تحریک ہے۔ اس کا علاج عضلاتی غدی کچھلہ بنگرن بارہ سنگھا، ملوچینی اور جالغش وغیرہ زیادہ بہتر ہیں بہ نسبت غدی اعصابی مروج سیاہ۔ سناکی اور سندھ و دیندست۔ اسی طرح یرقان غدی عضلاتی ہے۔ اس کا علاج غدی اعصابی درست ہے بہ نسبت اعصابی غدی کے اگر آپ ان علامات کا علاج اس سے بہتر ثابت کر سکیں تو ہم ماننے کے لئے تیار ہیں۔

بانی ربط بالضعف کا مسئلہ تو ہمارا طریقہ علاج ہی بالضعف ہے۔ جس میں ہمیں بالضعف کیفیات سے علاج کرنا پڑتا ہے۔ اس میں بھی یہ اصول کار فرما رہتا ہے کہ اگر کیمیائی مرض ہے تو اسی عضو کی مشینی تحریک پیدا کی جائے۔ اور ایک کیفیت ختم کی جائے لیکن جب کسی عضو کی انتہائی مشینی تحریک ہو تو دوسرے عضو کی بھی مشینی تحریک سے ہی علاج کرنا ہوتا ہے جس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہوتی ہے کہ مشینی تحریک والا عضو اپنی جھلک کو اس حد تک خارج کر دیتا ہے کہ فوراً موت کا خطرہ لاحق ہو

جاتا ہے جس کے سے منہ دری ہوتا ہے کہ دوسرے عضو کی مشینی تحریک یک دم ہیا کی جائے تاکہ ایک طرف تو پہلی خلط کا اخراج رک جائے اور دوسری طرف مشینی عضویں دوران خون بڑھ کر دم کو تحلیل کر دے۔ جن سے درد بے حسینی دور ہو جاتی ہے۔ تحقیقات حیات صفحہ ۱۷ پر عضلات میں تیزی کے بارے میں حکیم انقلاب لکھے ہیں بخار کی حالت میں مریض کے عضلات دیکھے ہو جاتے ہیں اور اس کی عقل کم ہو جاتی ہے علامت کہ یہ عضلاتی تحلیل کی علامات ہیں۔ رعبہ البجید لکھ پور

ج۔ جب یہ تسلیم شدہ امر ہے کہ جب بھی کسی حیوان یا انسان یا عضو سے ضرورت سے زیادہ کام لیا جاتا ہے تو وہ اپنے اندر کمزوری محسوس کرتا ہے یہی حالت جسم کے اعضاء کی ہے جب بھی کسی عضو میں شدید تیزی آ جاتی ہے تو اس میں تحلیل ضعف اور کمزوری آ جاتی ہے۔ جو فطرت کے عین مطابق ہے۔

بخار کی حالت میں عضلات سے کام لیا جاتا ہے۔ جس سے بعض صورتوں میں تو ان کی اپنی رطوبات بھی اخراج پا جاتی ہیں۔ اس طرح ان میں ضعف اور عقل میں کمی آ جانا ضروری ہے۔

س۔ تحقیقات سوزش و ادھام میں صفحہ ۴۶ پر تحریر ہے کہ تیزابی حرکات کے اثرات سے رطوبات کے اخراج میں بے حد کمی آ جاتی ہے یا بالکل نہیں ہوگی لیکن بچے لکھے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ تیزابیت کا اثر ہمیشہ عضلات پر ہوتا ہے جس سے رطوبات کا اخراج شدید ہو جاتا ہے۔

ج۔ جس طرح اعصاب و دماغ کی کیمیائی تحریک اعصابی غدہ میں رطوبات رکتی ہیں اور دماغ کی مشینی تحریک اعصابی عضلاتی میں رطوبات خارج ہونا شروع ہو جاتی ہیں بالکل اسی طرح قلب کی مشینی تحریک سے تیزابی مرکب سے رطوبات رکتی ہیں جب قلب و عضلات کی مشینی تحریک شروع ہو جاتی ہے تو وہ اخراج پانا

اصل حالت پر لایا جاسکتا ہے۔

ج:۔ قانون مفرد اعضاء میں اعضاء کے افعال کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

۱۱) کبھی کسی عضو رئیس کے فعل میں تحریک ہوتی ہے۔ ۱۲) کبھی کسی عضو رئیس کے

فعل میں تحلیل ہوتی ہے جس سے عضو رئیس حرارت و تحلیل کی وجہ سے پھیل جاتا ہے

۱۳) کبھی عضو رئیس کے فعل میں سکون ہو جاتا ہے۔ جس سے اس میں رطوبات رکنا

شروع ہو جاتی ہیں۔ رطوبات کے اجتماع سے عضو رئیس پھول جاتا ہے۔ جس کا دوسرا

نام عظم ہے۔ مثلاً عظم جگر عظم طحال اور عظم قلب وغیرہ۔

چونکہ عضو رئیس میں رطوبات کا اجتماع ہوتا ہے اس لئے وہ عضو میں مسکن تھکرا کام

کرتی ہیں جس سے عضو متعلقہ میں درد وغیرہ نہیں ہوتا۔

ج:۔ جب کسی عضو میں سکون ہو کر رطوبات جمع ہو جائیں جس سے وہ تپے

۱۱) عظم میں پھول جائے تو اس کا علاج تحریک سے کرنا چاہیے، نہ تحلیل

سے جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے کہ تحریک سے عضو میں سیکڑ واقع ہوتا ہے۔ اس لئے

جب بھی ایسے عضو کو تحریک میں لایا جائے گا وہ اپنے حجم میں سکونے گا جس سے اس

میں پھڑکی صورت واقع ہو جائے گی اور تمام رطوبات نکل جانے کے بعد عضو متعلقہ

اپنی اصلی حالت پر آجائے گا۔

یہ بات یاد رکھیں کہ جب عظم طحال ہو یا جب عظم جگر و عظم طحال ہر دو اکٹھے ہوں تو

عضلاتی غذائی ادویات استعمال کی جائیں اور جب صرف عظم جگر ہو تو غذائی عضلاتی

یا غذائی اعصابی ادویات استعمال کی جائیں۔

س:۔ فالج کس درجہ سے ہوتا ہے اور اس کی کتنی اقسام ہیں۔

ج:۔ کسی عضو میں انتہائی تحلیل ہو کر فالجی کیفیت واقع ہو جاتی ہے۔ تحلیل کے سوا

کسی عضو میں فالج نہیں ہو سکتا فالج کی تین اقسام ہیں ۱) دائیں طرف کا فالج ۲) بائیں

بائیں طرف کا فالج (۳)، نچلے دھڑ کا فالج یا فالج اسفل

س:- فالج کے مقام پر تحلیل تسلیم کی جائے تو تحریک کس عضویں ہوگی؟

ج:- ہر سوال جسم انسان کی تقسیم بالا اعضاء کے تحت مل ہو جاتا ہے۔ یعنی جس مقام یا عضویں فالج ہوتا ہے اس سے اگلے یعنی بعد والے عضویں تحریک ہوگی مثلاً دائیں کندھے سے لے کر دائیں ٹانگ پر عضلاتی دباؤ ہے۔ اگر دائیں ٹانگ اور دائیں بازو مطہر ہو تو بائیں طرف جہاں ضد کی حکومت ہے۔ تحریک ہوگی یعنی ذی اعصابی تحریک ہوگی

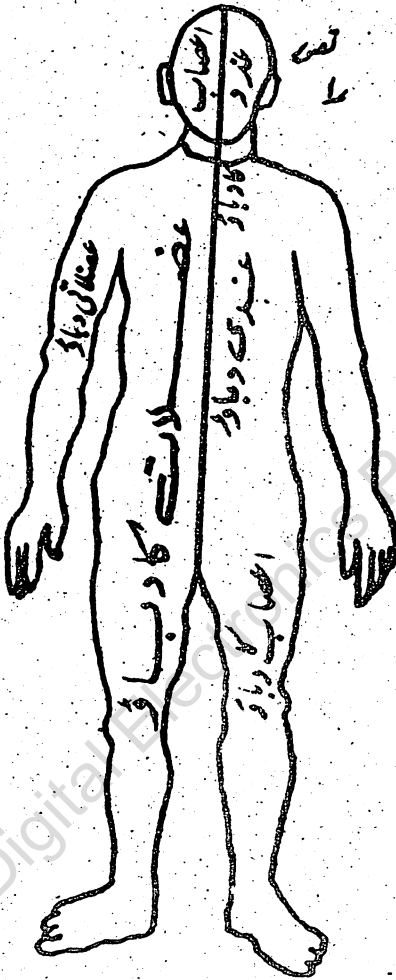
اسی طرح اگر بائیں بازو اور دائیں ٹانگ میں فالج ہو تو اعصابی عضلاتی تحریک ہوگی کیونکہ بائیں طرف ذی دباؤ ہوتا ہے جہاں اعصابی تحریک ہے ہی تحلیل ہو سکتی ہے۔ یہ بھی یاد رکھیں دائیں فالج کے مریض کی حس و حرکت بالکل بند ہوتی ہے۔ کیونکہ عضلاتی تحلیل سے فالجی کیفیت اور اعصابی سکون سے جس مفقود ہوگی۔

س:- فالج اسفل یعنی نچلے دھڑ کا فالج کس تحریک میں ہوتا ہے؟

ج:- فالج اسفل عضلاتی ذی تحریک سے ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دائیں طرف عضلاتی دباؤ کی انتہا ہوتی ہے اور بائیں طرف اعصابی دباؤ کی ابتدا ہوتی ہے اس لئے جب عضلات میں ضد تحریک ہوتی ہے۔ تو اعصابی تحلیل کی وجہ سے فالج ہو جاتا ہے جس سے حس و حرکت بند ہو جاتی ہے۔

اگلے صفحہ پر تصویر نمبر ۱ میں اعضاء کے ریشے کی تحریکات کا انسان کے جسم میں جن جن مقامات پر اثر پڑتا ہے۔ دکھایا گیا ہے۔ اس میں جسم انسان کے تینوں اعضاء ریشے کے تحت تین حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ہر عضو کی تحریک اور اس کے مقام کا تعین کر دیا گیا ہے۔ مثلاً دائیں طرف کا بازو و سینہ اور دائیں کمر ٹانگ پر سبب و عضلات کی تحریکات کا اثر پڑتا ہے اور بائیں طرف کا چہرہ بائیں بازو اور

جسم انسان پر تحلیل کا اثر



ہاٹھال سینہ اور بائیں ٹانگ
ہمک غدد و جگر کی تحریکات
کا اثر پڑتا ہے۔

بائیں ٹانگ اور دائیں طرف
کا سر اور چہرہ پر اعصاب و
دماغ کی تحریکات چلتی ہیں۔
یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ
جب بھی ان مقامات میں
تحلیل شدید ہو جائے گی۔ تو
وہاں فالج کا نا ضروری
ہے اس لئے جس مقام پر صرف
فالج ہو تو سمجھ لینا چاہیے کہ
ان اعضاء میں تحلیل ہے۔ نبض
و فارورہ دیکھنے سے تشخیص
میں اور بھی آسانی ہو جائے
گی۔ تصویر نمبر ۱ میں دایاں
بازو و کندھا دایاں سینہ
و مکمل ٹانگ۔ عضلات و

قلب کی تحریکات اور ان کے دباؤ کا مقام دکھایا گیا ہے۔ اور تصویر نمبر ۲
میں دایاں کندھا۔ بازو اور دایاں سینہ و مکمل ٹانگ منقطع دکھائے گئے ہیں
اس لئے ان حصوں کے عضلات میں انتہائی تحلیل ہے۔ قانون مفرد اعضاء میں

اگر عضلات میں تحلیل ہو تو غدد میں انتہائی تحریک ہوگی اور اعصاب میں جہل سکون۔ یعنی جب دایاں فالج ہوگا تو غدی اعصابی تحریک ہوگی
دائیں طرف کا فالج



تصویر نمبر ۱ میں بایاں چہرہ بایاں بازو دکنڈھا اور بایاں سینہ و بایں ٹانگ یک غدد کاثر اور دباؤ دکھایا گیا ہے۔

تصویر نمبر ۲ میں ان حصوں کو مفلوج دکھایا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ان مقامات

کے غدد میں انتہائی تحلیل ہے۔ تاہن مفرد اعضاء

میں جب غدد میں تحلیل ہوتی ہے تو اعصاب میں

تحریک ہوتی ہے۔ اس لئے

بایں طرف کا فالج

اعصابی عضلاتی تحریک سے

ہوگا۔ تصویر نمبر ۱ میں بایں

ٹانگ اور دایاں چہرہ دسمیں

اعصاب اور دماغ کا دباؤ دکھایا گیا ہے اور تصویر نمبر ۲ میں بایں ٹانگ اور دایں ٹانگ مفلوج دکھائی گئی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ان مقامات کے اعصاب میں تحلیل ہے۔ تاہن مفرد اعضاء میں جب اعصاب میں تحلیل ہوتی ہے تو عضلات

میں انتہائی تحریک ہوتی ہے اس لئے فالج اسفل عضلاتی عذی تحریک سے برتا ہے
برہ، تصویر بنائیں بائیں ٹانگ



اور دایاں سر و چہرہ میں اصحاب
و دماغ کا دباؤ ظاہر کیا گیا ہے۔

لیکن تصویر بنسٹم میں دائیں
سر و چہرہ میں فالج دکھانے
کی بجائے دائیں ٹانگ پر
فالج دکھایا گیا ہے۔ اور
ہوتا بھی یہی ہے۔ کیوں؟

ج: چونکہ بائیں ٹانگ پر
اعصابی دباؤ ہے اس
لئے جب عضلاتی تحریک
انتہا پر ہوگی تو بائیں
ٹانگ منطوق ہو جائے
گی رہی دوسری ٹانگ
کے منطوق ہونے کی وجہ
تو وہ یوں ہے۔ کہ دائیں

ٹانگ پر عضلات کا انتہائی دباؤ ہے جب اس مقام پر عضلاتی عذی تحریک انتہا
کو پہنچ جائیگی جس سے اس جھکے اعصاب میں بھی انتہائی تحلیل ہو جائے گی نتیجہ کے
طور پر اعصابی تحریکات (NERVES BREAK BOUN) رک
جائیں گی اس لئے جب عضلات کو حرکت کے لئے تحریکات ہی نہیں ملیں گی۔ تو وہ حرکت

ہی نہ ملیں گی تو وہ حرکت کیسے کریں گے۔ اس لئے عضلاتی خندی فالج ہو سکتا ہے اس فالج میں حرکت کے ساتھ احساس بھی مفقود ہوگا۔

س:- بایں جہرہ۔ بایں بازو اور بایں ٹانگہ میں اگر فالج ہو تو کیا اس میں بھی حس و حرکت دونوں بند ہوں گی؟

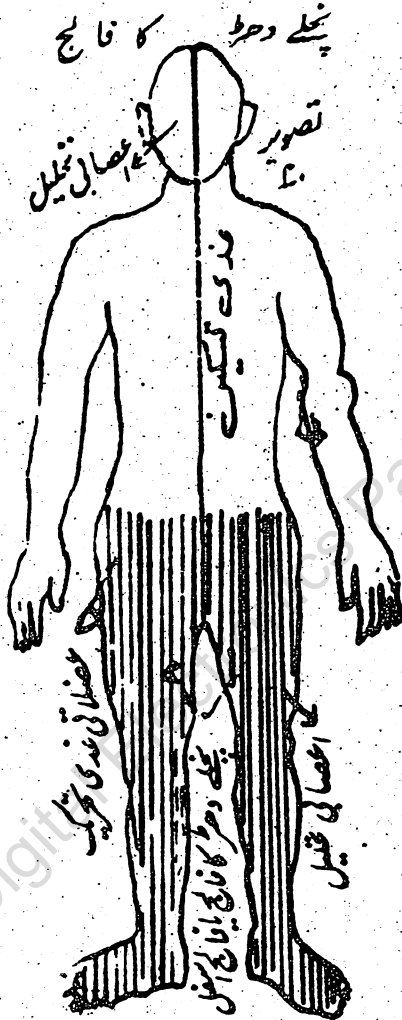
ج:- کسی بھی فالج میں حرکت کا بند ہونا تو ضروری ہے۔ رہا احساس کا اس فالج میں بند ہونا۔ تو یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بایں طرف کے فالج میں اعصابی عضلاتی تحریک ہوتی ہے۔ چونکہ اس فالج میں خندہ تحمیل اور عضلاتی سکون ہوتا ہے۔ اس لئے بایں طرف حرکت بند ہوگی لیکن جس برائے لمس پہلے سے بھی زیادہ ہوگی اس کی وجہ یہ ہے کہ اعصاب ہی حواس خمسہ ظاہری و باطنی کے ذمہ دار ہیں جب ان میں تحریک ہوگی حس کا زیادہ ہونا ضروری ہے۔

س:- کسی عضو کا بے حس ہونا کون سی تحریک ہے؟

ج:- اگر کوئی عضو حرکت کرے لیکن احساس نہ کرے۔ یعنی گرم سرد چیز کھانے یا چھونے سے کچھ محسوس نہ ہو تو یہ مسئلہ قوت احساس کے تحت حل ہو جاتا ہے یعنی حواس خمسہ ظاہری کے مرکز میں ضعف واقع ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ سرد قسم کی بعضی رطوبات عضلاتی اعصابی تحریک سے سرد و بے حس ہو گئی ہیں جن کی وجہ سے اعصاب مٹے ہو جاتے ہیں اور عصبی تحریکات رُک جاتی ہیں اور احساس ختم ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت کا علاج عضلات کو اور تحریک دینا ہے۔ جس سے حرارت بڑھ کر سرد رطوبات کو تحمیل کر دے گی اور باہر نکال دے گی۔ یتیمو کے طبع پر اعصاب گرم ہو کر احساس کرنا شروع کر دیں گے یہی وجہ ہے کہ کچھ جائفل اور لونگ وغیرہ اعصابی احساس کو بیدار کرنے کے لئے تریاق سمجھے جاتے ہیں جو سب کے سب عضلاتی خندی ہیں۔

کیسے کریں گی۔ اس لئے لامحالہ دوسری ٹانگ ہی مفرد جڑ ہو جائے گی۔

ج:۔ قانون مفرد اعضاء میں یہ بات مسلمہ ہے کہ قلب و عضلات حرکت کے اعضاء ہیں



ان کے افعال میں سستی یا

ضعف اعصابی یا غدی تحریک

میں ہوتا ہے عضلاتی تحریک

کی صورت میں کسی عضو کی حرکت

نہ ہو جانا کیسے ہو سکتا ہے۔

ساتھ ہی بتایا جائے کہ عضلاتی

غدی فالج کیسے ہو سکتا ہے۔

جبکہ عضلات میں تحریک

ہوتی ہے۔

ج:۔ یہ درست ہے کہ قلب و

عضلات حرکت کے اعضاء

ہیں اور ان میں ضعف یا

سستی اعصابی یا غدی

تحریک میں ہو سکتی ہے۔

لیکن عضلات تو حرکت

اس وقت کرتے ہیں جب

ان میں اعصاب اور دماغ حرکت کے لئے تحریکات بھیجتے ہیں چونکہ عضلاتی غدی

تحریک میں اعصاب و دماغ میں انتہائی تحلیل کی وجہ سے تحریکات براے عضلات

رُک جاتی ہیں۔ اس لئے جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے عضلات کو حرکت کے لئے تحریکات

س :- کوئی ایسی تحریک بھی ہے جس میں قوت کا احساس ختم نہ ہو؟
 ج :- قوت احساس اعصابی تحریک میں ختم نہیں ہوتی بلکہ زیادہ ہوتی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ اعصاب و دماغ حواس خمسہ ظاہری و باطنی کے مرکز ہیں اس لئے اعصابی تحریک میں حواس خمسہ ظاہری میں کسی ایک قوت کے بھی کم ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا یا درکھیں کہ اعصابی تحریک میں حواس خمسہ ظاہر و باطنی انتہائی تیز ہوتے ہیں۔

س :- ہاتھ پاؤں کی جلن، سینہ کی جلن، زکام، کھانسی وغیرہ کی یہ گرمی کی علامات ہیں؟
 ج :- جانتا چاہیے کہ جسم میں جہاں کہیں بھی سوزش اور جلن پائی جائے گی وہ گرمی کی زیادتی کی علامات نہیں ہوں گی البتہ ترشی اور ترشہ کی علامات کہی جاسکتی ہیں ترشی اور ترشہ کا مزاج سرد خشک ہے اس لئے مفید جہاں علامات گرمی کی علامات نہیں ہیں البتہ سردی خشکی کی علامات کہی جاسکتی ہیں۔

یا درکھیں کہ خشک نزلہ زکام اور کھانسی کی جلن، پیٹ اور سینہ کی جلن، جسم پر گلی داؤں کی جلن، پشیاں اور پاخانے میں جلن اور سوزش بلکہ پیاس تک حرارت کی علامات نہیں ہیں بلکہ حرارت کی طلب کی علامات ہیں ان کے علاج میں کبھی بھی دافع حرارت اور ٹھنڈے مشروبات استعمال نہ کریں بلکہ گرمی پہنچائیں اور گرم ترادوبات یا گرم قبوہ پلائیں۔

س :- کیا بخار جو حرارتِ غریبہ ہے یہ خیمہ یا ترشی کی وجہ سے ہوتا ہے؟

ج :- جسم کے جس حصہ میں رطوبات الٹھی ہو جائیں اور کچھ عرصہ تک اخراج نہ پائیں تو ان میں فطری طور پر خیمہ اور ترشی کا اثر ہونا شروع ہو جاتا ہے یعنی ان میں نقص اور خیمہ پیدا ہونا شروع ہو جائے گا نتیجہ کے طور پر اس حصہ جسم میں خیمہ کی زیادتی ہو جائیگی ان رطوبات کا نقص، خیمہ اور ترشی وہاں پر فساد سوزش اور حرارت کی زیادتی کر

وے گا۔ لیکن یہ حرارت غریبہ ہوگی جس سے عام طور پر بخار چرہ جاتا ہے۔ یہ حرارت غریبہ دراصل حرارت غریزہ کا فقدان ہے۔ قدرت حرارت غریبہ سے جسم کی حفاظت کرتی ہے جو بنی خمیر و بعض ختم ہو جاتا ہے حرارت غریبہ دور ہو جاتی ہے۔

س:- کیا حرارت غریبہ یعنی بخار میں پسینہ آوے یا دافع بخار یا سرداویہ استعمال کرائی جا سکتی ہیں؟
ج:- بخار کی حالت میں حرارت غریبہ خود اس امر کا اظہار کر رہی ہوتی ہے کہ جسم میں اصل یعنی حرارت غریزہ کی کمی ہے وہاں پر اس کمی کو پورا کرنا چاہیے لیکن دافع بخار یا معرق یا مادہ ادویات، جو خود مزاج حرارت میں قوت مدبرہ اور اعضائے متعلقہ کو کم کر دیں گی اس لئے بخار اتارنے کے لئے حرارت غریزہ پیدا کی جائے یہ مقصد ان ادویات سے بخوبی حل ہو جاتا ہے جو دافع بعض خمیر اور ترشی ہوتی ہیں۔

س:- استاد صاحب کی کئی کتب میں طحال و غدہ جاذبہ کو عضلات کے ماتحت لکھا ہے حالانکہ قلب عضلاتی مادہ سے بنا ہے۔ اور طحال و غدہ جاذبہ غدی مادہ سے بنے ہیں برائے مہربانی اس تضاد کو دور کر دیں۔

ج:- استاد صاحب نے اپنی کتب میں کہیں یہ نہیں لکھا کہ طحال و غدہ جاذبہ عضلاتی مادہ سے بنے ہیں۔ بلکہ انہوں نے بڑی وضاحت سے لکھا ہے کہ غدہ جاذبہ غدی مادہ سے بنے ہیں۔ اور یہ جگر و غدہ کے تحت کام کرتے ہیں۔

جہاں تک عضلات کے ماتحت کام کرنے کا تعلق ہے وہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح غدہ ناقضہ کو اعصاب کے تحت کام کرنا لکھا ہے مثلاً تحقیقات حمیات کے صفحہ ۶۴ پر غدہ کے افعال کے متعلق آپ لکھتے ہیں کہ عام غدہ کے افعال کے متعلق یہ سمجھ لیں کہ وہ اعصاب کی تیزی سے طوبات کا ترشہ کرتے ہیں اور عضلات کی تیزی سے رکتے ہیں۔ یاد رکھیں طحال و غدہ جاذبہ غدی مادہ سے بنے ہیں۔ وہاں وہ جگر کا مزاج ہی رکھتے ہیں۔

س:- معروض وادام کی کتاب کے صفحہ نمبر ۲۹ پر جب غدی سردش ہوتی ہے تو بہر

خون کی نہیں ہوتی ہے جس میں سرخی نہیں ہوگی لیکن صفحہ ۲۶ پر ہے کہ اگر سٹش انسجکشنری میں ہوگی تو درم کے ساتھ خون کا بہاؤ زیادہ رہتا ہے اور صفحہ ۲۹ پر ہے کہ جب سوزش اعصابی ہوگی تو درم کی صورت تہوج کی ہوگی جس میں سرخی کم اور مائیت بہت زیادہ ہوگی۔

ج :۔ جہاں تک درم کا تعلق ہے ہر عضو کی سوزش یعنی درم میں سرخی ضروری ہے کیونکہ درم کے مقام پر خون کی کثرت ہوتی ہے۔ غذائی تحریک میں جب سو جن داکس ہوگی تو اس میں عضلاتی تحلیل کی رطوبت ہوگی جس میں درد و غیرہ نہیں ہوگا لیکن اگر عندو جگر کی انتہائی تحریک غذائی اعصابی سے سو جن ہوگی تو اس میں سرخی اور درد ہوگا اور تحریک سے یا اعصابی انسجکشن میں سوزش سے درم میں سرخی کم اور سفیدی زیادہ ہوگی کیونکہ اس میں سو قسم کی غلیظ بلفم ہوتی ہے۔ اس کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ جیسے چمک میں یہ غذائی تحلیل کی رطوبات ہوتی ہیں۔

یاد رکھیں کہ ایسی سو جن اور اماس و ابھاد کو ہم درم نہیں کہہ سکتے جس میں درد نہ ہو کیونکہ درم میں خون درد۔ جلن اور بے چینی کا پایا جاتا ضروری ہے لیکن الجے ابھاد و سو جن جن میں رطوبت ہوتی ہے خون درد اور جلن و غیرہ نہیں ہو سکتی۔

س :۔ عضلاتی تحریک جب عورتوں کو نہیں ہوتی تو ان کو عضلاتی امراض کیوں ہوتے ہیں۔ مثلاً بواسیر۔ سلطہ الرحم وغیرہ اور ان کو عضلاتی ادویہ کیوں دی جاتی ہیں۔

ج :۔ عورتوں میں عضلاتی تحریک کے نہ پائے جانے کا مطلب یہ ہے کہ ان کو تندرستی میں عضلاتی تحریک نہیں ہو سکتی۔ ان کی تندرستی کی تحریک غذائی ہے ان کے لئے عضلاتی اور اعصابی تحریکیں غیر طبعی ہیں بالکل اسی طرح جس طرح بچوں کے لئے اعصابی تحریک ہے۔ ان کے لئے عضلاتی اور غذائی تحریکیں غیر طبعی ہیں اسی طرح جوان مردوں کے لئے عضلاتی تحریک ہے ان کے لئے غذائی اور اعصابی تحریکیں غیر طبعی ہیں جس طرح بچوں

اور جوانوں کی صحت لوٹانے کے لئے غدی اور اعصابی ادویات دیتے ہیں یہی صورت عورتوں کے لئے ہے۔ ان کو بھی جب غدی تحریک برپا جائے گی تو اعصابی ادویہ دیتے ہیں جب اعصابی تحریک کا درد ہو گا تو اسے ختم کرنے کے لئے عضلاتی ادویات دیتے ہیں جب صحت برپا ہوتی ہے تو ان کی مستقل تحریک غدی برپا ہوتی ہے۔

س:- تحقیقات المجربات صفحہ ۱۹ سوکھا مسان جب اعصابی تحریک ہے تو اس کا علاج وہی اور آٹھ کیوں ہے؟ حکیم عبدالمجید نورپور

ج:- جہاں تک بچوں کے سوکڑے کا تعلق ہے وہ اعصابی عضلاتی ہے۔ ان کا علاج عضلاتی اعصابی ادویات سے کرنا چاہیئے۔ چونکہ وہی اور آٹھ بھی عضلاتی اعصابی ہیں اس لئے یہ نسخہ درست ہے۔

یاد رکھیں کہ جب بچوں کا جسم کیلیم کو جذب نہیں کر سکتا یا کیلیم کی کمی ہو جاتی ہے تو وہ سوکڑے میں مبتلا ہو جاتے ہیں بلکہ اور بھی کئی غیر طبعی علامات ظہور میں آجاتی ہیں مثلاً پٹلیوں کا ٹیڑھا ہو جانا۔ تھے واسہبال اور حزن کی کمی وغیرہ جن کا بہترین علاج کیلیم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کبج کل جتنے بھی بچوں کے لئے گرائپ ڈاٹر۔ نو بہال اور بال پال وغیرہ قسم کے خربت پاتری وغیرہ تیار کئے جاتے ہیں ان کا جزو اعظم کیلیم ہے۔ س:- جسم انسان کو چھ مختلف حصوں میں تقسیم کرنے سے امراض کا صحیح تعین نہیں ہو سکتا مثلاً ذات الجنب غدی عضلاتی تحریک ہے۔ لیکن مقام کے لحاظ سے غدی اعضا ہے حالانکہ غدی اعصابی تحریک سے ذات الجنب کو کوسوں دور بھاگ جانا چاہیئے نیز وجہ الفواد بھی اسی مقام پر ہوتا ہے جو عضلاتی ہے۔

ج:- جہاں تک میری تحقیقات اور معلومات کا تعلق ہے۔ ذات الجنب غدی اعضا تحریک ہے کیونکہ ذات الجنب پھیپھڑوں کے غدی پردے کا در داور درم ہے۔ کیونکہ درم میں تحریک ہمیشہ میٹنی ہوتی ہے۔ کیمیائی نہیں میٹنی۔

اسی طرح جب جگر کی ذات میں درم و درو ہوگا تو بھی غدی اعصابی تحریک ہوگی جس کا علاج اعصابی تحریک پیدا کرنا ہے تحریکوں کے مقامات پر بھی یہ دیکھنا ضروری ہے کہ وہاں کے اعضا میں تحریک ہے یا تحلیل و تسکین ہے تب جا کر صمغ تشفیص ہوگی کیونکہ ان مقامات پر جسم کی بناوٹ کے لحاظ سے دوسرے اعضا بھی برابر کے شریک ہیں۔ جیسے فالجوں کے نقشہ جات سے واضح ہے۔ وہاں فالج ان مقامات پر دکھانے گئے ہیں جہاں ان اعضا کی تحریکات کا مقام ہے اس وقت ان میں تحلیل ہوتی ہے۔

حکیم انقلاب صابر ملتانی نے انسان کو چھ حصوں میں تقسیم کر کے اعضا کے مطابق انہی علامات کو سمجھنے کا ایک آسان تصور پیش کیا ہے میں چاہیے کہ ان کے اس تصور کو تصدیق میں مل دیں۔ یہ تقسیم ایک ابتدائی طالب علم کے لئے انتہائی اہمیت رکھتی ہے حکیم انقلاب کا حکم اور طب پر ایک بہت بڑا احسان ہے۔ انہوں نے جسم انسان کو مزاج ایک ترتیب سے قائم کر دیا ہے جو ایک بہت بڑی تحقیق ہے۔

خلاۃً آج تک کسی بھی طبی ڈاکٹر کی ویدیک کتب میں دائیں چہرہ۔ دائیں بازو دائیں ٹانگہ وغیرہ اسی طرح بائیں چہرہ۔ بائیں بازو اور بائیں ٹانگہ کا مزاج قائم نہیں کیا گیا نہ ہی ان اطراف کے اندرونی اعضا کا مزاج بتایا ہے لیکن استاد محرم حکیم انقلاب نے حبالۂ اسنا کی تحریکات کے دباؤ کا مقام اور مزاج قائم کر دیا ہے اور یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ جب بھی ان مقامات میں درد ہوں گے تو تحریکوں کے مقام کی وجہ سے آسانی سے تشفیص کئے جائیں گے خلاۃً دائیں چہرہ کا درد اعصابی اور بائیں چہرہ کا درد غدی ہوگا۔ اسی طرح دائیں پیچھے کے درد عضلاتی اور بائیں پیچھے کے درد غدی درد درم ہوگا اسی طرح اگر بائیں ٹانگہ میں درد ہے تو اعصابی اور اگر دائیں ٹانگہ میں درد ہے تو عضلاتی ہوگا جہاں تک وجع الفلوج کا تعلق ہے اس میں بھی دو صورتیں ہوں گی۔ اگر معدہ کے

پڑتا ہے جب بطن پھیپھڑوں کے استرخاکی وجہ سے اخراج نہیں ہوتا ہی ہوتی آلو سے پھیپھڑوں میں تحریک جو کہ کھانسی بہت اٹھا کرتی ہے دمہ کے مریض کے لئے کھانسی کا اٹھنا ہی مفید ہوتا ہے جس سے بطن خارج ہوتی ہے۔ بطن کے اخراج سے ہی دمہ کا دورہ ختم ہوتا ہے۔

ترش اشیا کے استعمال کے متعلق آپ ہماری کتاب دمہ پر دو ہیں جس میں مفصلاتی اغذیہ لکھی ہیں جن میں یہی اغذیہ ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اگر کوئی بطنی دمہ کا مریض ان اغذیہ و اشیا کو کثرت سے استعمال کرے تو اسے دمہ کا دورہ کبھی نہیں ہو سکتا۔

یاد رکھیں کہ زکام، بطنی کھانسی اور بطنی دمہ میں کھانسی اور کچی بطن ہوتی ہے جسے ہمالی کا نام دے سکتے ہیں۔ سانس نے کھانسی اور اکل اشیا کا توڑ پھوڑانی اور ترش اشیا

کو متھو کیا ہے۔ یہی صورت طب یونانی کی ہے اس لئے بطن کا توڑ سودا رکھنا یعنی

اگر بطن کا مزاج سرد تر ہے تو سودا کا مزاج سرد خشک ہے جو بالکل صحیح ہے ہم حکما

وڈاکٹر لوگ ان حقائق کو عملی طور پر تو مانتے ہیں لیکن عملی طور پر ان کے استعمال

سے ڈرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آج کل سب سے زیادہ بطنی اور جھبی امراض کی کثرت

ہم نے آج تک کوئی حکیم نہیں دیکھا جس نے بطنی مریض کو ترش غذا یا ادویہ

جان بوجھ کر دی ہو۔ یا تباہی ہو۔ یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ اس نے جو ترش ام

بطن اور ضعف قلب کے مریض کو استعمال کرائی اس کے متعلق طبی کتب میں بطنی

دمہ، بطنی کھانسی اور ضعف قلب کے لئے انتہائی مفید لکھا ہے لیکن جب مریض

نے اپنے لئے پرہیز پوچھا تو سب سے پہلے اس کی زبان پر یہی الفاظ تھے

کٹھی پیز، تیل والی چیز اور ربے گوشت سے پرہیز کیا جائے اس نے یہ نہیں

سوچا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے ترش اور انتہائی کٹھی ہوا ترش دی ہے تو

اسے ترش اشیا سے منع کیوں کروں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم لوگ اپنے فن کو چھوڑ

و این طرف در دبرگا و عضلاتی غدی ہوگا اگر بائیں طرف ہوگا تو غدی اعصابی ہوگا۔

س: حکیم انقلاب نے تحقیقات سوزش و ادرام کے صفحہ نمبر ۱۶ پر کینیات کے بالفہ اودیہ استعمال کرنے کی مخالفت کر دی ہے لیکن جب حکیم صاحب نے دیکھا کہ اعصابی و بلغمی امراض مثلاً دلام۔ بلغمی کھانسی۔ بلغمی دمہ وغیرہ کا علاج عضلاتی اعصابی اغذیہ و اودیہ آلو۔ و بی۔ لسی وغیرہ سے نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح عضلاتی سوداوی اور خشکی کے امراض کا علاج غدی عضلاتی اودیہ۔ رائی۔ گندھک اور اجوائیں وغیرہ سے نہیں ہو سکتا تو آہستہ آہستہ یہ کہنا شروع کر دیا کہ جب تک غدی اعصابی تھریک پیدا نہ ہو سوداوی و دم تحلیل نہیں ہو سکتے۔ جب تک عضلاتی غدی ادویات استعمال نہ کی جائیں، اعصابی امراض دور نہیں ہو سکتے۔

صفحہ نمبر ۱۶۔ سوزش و ادرام و دیگر مقامات پر ایسا ہی ہے۔ ظاہر ہے کہ حکیم صاحب کو علاج بالفہ بھی اختیار کرنا پڑا یعنی سوداوی امراض میں گرم اودیہ۔ بلغمی امراض میں خشک اودیہ لکھا ہے تو معلوم ہوا کہ تھریکوں کا علاج محض خوش نمائی ہے۔ اور سادہ روح الفبا کے لئے زبردست دھوکا ہے۔ بیضہ کا علاج رائی۔ سرخ منج وغیرہ سے علاج بالفہ کی جہترین مثالیں ہیں۔

عبدالمجید نور پور

ج: جب یہ حقیقت ہے کہ بلغم کا علاج سودا پیدا کرنا ہے۔ اس لئے یہ ناممکن ہے کہ گرم بلغمی کھانسی۔ بلغمی دمہ کے لئے آلو۔ و بی۔ لسی جو سرد خشک اور مولد سودا میں بیضہ نہ ہوں بلکہ ہم دس سال سے ترش اشیا دبی۔ لسی۔ جوارش۔ اطلی۔ اجار۔ بڑا گوشت۔ میٹگن۔ کرپے وغیرہ ضرورت کے مطابق استعمال کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔ چونکہ وہی لسی انتہائی سرد ہیں جس سے غریب کے برونے کا خطرہ ہوتا ہے اس لئے ہم انہیں بریل میں کم استعمال کراتے ہیں۔ رہا آلو تو اسے ہم نے استعمال نہیں کرایا لیکن جہاں

اس کے افعال و اثرات کا تعلق ہے معلوم ہوتا ہے کہ بلغمی دمہ کا دورہ اس وقت

کفرنگی کی کوہ میں گر رہے ہیں۔ جن کا نہ کوئی اصول ہے نہ کوئی صحیح بنیادی قانون ہے۔

سوداوی امراض جن میں چنبل، خارشس، منوینہ، چہرہ پر سیاہ داغ اور چھائیں وغیرہ شامل ہیں۔ ان میں رائی گندہ حک اور اجوائن انتہائی مفید ہے جو مزاجاً غدی عضلاتی ہیں۔ ضرورت کے وقت عضلاتی غدی ادویہ ان سے بھی زیادہ مفید ہیں۔ جیسے منوینہ کے لئے کچلہ۔ غدی اعصابی ادویہ بعض شدید علائق میں فوری سکون دیتی ہیں۔ ورنہ مرقع محل کے مطابق عضلاتی غدی اور غدی عضلاتی ہی مفید ہیں۔ آپ کا یہ اعتراض درست کہ ہر عضو کی کیمیاوی تحریک کو ختم کرنے کے لئے دوسرے عضو کی مشینی تحریک پیدا کرنے کے لئے لکھا ہے اور انہیں مجبوراً بالصدق کیفیات سے علاج کرنا پڑا ہے۔

مثلاً منوینا عضلاتی اعصابی تحریک ہے۔ اس کا علاج عضلاتی غدی کچلہ بیگزین بارہ سنگھا، ملیمینی اور جائفن وغیرہ زیادہ بہتر ہیں بہ نسبت غدی اعصابی مریج سیاہ۔ سناکی اور سندھ وغیرہ۔ اس کی طرح یرقان غدی عضلاتی ہے۔ اس کا علاج غدی اعصابی درست ہے بہ نسبت اعصابی غدی کے اگر آپ ان علامات کا علاج اس سے بہتر ثابت کر سکیں تو ہم ماننے کے لئے تیار ہیں۔

بانی ربط بالصدق کا مسئلہ تو ہمارا طریقہ علاج ہی بالصدق ہے۔ جس میں ہمیں بالصدق کیفیات سے علاج کرنا پڑتا ہے۔ اس میں بھی یہ اصول کار فرما رہا ہے کہ اگر کیلہ مرض ہے تو اسی عضو کی مشینی تحریک پیدا کی جائے۔ اور ایک کیفیت ختم کی جائے لیکن جب کسی عضو کی انتہائی مشینی تحریک ہو تو دوسرے عضو کی بھی مشینی تحریک سے ہی علاج کرنا ہوتا ہے جس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہوتی ہے کہ مشینی تحریک والا عضو اپنی غلط کو اس حد تک خارج کر دیتا ہے کہ فوراً موت کا خطرہ لاحق ہو

جاتا ہے جس کے لئے منہ دری ہوتا ہے کہ دوسرے عضو کی مشینی تحریک یک دہریا کی جائے تاکہ ایک طرف تو پہلی خلط کا اخراج رک جائے اور دوسرے طرف مشینی عضویں دوران خون بڑھ کر دم کو تحلیل کر دے۔ جس سے درد بے حسینی دور ہو جاتا ہے۔ تحقیقات حیات صفحہ ۱۷ پر عضلات میں تیزی کے بارے میں حکیم انقلاب لکھے ہیں بخار کی حالت میں مریض کے عضلات دہلے ہو جاتے ہیں اور اس کی عقل کم ہو جاتی ہے حالانکہ یہ عضلاتی تحلیل کی علامات ہیں۔ رعبدالحمید لہ پور

ج۔ جب یہ تسلیم شدہ امر ہے کہ جب بھی کسی حیوان یا انسان یا عضو سے ضرورت کے زیادہ کام یا جاتا ہے تو وہ اپنے اندر کمزوری محسوس کرتا ہے۔ یہی حالت جسم کے اعضاء کی ہے۔ جب بھی کسی عضو میں شدید تیزی آ جاتی ہے تو اس میں تحلیل ضعف اور کمزوری آ جاتی ہے۔ جو فطرت کے عین مطابق ہے۔

بخار کی حالت میں عضلات سے کام لیا جاتا ہے۔ جس سے بعض صورتوں میں تو ان کی اپنی رطوبات بھی اخراج پا جاتی ہیں۔ اس طرح ان میں ضعف اور عقل میں کمی آ جاتا ضروری ہے۔

س۔ تحقیقات سوزش و ادھام میں صفحہ ۶۶ پر تحریر ہے کہ تیزابی حرکات کے اثرات سے رطوبات کے اخراج میں بے حد کمی آ جاتی ہے یا بالکل نہیں ہوگی لیکن بچے لکھے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ تیزابیت کا اثر ہمیشہ عضلات پر ہوتا ہے جس سے رطوبات کا اخراج شدید ہو جاتا ہے۔

ج۔ جس طرح اعصاب و دماغ کی کیمیائی تحریک اعصابی غدی میں رطوبات رکتی ہیں اور دماغ کی مشینی تحریک اعصابی عضلاتی میں رطوبات خارج ہونا شروع ہو جاتی ہیں بالکل اسی طرح قلب کی مشینی تحریک سے تیزابی مرکب سے رطوبات رکھی ہیں جب قلب و عضلات کی مشینی تحریک شروع ہو جاتی ہے تو وہ اخراج پانا

شروع ہو جاتی ہیں یہاں یہی اصول کام کرتا ہے۔

س:- تحقیقات سوزش و ادھام صفحہ ۱۰۸ پر یوں تحریر ہے۔ طبیعت عروق کو پھیلا کر اس طرف دوران خون و رطوبات زیادہ مقدار میں روانہ کر دیتی ہے۔ یہی صورت ورم کا باعث بن جاتی ہے۔ لیکن صفحہ ۳۵ پر لکھتے ہیں کہ اگر انبساط ہو جائے گا تو نہ صرف دوران خون کا اجتماع رفع ہو کر دوران خون درست ہو جائے گا۔ بلکہ سوزش بھی رفع ہو جائے گی۔ سوزش و تحریک کے مقام پر خون کی کمی۔

ج: چونکہ سوزش ورم کے مقام پر سردی ہوتی ہے جس کو زرع کرنے کے لئے طبیعت خون کو روانہ کرتی ہے۔ جوں جوں خون جمع ہوتا جاتا ہے۔ ورم بڑا ہوتا جاتا ہے۔ ساتھ ہی درد کی شدت بھی بڑھتی جاتی ہے۔ جب مقامی طور پر خون اتنا جمع ہو جاتا ہے جس کی حرارت سے عروق و اعضاء انبساط ہو کر نہ صرف ورم تحلیل ہو جاتا ہے۔ بلکہ سوزش بھی ختم ہو جاتی ہے۔ اور دوران خون درست ہو جاتا ہے۔

س:- تحقیقات مجربات صفحہ ۳۴۱ پر اختناق الرحم کو غذی تحریک قرار دیا ہے۔ اس لئے برعکس تحقیقات امراض و علامات کے صفحہ ۱۱۲ پر اختناق الرحم کو رحم کے عضلات میں تحریک قرار دیا ہے۔ ساتھ ہی لکھا ہے جب رحم کے عضلات میں تشنج شدید ہو جائے تو اس کا اثر مدد قلب اور پمپ پیڑوں کے ساتھ لگے تک جا پہنچتا ہے جس سے ایک گولا سا لگے کی طرف چڑھ کر دورہ پڑ جاتا ہے۔ گویا یہ عضلاتی تحریک ہے۔ یہ اختلاف کیوں ہے؟

ج:- اس مسئلہ پر میں نے خود بھی استاد صاحب سے استفسار کیا ہے۔ انہوں نے دونوں تحریکوں کو غلط قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اختناق الرحم اعصابی تحریک سے ہوتا ہے۔ ابتدائی معلومات سے اسے غذی اور عضلاتی تحریکوں میں سمجھا جاتا

تھا۔ لیکن تجربات نے ثابت کر دیا ہے کہ اختناق الرحم اعصابی ہوتا ہے انہوں نے اُس کو طیرا بخار سے تشبیہ دی ہے اور کہتے ہیں کہ چونکہ لمبر یا بخار وقت مقررہ اور دورہ کے ساتھ آتا ہے اسی طرح اختناق الرحم کا بھی دورہ وقت مقررہ پر آتا ہے ساتھ ہی دوسری اعصابی علامات بھی واضح ہوتی ہیں۔ جیسے اسامات کی شدت، کمزور پٹھوں میں درد، عموماً خون حیض کی بندش یا بے قاعدگی۔ فارورہ کا سینڈا در اکثر سے آتا۔ اختناق الرحم کا علاج عضلاتی ادویہ سے کرنا چاہیے۔ تحقیقات علامات اور ان کا علاج کے صفحہ ۱۱۹ میں خسرو اور چیچک کے عنوان میں تحریر ہے کہ مادہ کے لحاظ سے ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔ البتہ تحریک کے اعتبار سے چیچک غذائی اعصابی اور خسرو غذائی عضلاتی ہے۔ اس کے برعکس تحقیقات سوزش و اورام کے صفحہ ۱۶۹ پر چیچک و خسرو کو اعصابی قرار دیا ہے۔ مہربانی فرما کر اس پر روشنی ڈالیں۔

ج:۔ چیچک اعصابی عضلاتی اور خسرو اعصابی غذائی ہوتا ہے۔ فرق صرف مواد کے رقیق اور غلیظ ہونے کا ہے۔ اعصابی عضلاتی تحریک کی وجہ سے مواد رقیق و سرد اور سینڈا ہوتا ہے جس کی وجہ سے چیچک میں مواد تیزا اور زیادہ ہوتا ہے۔ اس کے برعکس اعصابی غذائی تحریک میں چونکہ مواد غلیظ اور کاٹھا ہوتا ہے۔ اس لئے خسرو میں دانے باریک اور سرخ ہوتے ہیں۔ ان کے اعصابی تحریک اور مواد کے لحاظ سے ایک ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ خسرو و چیچک کا علاج عضلاتی اعصابی اور عضلاتی غذائی ادویات سے کیا جاتا ہے اگر یہ غذائی تحریک کے منظر ہوتے تو ان دونوں کا علاج تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ اعصابی تحریک و اعصابی ادویات سے ہونا چاہیے تھا۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔

س:۔ ایک شخص کی تحریک عضلاتی اعصابی بنتی ہے۔ علاج کی صورت میں عضلاتی

غدی کرنی چاہیے۔ عضلاتی غدی تحریک کی بہت سی دواؤں میں مثلاً اہل نوزہ اخروط، خاکسی، بانفل، کچھ اور مصبر و عبود، کیا ان میں سے جو بھی دیں گے وہ اس کا صحیح علاج ہوگا۔ (سید محمود شاہ)

ج :- قانون مفرد اعضاء میں عضلاتی اعصابی (خشک سرد) تحریک کا علاج عضلاتی غدی خشک گرم ہے۔ جو سو فیصد صحیح ہے۔ عضلاتی غدی تمام ادویہ صحیح ہیں۔ کیونکہ ان میں خشکی کے ساتھ گرمی پائی جاتی ہے۔

یاد رکھیں کہ فطری اصول کے تحت خشکی سردی کا علاج خشکی گرمی ہے۔ ہم کسی مریض کی دونوں کیفیات نہیں بدل سکتے۔ جیسا کہ عام طبع پر سمجھا جاتا ہے کہ سردی خشکی کو گرمی تری میں بدل دیا جائے۔ ایسا کرنا غلط ہے اور ایسا صرف انتہائی مجبوری کی حالت میں کیا جاسکتا ہے۔

س :- تحقیقات حیات صفحہ ۷ پر بخار اور حرارت غریبہ کی تعریف میں لکھا ہے کہ حرارت غریبہ کا کم یہ ہے کہ وہ اس حزابی کو دور کر دے۔ جس کی وجہ سے بخار ہوا ہے گریا مفرد اعضاء کی حزابی کا علاج ہے۔ نیز سوزش و ادھام صفحہ ۷۸ پر بخار ہی کو نوے فیصد امراض کا علاج لکھا ہے۔ بخار کو بڑھا نا چاہیے۔ لیکن تحقیقات حیات کے صفحہ ۱۲۲ پر بخار کی مذمت کی جا رہی ہے۔ چنانچہ حکیم انقلاب صاحب لکھتے ہیں۔ اگر حرارت غریبہ غالب نہ آ سکے اور حرارت غریبہ بڑھتی رہے تو موت واقع ہو جاتی ہے۔ اس کی وضاحت کیجئے۔

ج :- ٹی بی (تپ وئی) کے مریض میں حرارت غریبہ بڑھتی رہتی ہے۔ جس سے اعضاء اصلہ بھی تحلیل ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ جس سے آخر کار موت واقع ہو جاتی ہے اور اگر حرارت غریبہ غالب آجائے تو نہ صرف حرارت غریبہ دُور ہو جاتی ہے بلکہ تپ وئی بھی ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتی ہے۔ حرارت غریبہ اس قدر بھی

نہیں بڑھانی چاہیے کہ برداشت نہ ہو سکے۔ جیسے کہ ان میں حرارت اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ موت واقع ہونے کے بعد بھی دیکھی جاتی ہے۔ اس کے برعکس میٹابولیکل بنجار خسرہ چھپک، تور کی، مبار کی وغیرہ میں بنجار یعنی حرارت غریبہ کو ہی بڑھایا جاتا ہے۔ جن میں جوں حرارت غریبہ بڑھتی ہے توں توں دانے نکلتا شروع ہو جاتا ہے۔ چند دنوں میں دانے وغیرہ نکل کر بنجار دور ہو جاتا ہے۔ ان بنجاروں میں ملتا مکا، وید، ڈاکڑ حتیٰ کہ جاہل لوگوں کا بھی اتفاق ہے کہ بنجار اتارنے کی بجائے بڑھا چاہیے۔ جب تک کہ تمام دانے نکلنے نہ ہو جائیں۔ بعض جاہل لوگ تو عام حکیموں سے دوا بھی نہیں لیتے صرف یہ جانتے ہوئے کہ حکیم کوئی ٹخنڈی اور بنجار اتارنے کی دوا نہ دے دے۔ اگر ایسا کیا گیا تو بنجار مگر جائے گا۔

حرارت غریبہ کے مینڈ ہونے کی صورت یوں ہے کہ ایک آدمی کو پیاس لگی ہوئی ہے۔ اس کا فرض ہے کہ وہ ضرورت کے مطابق پانی پی لے جس سے اسے تھ خیر ہو جائے یا دم گھٹنا شروع ہو جائے تو پانی پینے کا مینڈ پہلو ختم ہو جائے گا۔ یہی حال حرارت غریبہ کا ہے۔ حرارت غریبہ کی شدت سے کسی حضور رئیس میں دم بھی ہو سکتا ہے۔ جیسے سرسام۔ جب بنجار حد سے بڑھ جائے تو اسے کم کرنا ضروری ہے۔ یہ بیضہ راحصابی تحریک میں غدی عضلاتی تریاق استعمال کیا جاتا ہے۔ حالانکہ عضلاتی محرکات کا استعمال کرنا چاہیے۔ آپ کا جواب ہے کہ حرارت غریبہ ہی زندگی ہے۔ بیضہ کی صورت میں حرارت کا اخراج کثرت سے ہو جاتا ہے۔ اس کی پیدائش عضلاتی سکون کی وجہ سے بند ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ مرلیض مر جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ موت سے پہلے حرارت کی کمی کی وجہ سے اس کے جسم میں تشنج اور اگر اڈ پیا ہو جاتا ہے۔ اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ حرارت کی پیمائش کے ساتھ ساتھ اس کو کنٹرول بھی کیا جائے۔ غدی عضلاتی تریاق ایک طرف حرارت

کثرت سے پیدا کرتا ہے۔ دوسری طرف حرارت کا اخراج روک دیتا ہے یہ جواب نائسل بخش ہے۔ میضہ کا علاج عضلاتی محرکات سے ہی ہونا چاہیے جس کے ثبوت میں ہم مندرجہ ذیل دلائل پیش کرتے ہیں۔

(۱) جیسا کہ آپ نے لکھا ہے کہ حرارت کی پیدائش عضلاتی سکون کی وجہ سے بند ہو جاتی ہے۔ لہذا محرکات عضلات کا استعمال کرنا ہوگا۔

(۲) تحقیقات حیات کے صفحہ ۸۸ پر حکیم انقلاب صاحب لکھتے ہیں کہ اعصاب غدد اور عضلات کے اعمال اور ان کی اپنی اپنی حرارت ایک دوسرے سے کہیں مختلف ہے۔ میضہ کی شدید حالت میں عضلاتی حرارت کی ضرورت ہوگی نہ کہ غدد کی حرارت کی۔ کیونکہ دورانِ خون اسی سمت چلتا ہے۔ (حکیم عبدالحمید نور پور)

ج:۔۔ میضہ کے لئے غدی عضلاتی تریاق کا سودمند ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ عضلاتی اعصابی یا عضلاتی غدی ادویہ بھی موقع محل کے مطابق نہ صرف میضہ میں بلکہ تریاق ہیں۔ اپنی میں سے استعمال کرنی چاہئیں۔ جہاں تک اس کے اصولی طور پر میضہ ہونے کا تعلق ہے۔ وہ یوں ہے کہ اعصابی تحریکات سے رطوباتِ خون اخراج پا رہی ہوتی ہیں جس کے ساتھ ہی حرارتِ غریزہ بھی کیمیادی طور پر پیدا ہو کر خارج ہوئی رہتی ہے اس لئے خون میں گارٹھاپن اور حرارت کی کمی ہو جاتی ہے۔ جس سے خون خریانوں میں دودھ کرنے کے قابل نہیں رہتا اور موت واقع ہو جاتی ہے ایسی صورت میں خون میں تحلیل ضروری ہے جو غدی عضلاتی سے سبزی ہو رہی ہے یہی وجہ ہے کہ ایلوپتھی میں میضہ کی شدید حالت میں نمک یعنی نارمل سیلٹن کا ٹیکہ لگایا جاتا ہے جو فوراً شفا کا باعث ہوتا ہے۔

عضلات واقعی حرارت پیدا کرتے ہیں لیکن جب تک اس کا اخراج نہیں روک جاتا۔ مریض خطرے میں نہیں ہو سکتا چونکہ اعصابی تحریک سے رطوباتِ خون

بہت خارج ہر جاتی ہیں۔ اس لئے اگر عضلاتی تحریک شدید پیدا کی جائے تو خون کی بقایا رطوبات بھی خشک ہو جائیں گی۔ اس لئے سب سے ضروری امر یہ ہے کہ خون کے دوران کو جاری رکھا جائے۔ جو عضلاتی تحریک سے ناممکن ہے۔ یاد رکھیں کہ حرارت غریزہ اور حرارت بصریہ وہ حرارتیں ہیں۔ خون میں حرارت کسی مواد میں نقص یا خیر سے پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے برعکس حرارت غریزہ صرف عضلاتی پیدا کرتے ہیں جو زندگی کی بقا کے لئے ضروری ہے۔ اور غدد اسی حرارت کو جسم میں رکھتے ہیں اعصاب حرارت کو خارج کرتے ہیں۔ اس لئے عضلات کی مشینیں تحریک کے ساتھ ساتھ غدد کی کیمیائی تحریک پیدا کرنا ضروری ہے تاکہ ایک طرف حرارت کا اخراج رک جائے اور دوسری طرف کثرت سے حرارت کی پیدائش شروع ہو جائے جس سے خون کا قوام درست ہو کر دوران خون جاری رہے گا اور مریض بہت جلد صحت یاب ہو جائے گا۔ اس لئے ہیضہ کی آخری سیٹیج میں غددی عضلاتی نسخہ نہ صرف مفید بلکہ تریاق ثابت ہوگا۔

س:- ایک سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا ہے کہ وائیٹیریا میں کوئین میفنزہ۔ حالانکہ حکیم انقلاب صاحب نے غیر مبہم طور پر فرمایا ہے کہ لبریا کا علاج کوئین سے کرنا بہت بڑی غلطی ہے۔ (حکیم عبدالحمید نور پور)

ج:- عام طور پر لبریا عضلاتی اعصابی تحریک میں ہوتا ہے جس میں صرف جگر سکون کی وجہ سے بھول جاتا ہے جو صرف غددی تحریک سے ہی درست ہوتا ہے۔ چونکہ عضلاتی تحریک اور غددی سکون کی وجہ سے سخت قبض ہوتا ہے اس لئے اس تحریک میں سخت سردی لگتی ہے۔ اسی تحریک میں لبریا مرزمن صورت اختیار کرتا ہے۔ اس لئے ایسی حالت میں جب تک غددی تحریک بدلتی ہے اس کی جگہ علیحدہ یا بخار کبھی دہینا ہو سکتا بلکہ کوئین میفنزہ (عضلاتی اعصابی) اور یہ سے مریضوں کو شہ یقیناً

ہوتا ہے۔ کالوں میں شائیں شائیں ہوتی ہے۔ قلب میں اختلاج کی صورت واقع ہوجاتی ہے۔ ایسی صورت میں غدی عضلاتی ادویہ نہایت مفید ہوتی ہیں۔ جن میں سنڈوہ انسٹین سالٹ اور اجوائن وغیرہ ادویہ شامل ہیں۔ ان سے ایک طرف جگر میں تحریک پیدا ہو کر جگر سکڑ جاتا ہے۔ دوسری طرف صفرا کی پیدا نشی ہو کر قبض دور ہوجاتا ہے۔ اور پیریا بخار چند دنوں میں ختم ہوجاتا ہے۔ اس کے برعکس دہائی پیریا بخار عضلاتی عضلاتی ہوتا ہے۔ اس میں کوفیہ نہ صرف مفید ہے۔ بلکہ تریاق ہے۔ ایسے پیریا بخاروں میں مگر وطحال دونوں بڑھ جاتے ہیں۔ جو عضلاتی تحریک کی ادویہ سے درست ہوجاتے ہیں۔

۱۔ حکیم انقلاب کی مشہور کتاب تحقیقات سوزش وادرام صفحہ ۱۴۱ پر لکھتے ہیں کہ جب عضلات میں تحلیل شروع ہوتی ہے تو وہ پھولنا شروع ہوجاتے ہیں نیز صفحہ ۱۴۲ پر قلب کے پھیل جانے میں بھی رطوبات کی زیادتی ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ سرخیا غلط ہے۔ کیونکہ حرارت اور تحلیل سے کوئی عضو پھول نہیں سکتا اور رطوبات کی زیادتی سے کوئی عضو پھیل نہیں سکتا۔ بلکہ حرارت کی زیادتی سے چیزیں پھیلتی ہیں اور رطوبات سے چیزیں پھولتی ہیں۔

۲۔ تحقیقات سوزش وادرام کے صفحہ ۱۴۲ پر یوں پڑھیں: "جب عضلات میں تحلیل شروع ہوجاتی ہے۔ تو وہ پھیل جاتے ہیں۔" جہاں تک قلب کے پھیل جانے میں رطوبات کی زیادتی ملتی ہے وہ عضلات کی تحلیل شدہ رطوبت ہے۔ جو بعض دفعہ خزل اور غلاؤں میں اکٹھی بھی ہوجاتی ہیں جیسے استسقاء فی غدی عضلاتی

میں ہوتا ہے پیٹ میں عضلات ہی کی تحلیل شدہ رطوبت جمع ہوتی ہے فوٹ:۔ ایسا کبھی کاتب کی غلطی سے بھی ہوجاتا ہے۔ جو تو ان میں اہل اہل انفس میں اگر ان میں کوئی غلطی نہ ہو تو کاتب کی غلطی سمجھیں۔

س: کتاب علم الادویہ کے صفحہ ۴۲ پر تحریر ہے۔ ایور ویک اور طب یونانی کسی مرض و علامت یا جراثیم اور تعفن کے لئے کسی دافع تعفن اور جراثیم کشش دوا کی ضرورت نہیں سمجھتے بلکہ ہم ضرورت کے مطابق وات پت۔ کف اور صفراء سودا اور بغم سے یہ اثرات حاصل کر لیتے ہیں۔ اور فرنگی طب سے زیادہ کامیاب ہیں۔ (محمد شاہ) ج: یاد رکھیں کہ طب یونانی۔ ڈاکٹری۔ ایور ویک اور نظریہ مفرد اعضاء جراثیم کی پیدائش تعفن رطوبات سے تسلیم کی ہے۔ جو جسم انسان میں کسی عضو میں تسکین سے ظاہر ہوتی ہے۔ بظہرات سوائے ایلیویتیسی کے ممکن اعضا یا ان سے تعلق رکھنے والی اخلاط کو تحریک میں لاتے ہیں جو نہی اعضا کے افعال درست اور اخلاط کی کمی بیشی پوری ہو جاتی ہے۔ تو نہ صرف جراثیم اور تعفن ختم ہو جاتا ہے۔ بلکہ تمام غیر طبعی علامات بھی دور ہو جاتی ہیں۔

ایلیویتیسی میں رطوبات کو ختم کرنے کی بجائے رطوبات میں انٹی سپٹک ادویہ سے تعفن دور کیا جاتا ہے جو غلط ہے۔ یہ عمل جسم سے باہر تو درست ہے۔ لیکن جسم کے اندر درست نہیں ہے۔ کیونکہ جس طرح باہر رطوبات میں انٹی سپٹک کے اثرات ختم ہونے کے بعد پھر جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں۔ بالکل اسی طرح جسم کے اندر بھی جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ مندرجہ بالا نظریات کی کامیابی ایلیویتیسی سے واضح ہے کہ جب یہ رکی ہوئی رطوبات بدن سے خارج کر دیں گے جن میں جراثیم تھے ہیں تو پھر جراثیم کہاں پیدا ہوں گے۔ یہی صحیح طریق علاج ہے۔

س: اصول و قوانین قواعد و کتبہ میں جس سے استنباط و استخراج تجربات باطل صحیح ہوتا ہے اور یقینی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ تحریک کا اصول ہے کہ پہلا لفظ مشینی اور دوسرا کیفیادمی ہے۔ اعصابی غذی وغیرہ۔ معالجات کے لحاظ سے یہ بتایا گیا ہے کہ کیفیادمی تحریک مقام تشابہ ہے۔ حیات میں دیکھیں۔ لیکن اس کے خلاف کمیونٹن

جس میں مثلاً سوزاک غدی عضلاتی تحریک ہے۔ اس کا علاج غدی اعضاء ہی ہے، اصل کے اعتبار سے تو عضلاتی غدی تحریک کو نذر کرنا چاہیے۔ (میکرٹھراجہ مدنی)۔
 ج۔ یاد رکھیں کہ ہر عضو ریس کی دو تحریکیں ہیں۔ ان میں سے ایک کیمیائی ہے اور دوسری مشینی۔ مثلاً جگر کی کیمیائی تحریک غدی عضلاتی ہے اور اس کی مشینی تحریک غدی اعضاء ہی ہے۔ غدی عضلاتی تحریک خالص غدی ہے۔ اس کا تعلق عضلات سے ہے کہ اس کی انتہائی مشینی تحریک نے اسے پیدا کیا ہے۔ دوسرے نغظوں میں اس تحریک میں غدی تحریک کی ابتدا ہے اور عضلاتی تحریک کی انتہا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ ابھی تک عضلات کی مشینی تحریک باقی ہے اور غدد کی تحریک کمزور ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم غدد کو تحریک دیں تاکہ غدی تحریک عضلاتی تحریک پر غلبہ پالے۔ اس لئے غدد کو اور تحریک دینے کے لئے غدی اعضاء کی ادویہ استعمال کرنی پڑیں گی نہ کہ عضلاتی غدی۔

یاد رکھیں کہ کسی عضو کی کیمیائی تحریک میں پہلے عضو کی مشینی تحریک باقی رہتی ہے اس لئے ہر عضو کی کیمیائی تحریک میں پہلے لفظ کو کیمیائی اور دوسرے لفظ کو مشینی سمجھیں اور کسی عضو کی مشینی تحریک میں پہلے لفظ کو مشینی اور دوسرے کو کیمیائی مشینی تحریک میں دوسرے لفظ یا عضو کو تحریک میں لانا چاہیے۔ کیونکہ وہ کیمیائی تحریک پیدا کرتا ہے مثلاً قلب کی مشینی تحریک عضلاتی غدی ہے اس میں دوسرا لفظ کیمیائی ہے اس لئے غدی عضلاتی تحریک میں بدلنا ہوگا۔ لیکن کیمیائی تحریک میں اسی تحریک کو آگے بڑھایا جاتا ہے تاکہ کیمیائی تحریک بڑھ کر خود مشینی تحریک میں تبدیل ہو جائے۔ اور پہلے عضو کی مشینی تحریک پر غلبہ پالے مثلاً پیرقان جگر کی غدی عضلاتی تحریک ہے اس تحریک میں جگر کمزور ہونے کی وجہ سے فالتو صفرا خارج نہیں کر سکتا کیونکہ قلب میں ابھی تک مشینی تحریک باقی ہے اس لئے عضلاتی تحریک کو بالکل مغلوب کرنے کے لئے جگر کی مشین

تحریک پیدا کر دیں گے۔ جس سے بگڑا نٹ اور ہور صغیر اور ضرورت کے مطابق خراج کرنے کے بعد خارج کر دے گا جس سے برقان چند دنوں میں دور ہو جائے گا اس لئے کیماٹی تحریک کو بڑا حائمی باعث شفا ہے۔

ج:۔ طب یونانی، البرور و دیگر اور نظریہ مفرد اعضاء امراض کی پیدائش میں اخلاط کی کمی بیشی کو مانتے ہیں اور ان کا علاج اخلاط کی کمی بیشی کو بردہ کرنا ہے۔ جس پر کیا وجہ ہے کہ بزرگ نسخے لکھے جاتے ہیں۔ صرف تین یا چھ نسخے کافی تھے۔

ج:۔ نظریہ مفرد اعضاء کے فارماکو پیاسے ظاہر ہے۔ کہ واقعی چھ نسخے جو اخلاط اور مزاج اعضاء کے تحت ترتیب دیئے گئے ہیں تمام امراض کا شافی علاج ہیں۔ ثبوت کے لئے استاد صاحب کے مطلب میں اور ہمارے مطلب میں مشابہہ کیا جاسکتا ہے میں نے ہر طریقہ علاج کی ادویات مجھوڑ کر نظریہ مفرد اعضاء کے چھ نسخوں کو اپنا پایہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے کامیاب رہا ہوں۔ جہاں تک سینکڑوں اور ہزاروں نسخوں کے لکھنے کا تعلق ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء انسان کے لئے پیدا کی ہیں جو ایک دوسری سے براہ چواہ کر ہیں۔ تاکہ ہم ان کے کم و بیش اثرات سے فوائد حاصل کر سکیں۔

یاد رکھیں کہ دنیا کی تمام اشیاء کا مزاج انسان کے اعضاء، اخلاط اور کیفیات سے ہم آہم نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ ہم انہیں اندھا دھند استعمال کر کے فوائد حاصل نہیں کر سکتے۔ بلکہ ان کو مزاج و کیفیات اور اخلاط کے تحت استعمال کر سکتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ان طبوں نے تمام ادویہ کے مزاج قائم کرنے کے ساتھ ساتھ انسانی اعضاء کے مزاج بھی قائم رکھے ہیں تاکہ جب بھی کسی عضو میں ضعف یا سستی ہو تو اس کے مزاج والی ادویات استعمال کر کے اسے تیز یا مست کر دیا جائے۔

نظریہ مفرد اعضاء کا دعویٰ ہے کہ جب بھی کسی دوا غذائے سے کوئی مرض رنج ہو گا تو

اس دو یا نسخہ کا مزاج ان چھ نسخوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ملتا ہوگا۔
ورنہ اختلاف کی صورت میں شفا نہیں ہو سکتی۔

س:- کیا دائیں بائیں گردے کے افعال و اثرات ایک ہی ہیں یا جدا جدا ہیں۔
دوسرے یہ بھی بتایا جائے کہ دائیں گردے پر کس حیاتی عضو کا اثر ہے اور بائیں
گردے پر کس عضو کا۔

ج:- یاد رکھیں کہ دائیں اور بائیں گردے کے افعال ایک نہیں ہیں۔ بلکہ ایک
دوسرے کے افعال بالکل بالضد ہیں۔ دایاں گردہ قلب و عضلات کی تحریکات
سے متاثر ہوتا ہے۔ اسی تحریک میں درد گردہ۔ رنج اور پتھری وغرہ عارض ہوا
کرتی ہے۔ بایاں گردہ اعصاب و دماغ کی تحریک سے متاثر ہوتا ہے۔ جب
اس گردہ کے عصبی پردہ میں تحریک ہو جاتی ہے۔ تو شوگر آنا شروع ہو جاتی ہے۔
س:- جب حیاتی اعضا تین ہیں۔ اس لئے جب ان میں درد یا درم ہوگا تو ان کی
تشخیصی علامات کیا ہوں گی

ج:- آرام اور سکون کی حالت میں مقام درم پر درد ہوگا اور اگر حرکت کی جائے تو
کچھ آرام محسوس ہوگا۔ اس قسم کا درد اعصابی ہوتا ہے۔

۲) آرام و سکون کی حالت میں درد نہ ہو بلکہ جب حرکت کی جائے یا ذرا سا مقام
ماؤف کھپوا جائے۔ تو خردت سے درد ہو۔ ایسے درد غدی ہوتے ہیں۔

۳) آرام و سکون یا حرکت سے درد نہ ہو لیکن جب مقام ماؤف پر دباؤ ڈالا جائے تو درد
کا احساس ہو ایسے درد عضلاتی ہوتے ہیں۔ مثلاً انٹریوں کا درد۔

س:- باؤلے کتے کے کاٹنے سے جب کوئی شخص پاگل یا بکا ہو جائے تو ایسے مریض
کی کیا تحریک ہوتی ہے۔ اور اس کا خانی علاج کیا ہے۔

ج:- باؤلے کتے کے کاٹے ہوئے پاگل انسان کی تحریک اعصابی عضلاتی ہوتی ہے

یہی وجہ ہے کہ وہ پانی سے دُرتا ہے۔ اسی وجہ سے پانی پلانے یا پاٹل ادھر ڈالنے سے مر جاتا ہے۔ علاج کے لئے عضلاتی غدی شدید تحریک پیدا کریں۔ ایسے مریض کا علاج عضلاتی غدی زہروں سے کرنا چاہیئے۔ کیونکہ مرض کی شدت ہوتی ہے اور مریض کے بچنے کی امید بہت کم ہوتی ہے۔ ایسے مریض کو دوائی پندرہ ہندوہ منٹ لے کر دینی چاہیئے انشاء اللہ یقینی شفا ہوگی۔

س:- فقر الدم کون سی تحریک ہے اور اس کا علاج کیسا ہے؟

ج:- فقر الدم اعصابی عضلاتی تحریک ہے۔ یہی تحریک ہے جس میں ضعف جگر اور کمی خون نمایاں ہوتی ہے۔ اس کا علاج عضلات کو تحریک دینا ہے۔ اس لئے ضرورت کے مطابق عضلاتی اعصابی یا عضلاتی غدی تحریک پیدا کریں۔ یاد رکھیں کہ عضلاتی اعصابی ادویہ ہی مولد خون و مقوی خون ہیں۔ جن میں خاص طور پر فولاد، کچلہ اور سنکھیا وغیرہ شامل ہیں۔

س:- ایک نوجوان اپنی بیوی سے ہم بستری کرتا ہے تو اس کے عضو مخصوص کی سپاری پر بیانی نماز ختم ہو جاتا ہے۔ جیسے سردیوں کے موسم میں بیانیٹیاں پاؤں اور ہاتھوں کی پچھا کرتی ہیں تحریک اور علاج بیان کریں۔

ج:- اگر عضو مخصوص کے اوپر زخم ہوں تو اعصابی تحریک ہے اس کا علاج آتشک کے تحت کرنا چاہیئے۔ اور اگر زخم اندر ہو تو اس کا علاج سوزاک کے تحت کریں۔ یاد رکھیں کہ آتشک اعصابی عضلاتی تحریک میں ہوتا ہے۔ اس کا علاج نظریہ مفرد اعضاء کے تحت عضلاتی ادویات سے کرنا چاہیئے۔ سوزاک غدی تحریک میں ہوتا ہے۔ اس کا علاج اعصابی تحریک پیدا کرنے والی ادویہ و اشیا اور اغذیہ سے کرنا چاہیئے۔

س:- منہ میں سفید چھالے ہونا کون سی تحریک ہے؟

ج :- اعضاء عضلاتی تحریک سے حس میں سینہ چالے ہو کر تے ہیں مصلحتی مصلحت
دویات لگائیں اور کھلائیں۔

س :- خفقان اور اختلاج قلب میں کیا فرق ہے۔ اور یہ کن تحریکوں میں ہوتے ہیں
ج :- نظریہ مفرد اعضاء میں قلب کے تین فعل ہیں۔

۱۔ قلب کے فعل میں سکون یا سستی پیدا ہو جائے جو اعضاء تحریک سے اور
یہ رطوبات کی کثرت کی وجہ سے ہوتی ہے۔

۲۔ قلب کے فعل میں ضعف پیدا ہو جائے جو مگر کی تیزی کے سبب
قلب کے فعل میں تحلیل اور گرمی سے واقع ہوتا ہے۔ اسی کو خفقان
قلب کہتے ہیں۔

۳۔ قلب کے فعل میں تیزی آجائے تو اختلاج قلب کی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں
س :- کیا وجہ کہ مرد گھنے ہو جاتے ہیں اور عورتیں گہنی نہیں ہوتیں نیز گنچاں کرنا
سی تحریک ہے اور اس کا علاج کیسے۔

ج :- گنچاں عضلاتی تحریک کا مطلب ہے۔ مردوں میں جوانی سے لے کر بڑھاپے
میں عضلاتی تحریک رہتی ہے جو خشکی کی تحریک ہے جس کی وجہ سے مرد گھنے ہو
جاتے ہیں۔ اس کے برعکس عورتوں کی مستقل تحریک غدی ہے۔ عضلاتی تحریک
نہیں شاذ و نادر ہی ہوتی ہے۔ اس لئے عورتیں گہنی نہیں ہوتیں۔

یاد رکھیں کہ بال ہمیشہ عضلاتی تحریک اور خشکی کی زیادتی سے گرے ہیں اور
غدی تحریک سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر گھنے شخص میں عضلاتی تحریک کی بجائے
غدی تحریک پیدا کر دی جائے تو نہ صرف بال پیدا ہو جائے ہیں بلکہ بال سیاہ
بھی ہو جاتے ہیں۔

س :- عورتوں اور مردوں کے چہرہ پر چھائیاں یا سیاہ دھبے پڑ جاتے ہیں۔

ان کی تحریک اور علاج بتائیں۔

ج :- چہرے پر چھائیاں اور سیاہ دھبے بڑا عضلاتی اعصابی تحریک ہے۔
مروانہ اور زمانہ جنسی امراض ان کا سب سے بڑا سبب ہے۔ دوسرے جب
جسم میں ترشی، تیزابیت اور سوداوی مادہ بڑھتا ہے تو یہی مادہ خیر کے طور
پر چہرہ پر بننا دھبوں کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ ان کا علاج عضلاتی غذی
تحریک پیدا کرنا ہے۔ اگر حرارت کی کمی محسوس کریں تو غذی عضلاتی دوا بھی
فوری شفا کا باعث ہوتی ہے۔ اگر چہرے پر ملنے کے لئے عدی عضلاتی مہل
دیا جائے تو سونے پر سہاگے کا کام کرتا ہے۔

س :- بیضہ کون سی تحریک ہے۔ اور اس کا علاج کیا ہے؟

ج :- بیضہ اعصابی عضلاتی تحریک ہے۔ چونکہ بیضہ کے سریش کو قے اور دست
کثرت سے آ رہے ہوتے ہیں اس لئے ایسے مریض کی حرارت غریزہ کثرت سے
اخراج پاجانی ہے۔ دوسری طرف اس کی پیدائش تقریباً گندہ جاتی ہے جس
سے فوراً موت واقع ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس کا علاج یہ ہے کہ حرارت غریزہ
کی پیدائش کو بڑھایا جائے۔ اور اس کے اخراج کو روکا جائے۔ اس لئے فوراً
عضلاتی غذی یا عدی عضلاتی تحریک پیدا کرنی چاہیے۔ دوا کا وقفہ بھی کم کر دینا
چاہیے۔ اگر عدی عضلاتی تریاق پندرہ پندرہ منٹ بعد مریض کو استعمال کرایا
جائے تو اس میں مرض سے چند منٹوں میں جھٹکارا حاصل ہو جاتا ہے
مجبور ہے۔

س :- بعض ایسے مریض دیکھے جاتے ہیں جنہیں دنیا کی کوئی چیز مضحکہ نہیں ہوتی
اگر ذرا سی بھی کوئی غذا کھائی جائے۔ تو فرد آتے کے ذریعے باہر نکل جاتی ہے۔
کون سی تحریک ہے اور اس کا علاج کیا ہے۔

ج: طب اکبر اور شرح اسباب میں لکھا ہے کہ یہ قوت ماسک (روکنے) کی قوت کی کمزوری کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جو بالکل غلط ہے۔ کیونکہ قوت ماسک کو ترک کرنے والی الادویات سرد خشک یا خشک گرم و عضلاتی غدی ہوتی ہیں۔ یعنی ایسی شہاد جن میں ترشی اور تیزابیت کا اثر غالب ہوتا ہے۔ ان سب کے استعمال سے اس مرض میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ یعنی عضلاتی تحریک شدید ہوتی ہے چونکہ اس تحریک میں سردی کی شدت اور خشکی کی زیادتی سے رطوبات خشک ہو جاتی ہیں جس سے معدہ میں انقباض بڑھ جاتا ہے جس سے معدہ میں انقلاب معدہ کی صورت و لفرق ہو جاتی ہے۔ اس لئے معدہ غذا کو روکنے کی بجائے باہر پھینک دیتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ حرارت پیدا کی جائے تاکہ معدہ گرم ہو جائے جس سے خشکی ختم ہو کر رطوبت بڑھتی ہے اس لئے ایسے مریض کو ضرورت کے مطابق غدی عضلاتی یا غدی اعصابی دوا یا غذا دی جائے۔ دو تین دن میں کلی آرام کیا جاتا ہے۔

س: پیدائش میں رکاوٹ یا عسرو لاولت عام مرض ہے۔ یہ کون سی تحریک ہے اور اس کا علاج کیا ہے؟

ج: پیدائش میں رکاوٹ تین وجہ سے ہوتی ہے۔

- (۱) پیدائش کے وقت بچہ کا ٹیڑھا ہو جانا یا بڑا ہونا۔ جو بغیر اپریشن نامکن ہے۔
- (۲) اعصابی تحریک سے عضلات میں رد عمل کم ہو جانا۔ اس کا علاج عضلاتی تحریک پیدا کرنا ہے۔

(۳) غدی تحریک سے عضلات میں تحلیل سے ضعف رافع ہو جاتا ہے جو بچے کی پیدائش میں رکاوٹ کا سبب بن جاتا ہے۔ ایسے موقع پر اعصابی تحریک پیدا کرنی چاہیے۔ اگر بوسے تو ابند ام نہانی میں کسٹرائل یا کوئی اور روغن لگانا

چاہیے فوراً بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔

س :- کثرت سے لڑکیاں پیدا ہونا بھی ایک مرض ہے۔ جو والدین کے لئے پریشانی کا سبب ہے۔ کیا اس مرض کا سبب بھی ممکن ہے۔ نیز بتایا جائے کہ یہ کون سی تحریک کا مظہر ہے۔

ج :- کثرت سے لڑکیاں ان والدین کے ہاں پیدا ہوتی ہیں جن کی زیادہ تر تحریک اعصابی ہوتی ہے۔ اور حمل کے دوران بھی اعصابی اثر زیادہ رہتا ہے۔ اس کے برعکس اگر ایسی عورتوں کی تحریک عضلاتی غدی کردی جائے تو یقیناً لڑکا پیدا ہوتا ہے یہ بھی اس وقت تک ناممکن ہے۔ جب حمل کے ابتدائی دو ماہ ہی گزرے ہوں۔ کیونکہ حمل کے تیسرے ماہ میں جنین کے عضلات شروع ہو جاتے ہیں۔

س :- سرطان کس تحریک کا مظہر ہے اور اس کا سبب کیا ہے۔

ج :- سرطان عضلاتی اعصابی تحریک ہے۔ یہ سرد قسم کا سر وادی بھوڑا ہوتا ہے۔ اس میں جب تک پیپ نہ پڑ جائے ورم جمیل نہیں ہو سکتا۔ اس مقعد کے لئے غدی عضلاتی ملین اور مسہل کھانے کے لئے اور غدی عضلاتی مسہل تیل میں پلٹس بنا کر مقام موقوف پر باندھنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

س :- بعض دفعہ خون منہ ناک اور کان سے اخراج پاتا ہے۔ کسی وقت پیشاب کی نالی، رحم اور مقعد سے خون آتا ہے۔ کیا ان تمام مقامات سے خون ایک ہی تحریک سے اخراج پاتا ہے۔

ج :- منہ ناک، کان اور پھیپھڑوں سے خون کا آنا عضلاتی اعصابی تحریک ہے۔ پیشاب کی نالی، رحم اور مقعد سے خون کا آنا عضلاتی غدی تحریک ہے۔ اگر خون بغیر تکلیف اور شدت سے اخراج پائے تو غدی اعصابی دوا دیں۔ یقینی فائدہ ہے۔

ہوگا۔

س :- لقوہ کون سی تحریک ہے۔ اور منہ کے ٹڑھا ہونے کو لقوہ کیوں کہتے ہیں۔
ج :- لقوہ عضلاتی اعصابی تحریک ہے۔ لقوہ کے اصل منہ غیب کے ہیں جو کہ غیب جب مٹتا ہے تو اس کا منہ بائیں طرف ٹڑھا ہوتا ہے۔ اسی نسبت سے جب انسان کا منہ ٹڑھا ہوتا ہے تو اسے لقوہ کہتے ہیں۔ اکثر چہرہ بائیں طرف ٹڑھا نہیں ہوتا۔ اگر بائیں طرف کا چہرہ ٹڑھا ہو جائے تو بائیں طرف کا فالج بھی ضرور ہوگا۔

س :- کیا مایحویا اور جنون ایک ہی غلطی کے بگاڑ کا نتیجہ ہیں۔ اور ان کو علاج کیا ہے؟

ج :- مایحویا غلط سوداوی اور عضلاتی اعصابی تحریک میں ہوتا ہے۔ جبکہ جنون غلط صفراوی اور غذائی عضلاتی تحریک میں ہوتا ہے۔ چونکہ دونوں مختلف اعضاء کی پیداوار ہیں اس لئے ان کا علاج بھی مختلف ہے۔ مایحویا کے مریض میں سودا کی بیدارگی بڑھ جاتی ہے۔ غذائی عضلاتی یا غذائی اعصابی ضرورت کے مطابق استعمال کئے جاسکتے ہیں اور جنون میں اعصابی غذائی ادویات تریاق کا درجہ رکھتی ہیں۔ کیونکہ یہ ادویات صفرا کی حدت کو کم کر دیتی ہیں۔

س :- مفرد اعضاء میں مرض کی ابتدا کیسے ہوتی ہے۔ جو مختلف تکالیف اور مختلف علامات کا سبب بنتی ہے۔

ج :- چونکہ طب نے مرض کی تعریف یوں کی ہے کہ جب تک مفرد اعضاء اپنے مفروضہ افعال درست انجام دے رہے ہیں تو صحت قائم رہتی ہے اور جب انہی اعضاء کے افعال درست نہیں رہتے تو صحت قائم نہیں رہ سکتی۔ اس کا نام مرض ہے۔ چونکہ مفرد اعضاء کا غلط اور کیفیات سے گہرا تعلق ہے۔ اس لئے

جسم میں کسی دوا غذا یا شے سے جو کیفیت بھی بڑھے گی وہ اپنے مخصوص مفرد اعضا کو تیز یا سست کر دے گی۔ اسی طرح جب باہر سے کوئی مہیج اثر کرے تو اس سے جو مفرد عضو متاثر ہوگا اسی کی تحریک کی علامات ظاہر ہوں گی۔ اس کے علاوہ دوسرے اعضاء میں تحلیل اور تسکین ہوگی اس لئے جب بھی کوئی کیفیت یا خلط یا انقباضی جذبہ بڑھے گا تو اعضاء کے افعال درست نہیں رہیں گے جس سے کوئی نہ کوئی غیر طبعی علامت ظاہر ہو جائے گی

یاد رکھیں کہ ان غیر طبعی علامات کو رفع کرنے کے لئے اسی مفرد اعضاء کے افعال درست کرنا ہوں گے جس کی یہ علامات ہیں۔ جو مہیج مفرد اعضاء کے افعال درست ہو جائیں گے۔ غیر طبعی علامات ساتھ ہی ختم ہو جائیں گی۔ ان علامات کو درج ذیل مریض پر ظلم کرنا ہے۔

س :- گردن توڑ بخار کی تحریک بتائیے۔

ج :- گردن توڑ بخار اعضاء کی عضلاتی تحریک سے ہوتا ہے۔ اصل کے علاج کے لئے عضلاتی غدی تحریک پیدا کریں۔

س :- بعض مریضوں کے ناخن بیٹھ جاتے ہیں یہ کون سی تحریک ہے

ج :- ناخنوں کا بیٹھ جانا اعضاء کی عضلاتی تحریک ہے۔ ناخن چونکہ ہڈیوں سے تعلق رکھتے ہیں اور ہڈیوں کا مادہ چونا ہے۔ اعضاء کی تحریک سے ہڈیوں کی غذا (چونا) کی پیدائش بند ہو جاتی ہے۔ یا عضلات چونا کو ضرورت کے مطابق جذب نہیں کر سکتے۔

جو چونا غذا میں ہوتا ہے وہ اعضاء کی تیزی کی وجہ سے خارج ہو جاتا ہے اس لئے مریض کی تحریک عضلاتی اعضاء پیدا کی جائے اور کوشش کی جائے کہ مریض کو غذا میں چونے کی مقدار کافی ہو۔ اگر حرارت کی بے حد کمی محسوس کریں تو عضلاتی غدی دوا دیں۔ بے حد میضہ ہے۔ دوا مرقع محل کو دیکھ کر دینی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ناخن چند دنوں میں ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ ایسے مریض کو اڑھے، گروشت اور دودھ ضرور دیا جائے۔

ج:۔ لہفص مریضوں کے جوڑوں میں شدید درد ہوتا ہے۔ حالانکہ جوڑوں کے مقام پر کسی قسم کا انجمار یا کوئی غیر طبعی علامت ظاہر نہیں ہوتی۔ لیکن اس کے برعکس بعض مریضوں کے جوڑوں پر درم بھی کافی ہوتا ہے۔ لیکن درد اتنی شدت سے نہیں ہوتا ج:۔ پہلی قسم کے دردوں کی اصل وجہ یہ ہوتی ہے کہ جوڑوں میں رطوبت کی بے حد کمی آجاتی ہے۔ یا مقام ماؤف کی رطوبات سردی خشکی و سئلان اعصابی کی وجہ سے خشک ہو جاتی ہیں۔ اس طرح جوڑے پتھر جلتے ہیں۔ اس قسم کے درد عضلاتی اعصابی ہوتے ہیں۔ عضلاتی غدی دوا دیں۔ اگر حرارت کی انتہائی کمی ہو تو غدی عضلاتی مسہل کھلانے سے اور غدی عضلاتی مسہل کوتیل میں ملا کر مقام ماؤف پر پیپ کرنے سے جوڑ بہت جلد کھل جاتے ہیں۔

دوسری قسم کے جوڑوں میں حرارت کی زیادتی کی وجہ سے رطوبات تھیلی ہو کر جوڑوں میں جمع ہو جاتی ہیں۔ رطوبات کی کثرت سے جوڑوں میں ضرورت سے مطابق حرکت نہیں ہو سکتی جس سے درد ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ حرارت کی کثرت ہوتی ہے اس لئے درد کم ہوتا ہے۔ ایسے درد غدی عضلاتی ہونے میں اور غدی اعصابی مسہل استعمال کرنے سے آرام آ جاتا ہے۔

ج:۔ پیشاب میں خون کا آنا اور شدید جلن کے ساتھ قطرہ قطرہ خارج ہونا۔ اسی طرح پیشاب میں پتھر یا خاصج ہونا کون سی تحریک ہے۔

ج:۔ پیشاب میں خون کا آنا عضلاتی غدی تحریک ہے۔ علاج کے لئے غدی اعصابی دوا دیں۔ پیشاب کا شدید جلن کے ساتھ قطرہ قطرہ خارج ہونا غدی عضلاتی تحریک ہے۔ بعض اوقات غدی اعصابی تحریک میں بھی شدید جلن ہوتی ہے۔ اس

لئے فوری آرام کے لئے اعصابی غذی دوا دیں۔ گردوں اور مثانہ میں پتھریاں
بننا عضلاتی اعصابی تحریک ہے۔ جب پتھریاں ریزہ ریزہ ہو کر خارج ہوتی ہیں
ہوجاتی ہیں تو اس وقت غذی تحریک پیدا ہوجاتی ہے۔ لہذا پتھریاں کا بہترین
علاج غذی تحریک پیدا کرنا ہے۔

ح :-۔ غذی تحریک صفرا کی تحریک سمجھی جاتی ہے جو گرم خشک ہے۔ اسی تحریک
میں صفرا بنتا ہے۔ تو بتایا جائے کہ اس تحریک میں سودا کیوں نہیں بنتا۔ جس کے خلق
یہ امر مسلمہ ہے کہ خون کے شدید احتراق سے سودا پیدا ہوتا ہے۔

ج :-۔ یاد رکھیں کہ گرمی کی کثرت انتہائی غذی تحریک میں نہیں ہوتی بلکہ غذی تحریک
تو اس وقت پیدا ہوتی ہے جب اس میں سکون ہو جو سرد قسم کی رطوبات ہوتا ہے جب
غذی تحریک شروع ہوتی ہے تو جگر میں سیکڑ پیدا ہونا شروع ہوجاتا ہے۔ یہ
گرمی بڑھنے لگتی ہے جو مولہ سودا ہے۔ جو سہی گرمی بڑھتی ہے تو فوراً گرمی کی زیادتی
سے جگر میں تحلیل شروع ہوجاتی ہے اور فوراً ہی بدن کی فالتو حرارت اخراج
پانا شروع ہوجاتی ہے۔ جو اعصابی تحریک کا سبب بنتی ہے نظریہ مفرد اعضا
میں یہ امر مسلمہ ہے کہ جگر و غدہ میں خون کثرت سے اس وقت آتا ہے جب اعضاء
تحریک بڑھتی ہے۔ اس لئے ایک طرف جگر میں خون کی وجہ سے حرارت کی کثرت
ہوتی ہے دوسری طرف سرد قسم کی رطوبات ہوتی ہیں۔ جو اس حرارت کو بھگانے
اور کم کرنے کا سبب بنتی ہیں۔ نتیجہ کے طور پر یہی رطوبات انتہائی سرد اور خشک ہو
جاتی ہیں اور سودا میں تبدیل ہوجاتی ہیں۔ اس وقت اعصابی عضلاتی تحریک
ہوتی ہے جس کی کمی یا تحریک عضلاتی اعصابی سودا کی تحریک ہے اس لئے یہ
مفروضہ غلط ٹھہرا کہ خون کے شدید احتراق سے سودا پیدا ہوتا ہے حقیقت
یہ ہے کہ صفرا خون کی مدت و حرارت اور احتراق ختم ہونے کے بعد سودا

پیدا ہوتا ہے۔

س:- سر کے بال سفید کیوں ہو جاتے ہیں۔

ج:- جسم میں بغور طو بات کی زیادتی اور حرارت کے کم ہو جانے سے سر کے بال سفید ہو جاتے ہیں۔ اگر جسم انسان کی حرارت بحال کر دی جائے تو سر کے بال دوبارہ سیاہ ہو سکتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے عضلاتی غدی یا غدی عضلاتی ادویہ اور اغذیہ سفید ہوتی ہیں۔

س:- مرگی کون سی تحریک سے ظہور میں آتی ہے۔ اس کی کتنی اقسام ہیں اور ان کا کیا علاج ہے؟

ج:- مرگی اعصابی تحریک کی منظر ہے۔ اس کی تین اقسام ہیں۔ (۱) صرع دماغی (۲) صرع معدی (۳) صرع اطرافی۔

(۱) صرع دماغی اعصابی عضلاتی میں ہوتی ہے۔ اس کا علاج عضلاتی اعصابی ہے (۲) صرع معدی میں معدہ کے اعصاب قبلائے مرض ہوتے ہیں۔ ایسے مریض کا زہریلا مواد معدہ میں تیار ہوتا ہے۔ اس کی تحریک عضلاتی اعصابی ہوتی ہے عام طور پر اسے صرع سوداوی بھی کہتے ہیں۔ اس کا علاج عضلاتی غدی تحریک ہے (۳) صرع اطرافی۔ اس کا زہریلا مواد اطراف میں تیار ہوتا ہے لیکن یہ حقیقت میں اعصابی مرض ہے۔ جس کا علاج عضلاتی تحریک پیدا کرنا ہے۔

س:- بعض بچے پیدا ہوتے ہی طور پر اندھے پیدا ہوتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

ج:- نابینا بچوں کے والدین کی تحریک اعصابی ہوتی ہے بلکہ ایسے بچوں کے والدین نقلی صحت میں مبتلا ہوتے ہیں۔ آج کل جتنے مریض سفید موتیا کے ہیں انہیں بھی اعصابی تحریک ہوتی ہے۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ والدین کا جو عضو کمزور ہوگا تو بچوں کا بھی وہی

عضو کو زندہ پانا نقص ہوتا ہے۔ جیسے والدین کو اگر آنفک ہے۔ تو بچے بھی آنفک میں مبتلا ہوا کرتے ہیں۔ یا بعد میں انہیں آنفک ہو جاتا ہے۔ اور وہ مرجاتے ہیں۔ اسی طرح اگر والدین اندھے ہیں۔ تو ان کے بچے بھی اندھے یا ثقل سماعت میں مبتلا ہوتے ہیں۔

س:- بعض عورتوں کے ہمیشہ پاگل بچے پیدا ہوتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟
ج:- پاگل بچوں کے والدین کی مستقل تحریک اعصابی ہوتی ہے بلکہ ایسے ماں باپ خود کسی خطرناک بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں۔ جیسے آنفک، خنازیر، ذیابیطس مرگی اور موٹاپا وغیرہ۔ جو بچے پیدا انھی طور پر یا کچھ عرصہ بعد پاگل ہو جاتیں۔ انہیں اعصابی تحریک ہوتی ہے اور ان کی سب سے بڑی علامت منہ سے رال بہنا دیکھی جاتی ہے یا سرگی کا دورہ پڑنا شروع ہو جاتا ہے۔

س:- جسم میں رسولیاں بننے کی کیا وجوہات ہیں۔ اور ان کا کیا علاج ہے۔
ج:- جسم میں رسولیاں بننے کی اصل وجہ عضلاتی اعصابی تحریک ہے۔ غلط سودا ہوتی ہے۔ علاج کے لئے عضلاتی غذی یا غذی عضلاتی ادویہ میسر ہیں۔
س:- عضو تناسل میں کبھی کی صورت میں مفرد اعضا کی فرداً فرداً تیزی کی حالت میں کون کون سی علامات ہوں گی۔

ج:- اگر اعصاب کی تیزی کی وجہ سے کبھی ہوگی۔ تو احساس میں کمی ہوگی۔ دوسرے نفلوں میں اگر احساس میں کمی ہے تو اعصابی انسجہ میں خرابی ہے۔ اگر اعتدال میں کمی ہے تو عضلاتی انسجہ میں خرابی ہے۔

اگر حرارت و خون اور رطوبت درجہ کے جو شش میں خرابی ہے تو یہ غذی و غشائی خرابی کا نتیجہ ہے۔

س:- بوا سیری مادہ سے کیا مراد ہے کون سے مادہ سے بوا سیر نمودار ہوتی ہے۔

جاء :- بوا سیری مادہ ایک ایسا ذریعہ ہے جس کی پیدائش جسم انسان میں ہوتی ہے جب تک جسم میں بوا سیری مادہ پیدا نہ ہو۔ اس وقت تک جسم میں بوا سیری کے اثرات اور علامات ظاہر نہیں ہوتیں۔

یاد رکھیں کہ ہر طبیعت قلب و عضلات کی تیزی سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کی زیادتی اور اس میں ختم ہونے کا جو مادہ تیار ہوتا ہے اسے بوا سیری مادہ یا بوا سیری ذہر کہتے ہیں۔ اس ذہر سے نہ صرف بوا سیر نمودار ہوتی ہے۔ بلکہ چنبیل، بخارش، رستے اور اسی قسم کی اور کئی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں۔

س :- کیا یہ ممکن ہے کہ بوا سیری مادہ کی موجودگی میں آنفلیکسی یا سوزا کی ذہر پیدا ہو جائیں
ج :- جب تک جسم میں بوا سیر کا ذہری مادہ ہوگا اس وقت تک کوئی ذہریادہ اثر نہیں کہے گا۔ خصوصاً انسانی ذہروں میں آنفلیکسی ذہریادہ سوزا کی ذہریادہ ان کے مامے یا جراثیم بالکل اثر نہیں کر سکتے۔ اگر بوا سیری ذہر نہ آنفلیکسی یا سوزا کی ذہر کے اثرات غالب آجائیں تو نہ صرف بوا سیر کہ بوا سیری مادہ ختم ہو جائے گا۔ ورنہ بوا سیری ذہر ان ذہروں کو ختم کر دے گا۔

س :- کیا آنفلیکس اور سوزاک دونوں اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ بعض دفعہ سوزاک کے ساتھ آنفلیکس کے زخم بھی دیکھے جاتے ہیں۔

ج :- یاد رکھیں کہ آنفلیکس اور سوزاک دو مختلف ذہروں کی پیداوار ہیں اور یہ ذہر کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے اگر سوزاک کے ساتھ آنفلیکس کے اثرات ظاہر ہوں تو وہ آنفلیکس کے ابتدائی اثرات ہوں گے۔ جب تک آنفلیکس کے زہر شدت اختیار نہیں کریں گے سوزاک ختم نہیں ہوگا۔ یہ اسی وقت ہوگا جب آنفلیکس کے زہر کے اثرات سوزاک کے اثرات پر غالب آجائیں گے۔ تو سوزاک کے اثرات خود بخود ختم ہو جائیں گے۔ اگر سوزاک کے اثرات ختم نہ ہوئے تو آنفلیکس کے اثرات

خود بخود دفع ہو جائیں گے۔

س :- کسی شخص کا بولنا بند ہو جانا کون سی تحریک ہے اور اس کا علاج کیا ہے؟
ج :- چونکہ زبان عضلاتی عضو ہے اور حرکت کرتی ہے۔ ضرورت کے مطابق حرکت نہ ہو تو زبان کوئی لفظ بھی نہیں جاسکتی۔ اسی طرح جب منہ میں پانی زیادہ ہو تو بھی زبان بول نہیں سکتی۔ اس لئے جب تک زبان کے اعصابی السجہ میں تحریک واقع نہ ہو اس وقت تک اس میں صنف نہیں ہو سکتا۔

چونکہ اعصابی تحریک کی وجہ سے زبان بھول کر موٹی ہو جاتی ہے اس لئے ضرورت کے مطابق حرکت نہیں کر سکتی۔ دوسرے اسی تحریک کی وجہ سے منہ سے رطوبات کا اخراج شدید ہو جاتا ہے۔ نتیجہ کے طور پر مریض بولنا بند ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص پہلے ٹھیک بولتا ہو اور بعد میں بولنا بند ہو جائے۔ تو ایسے شخص کے منہ سے ہر وقت رال بہتی ہے۔ جو اعصابی تحریک کی واضح علامت ہے۔ نالیے مریض کو ضرورت کے مطابق عضلاتی اعصابی یا عضلاتی غدی دوا دیں۔ انشاء اللہ جلد ہی بولنا شروع ہو جائے گا۔ زبان پر بھی کوئی عضلاتی دوا لگائی جائے تو مفید ہے۔

ایک واقعہ ۱۹۷۰ء کے ادائل میں ایک نوجوان لڑکی سلب میں لائی گئی جو پہلے ٹھیک ٹھاک باتیں کرتی تھی۔ جب اس کے ہاں پہلا

بچہ پیدا ہوا تو وضع حمل کے ایک ماہ بعد بولنا بند ہو گئی۔ اس کی کیفیت یہ تھی کہ وہ ایک لفظ بھی زبان سے بول نہیں سکتی تھی۔ کسی قسم کا درد اور بے چینی اس کے منہ میں نہیں تھی۔ سارا دن اس کے منہ سے بچوں کی طرح رال بہتی رہتی تھی اور وہ ضروری دیر کے بعد اسے صاف کرتی رہتی تھی جب روٹی کا لقمہ انچہ منہ میں ڈالتی تو وہ زبان کے ذریعے لقمہ کو دانتوں کے نیچے نہیں کر سکتی تھی بلکہ ہر لقمہ کو اپنے ہاتھ کی انگلی سے دانتوں کے نیچے کرتی تھی۔ عضلاتی ادویہ کے استعمال سے وہ ٹھیک ہو

ہو گئی۔

س :- کالی کھانسی کس تحریک میں ہوتی ہے اور اس کا علاج کیا ہے۔

ج :- کالی کھانسی بھی عسر العلاج ہے کھانے اس کا کوئی خاص مزاج قائم نہیں کیا کسی خاص عضو ریش سے اس کا تعلق نہیں جوڑا گیا۔ کتب طبیبہ میں اس کے لئے جو نسخہ جات ملتے ہیں وہ مختلف مزاج رکھتے ہیں۔ لیکن ہر ایک نسخہ کو دھوی سے پیش کیا جا رہا ہے۔ کوئی اعصابی و بلغمی نسخہ ہے تو دوسرا صفادی اور تیسرا سودا پیدا کرنے والا ہے۔ اگر یہ قسمتی ہے کوئی نسخہ درست تجویز کر دیا جاتا ہے تو مریض کو غذا غلط بتائی جاتی ہے۔ جس سے ناکامی ہوتی ہے۔ مریض کم از کم تین ماہ تک اس تکلیف میں مبتلا رہتا ہے۔

یاد رکھیں کہ کالی کھانسی اعصابی سوزش کا نتیجہ ہے۔ جس کا علاج عضلاتی اعصابی یا عضلاتی ہڈی ادویہ اور غذیہ اور اشیا ہیں۔ مریض کو فوری شفا کے لئے عضلاتی ادویہ کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل غذا دیں :-

صبح عمر کے مطابق ایک انڈے سے تین انڈے تک۔ انہیں ابال کر دیا جائے۔ یا مٹی یا سالن بنا کر دیں۔ دوپہر کو پسن کی دہلی۔ پکڑے۔ ہر قسم کی ترش اشیا بڑا بھوٹا گوشت وغیرہ میں سے کوئی نہ کھلا کر اوپر قبوہ پلا دیں۔ شام کو انڈا انفرت کے مطابق ہوگی اور تھوہ۔ انشاء اللہ چند دنوں میں فائدہ ہوگا۔

نوٹ :- اگر شیر خوار بچے کو یہ تکلیف ہو تو بچے کو صرف عضلاتی ادویہ اور قبوہ پلائیں لیکن دوسری اشیا بچے کی والدہ کھائے۔ کوئی سرد اور بلغمی نہ نہ کھائے۔

س :- خشک و تر خارش کون سی تحریک میں ظاہر ہوتی ہے۔

ج :- تر خارش عضلاتی اعصابی اور خشک خارش عضلاتی ہڈی تحریک کا نتیجہ ہے خارش بھی مریض کو عضلاتی ہڈی کھانے اور ملنے کے لئے اور خشک خارش مریض کے مریض

کو غذائی عضلاتی ملیں۔ اور مسہل کھانے کے لئے اور مالش کے لئے غذائی عضلاتی مسہل دیں۔

یاد رکھیں کہ ترخارش جب مزمن صورت اختیار کرتی ہے تو پینل میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ پینل کے لئے عضلاتی غذائی سے غذائی عضلاتی ادویہ، اعذہ اور اسشیار میضہ ہیں۔ ترخارش تر ہو یا خشک یا پینل ان پر غذائی عضلاتی کی مالش کریں۔ جب دوا سے سوچن ہو جائے یا چھوٹی پھنسیاں نکل آئیں تو دوا کم کر دیں جب دوا کی وجہ سے پھنسیاں یا سوچن ہو جائے گی تو ترخارش باقی نہیں رہے گی۔

س :- منیجرال کون سی تحریک میں ظاہر ہوتی ہیں۔

ج :- گلے کے غددرطوبات کے اجتماع سے پھول جاتے ہیں۔ جس کا سبب اعصابی عضلاتی تحریک ہے۔ منیجرال کے لئے ذیل کا نسخہ مجرب ہے۔

مرشح سرخ (چار حصہ)، رائی (چار حصے)، کشتہ فولاد اور ایک حصہ (کشتہ اذوائی ایک حصہ) سم الفار $\frac{1}{4}$ حصہ

ترکیب تیار کی :- تمام ادویہ کو علیحدہ علیحدہ باریک پیس کر لیں اور حسب بقدر منخو دنیا میں۔

مقدار خوراک :- جو ان مریض کے لئے ایک گولی دن میں چار بار ہمراہ پانی یا تھوہ اس نسخہ سے رستی ہوئی منیجر میں بھی نیست و نابود ہو جاتی ہیں۔ تجربہ شدہ ہے۔

س :- ایک شخص عمر ۲۵ سال۔ جس کی عام صحت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ اس کے تمام جسم پر خشکی کے پھلکے اترتے ہیں۔ خاص کر سردی کے موسم میں تکلیف زیادہ ہو جاتی ہے۔ اس کے ساتھ مصافحہ کرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ قبض کی بجائے دو تین اجابتیں ہو جاتی ہیں۔ مرض بیس سال پرانا ہے۔ (جیل احمد)

:- عضلاتی اعصابی تحریک ہے۔ عضلاتی غذائی دوا دیں۔ اس سے معہہ میں

حالات پیدا ہو کر پاخانے بھی رک جاتے ہیں۔

س:- پچھلی کیوں آتی ہے۔ علاج کے لئے کون سی تحریک پیدا کی جائے۔

ج:- عضلاتی ندی تحریک ہے۔ معدہ کے عضلات میں خشکی کے باعث سیکڑ پیدا ہو جاتا ہے۔ جبرائست حرکت ہے۔ غدی اعضاء دوادیں۔ گرم دودھ لگی طا کر دیں۔ فلوڈ کے وقت غدی عضلاتی دوا بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

س:- کیا وجہ ہے کہ بعض مریضوں کو رات کو دودھ پینے سے سر درد ہونے لگتا ہے۔ اگر پائے یا قہوہ پیا جائے تو درد رک جاتا ہے۔

ج:- چونکہ دودھ کی تاثیر سرد ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے بطن پیدا ہو کر درد سر شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس چائے خشک تاثیر رکھتی ہے۔ اس لئے درد نہیں ہوتا۔ کیونکہ خشکی کی زیادتی سے عضلات میں سیکڑ ہو کر گرمی اور جلن پیدا ہوتی ہے یاد رکھیں کہ چہاں پر گرمی ہوگی وہاں پھیلاؤ ہوگا۔ جہاں پھیلاؤ ہو وہاں درد نہیں ہوتا۔

س:- کیا عمر کے ساتھ تحریکیں بھی بدلتی رہتی ہیں۔

ج:- یہ سلسلہ ہے کہ بچوں میں عمر بڑھتی ہے تحریکیں بھی بدلتی رہتی ہیں۔ بچپن کی تحریک اعضاء غدی سے اعضاء عضلاتی ہوتی ہے۔ جوان مردوں کی تحریک عضلاتی غدی اور غدی عضلاتی ہوتی ہے۔ جوان عورتوں کی تحریک غدی عضلاتی سے غدی اعضاء تک ممتدی ہے۔ بڑھاپہ میں عضلاتی اعضاء کی تحریک ہوتی ہے۔

س:- تو بچ کون سی تحریک ہے اس کا علاج کیا ہے۔

ج:- تو بچ عضلاتی اعضاء کی تحریک ہے۔ انٹریوں میں مواد جم کر اس قدر سخت ہو جاتا ہے کہ اینا دغینو سے بھی اعلاج نہیں پاسکتا۔ اس لئے ایسے مریض کو بار بار دیوب دینے یا اینا کرنے سے احتراز کرنا چاہیے۔ کیونکہ بعض دفعہ ٹیکلف تو یاد دہ

بھی ہو جاتی ہے۔ قریح کا حصول علاج یہ ہے کہ جسم میں حرارت پیدا کی جائے جس کے لئے عضلاتی غذائی مسہل تریاق کا درجہ رکھتا ہے۔ ایسے موقع پر عضلاتی غذائی مسہل ہمراہ کشتہ کچلہ اور تریاق ہیضم پندرہ پندرہ منٹ بعد دینا چاہیئے۔ تھوڑی دیر میں درد بند ہو جا رہے۔ حرارت کی کثرت سے سسے تحلیل ہو کر اخرج یا نخرج ہو جاتے ہیں۔ اگر بیٹ میں ریاح رکھے ہوئے ہوں تو وہ بھی خالص ہو جاتے ہیں۔

س:- ایڑیوں میں درد ہونے کی کیا وجہ ہے۔ اور سد باب کی تدبیر بتائیں۔

ج:- جیسا کہ پہلے کئی جگہ بتایا جا چکا ہے کہ درد تین اقسام کے ہوتے ہیں۔

۱۔ آرام اور سکون کی حالت میں درد کا ہونا۔ اور حرکت کرنے سے درد کا رفع ہو جانا۔ ایسے درد اعصابی ہوتے ہیں۔

۲۔ آرام اور سکون کی حالت میں درد نہ ہو بلکہ جب خداسی حرکت کی جائے تو شدید درد ہو۔ ایسے درد غذائی ہوتے ہیں۔

۳۔ آرام و سکون اور حرکت سے درد نہ ہو بلکہ جب مقام درد پر دباؤ ڈالا جائے تو درد کا احساس ہو۔ ایسے درد عضلاتی ہوتے ہیں۔

چونکہ ایڑیوں میں درد صرف اس وقت ہوتا ہے جب ایڑیوں پر دباؤ پڑتا ہے اس لئے یہ درد بھی عضلاتی تحریک سے ہوتا ہے۔ اس کا علاج غذائی تحریک پیدا کرنا ہے۔ خاص کر غذائی تحریک پیدا کریں۔ یقینی شفا ہوگی

س:- جوع الکلب اور جوع البقر میں کیا فرق ہے؟

ج:- جوع الکلب (کتے کی بھوک) اس مرض میں اس قدر بھوک لگتی ہے کہ مریض چاہے جس قدر کھائے بھوک لگنی بند نہیں ہوتی۔ یہ عضلاتی اعصابی تحریک ہے چونکہ بھوک شدید ہوتی ہے اس لئے مریض ضرورت سے زیادہ کھا لیتا ہے۔ اس لئے غذا الہدی طرح ہضم نہیں ہو سکتی اور اس سے جیسر پیدا ہو کر بیٹ میں اجماع

اجاتا ہے جس سے قے آنے لگتی ہے۔ ایسے مریض کو عضلاتی غدی یا غدی عضلاتی ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں۔

جوع البقر دہل کی بھوک، اس مرض میں مریض کی بھوک بالکل بند ہو جاتی ہے کئی کئی دنوں تک بھوک محسوس نہیں ہوتی۔ یہ اعصابی عضلاتی تحریک ہے۔ ایسے مریض کو ترشی کثرت سے استعمال کرائیں۔ ضرورت کے مطابق عضلاتی اعصابی یا عضلاتی غدی دوا دیں تاکہ معدہ گرم ہو کر بھوک محسوس ہو۔

س:- غشی اور بے ہوشی میں کیا فرق ہے۔ کون کون سی تحریک میں ظاہر ہوتی ہیں
ج:- غشی میں مریض اچانک بیٹھے ہوئے یا چلتے ہوئے ہوش و حواس کھو بیٹھتا ہے اور گر پڑتا ہے۔ اس کے برعکس بے ہوشی مریض پر اچانک طاری نہیں ہوتی۔ مریض کسی بیماری کی وجہ سے کمزور ہو کر آہستہ آہستہ بے ہوش ہو جاتا ہے۔ غشی کا دورہ ختم ہونے کے بعد مریض اپنے اندر کمزوری یا ناطاتی محسوس نہیں کرتا اس کے برعکس بیہوشی کا مریض پہلے سے زیادہ کمزور اور نحیف ہو جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ غشی غدی تحریک سے ہوتی ہے۔ جس میں حرارت کی کثرت ہوتی ہے۔ دورہ ختم ہونے پر بھی حرارت کی کمی محسوس نہیں ہوتی۔ جو کمزوری کا سبب نہیں بنتی۔ اس کے برعکس بیہوشی اعصابی تحریک سے ہوتی ہے۔ جس میں حرارت کا اعزاز بہت ہوتا ہے۔ رد عمل کے طور پر بھی عضلات کو حرارت پیدا کرنی پڑتی ہے اس لئے لازمی ہے کہ جب عضلات سے زیادہ کام لیا گیا تو وہ نحیف اور کمزور ہو جائیں گے اور مریض کمزوری محسوس کرے گا۔

غشی کے مریض کو مفرحات اور خوشبودار اشیاء سے استعمال کرائیں۔ اور بیہوشی کے مریض کو محرکات عضلات استعمال کرائیں۔

س:- کسی عضو کا اپنے حجم سے بڑا ہو جانا کون سی تحریک ہے۔ مثلاً طحال، جگر اور

قلب وغیرہ۔

ج :- کسی عضو کا اپنے حجم سے بڑا ہو جانا دو وجہ سے ہے۔ ایک طبعی اور ایک غیر طبعی۔ طبعی طور پر اعضا کا بڑھنا، نشوونما پانائمر کے مطابق ہوتا ہے۔ اس کے برعکس اعضا کے غیر طبعی بڑھنے کے نشوونما اور عمر کا کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ کسی بھی عمر میں ہو سکتا ہے۔ غیر طبعی بڑھاؤ کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ اعضا میں تسکین ہو کر اس میں رطوبات جمع ہو جاتی ہیں جن سے عضو پھول جاتا ہے مثلاً اعصابی تحریک سے طحال و قلب سکون کی وجہ سے پھول جاتے ہیں کیونکہ اس وقت ان میں رطوبات جمع ہو جایا کرتی ہیں۔

۲۔ اعضا میں تحلیل و حرارت سے ان کا پھیل جانا مثلاً اعصابی تحریک سے مگر میں تحلیل ہو کر پھیل جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض مریضوں میں مگر و طحال ایک ہی وقت میں بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور ایک ہی عضلاتی دوا سے درست ہو جاتے ہیں۔ جس کی صورت یہ ہوتی ہے۔ چونکہ اعصابی تحریک سے طحال و قلب میں سکون ہو جاتا ہے جس سے یہ پھول جاتے ہیں۔ دوسری طرف مگر میں حرارت ہوتی ہے جس سے وہ اپنے حجم میں پھیل جاتا ہے۔

جب عضلات کو تحریک دی جاتی ہے تو ان کی جمع شدہ رطوبات سیکڑ کی وجہ سے خارج ہو جاتی ہیں۔ اور وہ اصل حالت پر آ جاتے ہیں۔ دوسری طرف مگر میں تحلیل ختم ہو کر سکون ہو جاتا ہے۔ جس سے مگر بھی اپنی اصلی حالت پر آ جاتا ہے۔

اسی طرح کسی مریض میں صرف مگر بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ جو عضلاتی تحریک سے ہوتا ہے کیونکہ عضلاتی تحریک سے مگر میں سکون ہو کر رطوبات جمع ہو جاتی ہیں۔ جب مگر کو تحریک میں لایا جاتا ہے تو وہ اپنی اصلی حالت پر آ جاتا ہے۔

یاد رکھیں کہ جب کوئی عضو سکون کی وجہ سے بڑا ہو جائے تو اس کا علاج تحریک

سے کرنا چاہیے۔ اور جب کوئی عضو تحلیل کی وجہ سے بڑا ہو جائے تو اس کا علاج تسکین سے کرنا چاہیے۔

س:۔ بعض مریضوں کو دورے پڑنے شروع ہو جاتے ہیں۔ ان کے ہاتھ پاؤں پر شدید تشنچ ہوتا ہے۔ دورے کی حالت میں کبھی کبھی ہاتھ پاؤں کو ادھر ادھر حرکت بھی دیتے ہیں۔ دورہ کی حالت میں کوئی مریض بالکل صاف ہوتا ہے۔ کبھی کبھار تھلا کر ہوتا ہے۔ اور کبھی بالکل چپ پڑا رہتا ہے۔

ج:۔ اس قسم کے دورے اعصابی تحریک میں پڑتے ہیں۔ دورہ کی حالت میں حرکت کا ہونا عضلات کے رد عمل کی علامات ہیں۔ یعنی عضلاتی تحریک پیدا ہونا چاہتی ہے۔ اگر ایسے مریض کو عضلاتی غذائی دوا دی جائے۔ تو فوراً دورے رک جاتے ہیں۔ بعض مریضوں کو دورہ کی حالت میں انچھارا آ جاتا ہے وہ بھی اس دوائے رفع ہو جاتا ہے۔

س:۔ جب پیٹ میں ریاچ جمع ہو جائیں تو شدید درد کیوں ہوتا ہے۔ اسی طرح جڑوں میں بھی ہوا بھر کر درد شروع ہو جاتا ہے۔

ج:۔ ریاچ پیٹ میں جمع ہوں یا جڑوں میں۔ رحم میں جمع ہوں یا گردوں میں ان سب کی تحریک عضلاتی اعصابی ہوتی ہے۔

یاد رکھیں کہ ریاچ پیٹ میں جمع ہوں یا کسی اور جگہ جمع ہوں وہاں پر سردی خفگی ہوتی ہے۔ وہ وہاں پر سیکڑ پیدا کرتی ہیں۔ پھیلائی نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ جب عضلاتی تحریک شدت اختیار کرتی ہے تو عروق و غریبانیں سکڑ جاتی ہیں جس سے خون کا دباؤ بڑھ کر درد ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ریاچ سے پیٹ میں یا کسی اور عضو میں درد ہوتا ہے۔ اس لئے ریاچ کا علاج تحلیل سے کرنا چاہیے۔ یعنی غذائی ادویات استعمال کی جائیں۔

س:- جو آدمی انتہائی موٹے ہو جاتے ہیں اور چلنے پھرنے سے بھی تنگ ہو جاتے ہیں ان کی کون سی تحریک ہوتی ہے۔

ج:- موٹا پاؤدو درجہ سے ہوتا ہے۔ ایک چربی کی زیادتی سے۔ دوسرا طوبت و بطنم کی زیادتی ہے۔ جو موٹا پاچربی کی وجہ سے ہوتا ہے اس کی تحریک اعصابی غدی ہوتی ہے۔ اور جو رطوبت کی وجہ سے ہوتا ہے اس کی تحریک اعصابی عضلاتی ہوتی ہے۔ علاج کی صورت میں عضلاتی اعصابی طین کچھ عرصہ تک کھلانے کے بعد عضلاتی غدی تغذیہ استعمال کرائیں۔ موٹا پاؤدو ہو جائے گا۔

س:- کیا عمر کے ساتھ تحریکیں بھی بدلتی رہتی ہیں۔

ج:- یہ امر سلسلہ ہے کہ جیسے جیسے عمر بڑھتی ہے تحریکیں بھی بدلتی رہتی ہیں۔ بچپن کی تحریک اعصابی غدی ہوتی ہے۔ جوان مردوں کی تحریک عضلاتی غدی اور غدی عضلاتی تک ہوتی ہے۔ جوان عورتوں کی تحریک غدی عضلاتی سے غدی اعصابی تک رہتی ہے۔ یہاں جب بڑھا پا آجاتا ہے۔ تو مرد و عورت کی تحریک عضلاتی اعصابی ہو جاتی ہے۔

س:- جسم انسان کو اگر تحریکات کے تحت دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ دل (قلب) سینہ کے بائیں طرف واقع ہے لیکن قلب و عضلات کی تحریک کی علامات جسم کے دائیں بازو، سینہ، پیچھڑا اور دائیں طرف کی ٹانگ اور گردہ میں ظاہر ہوتی ہیں۔ بالکل اسی طرح دیگر دائیں طرف کی پسلیوں کے نیچے واقع ہے لیکن اس کی تحریک مرض کی علامات جسم کے بائیں طرف آدھے سر، کندھا، سینہ، پیچھڑے اور طحال تک ظاہر ہوتی ہیں۔ اور دماغ کے باوجود سر کے مرکز میں ہونے کے اس کی غیر طبعی علامات دائیں نصف سر سے کندھے تک اور بائیں طرف طحال سے پیٹ، گردہ اور بائیں ٹانگ میں ظاہر ہوتی ہیں۔ کیا وجہ ہے۔

ج :- جہاں تک تحریکات کے تحت جسم انسان کی تقسیم کا تعلق ہے۔ بالکل صحیح معلوم ہوتی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب بھی کسی کو فالج ہوتا ہے تو اس وقت تینوں اعصابے ریشہ میں سے کسی ایک عضو رئیس میں تحریک ہوتی ہے اور یہی ہم دیکھتے ہیں کہ جسم کا ایک نصف حصہ اپنے افعال مفروضہ سے عاجز ہوتا ہے۔ اسی جیسا کہ اس کے برابر دوسری طرف والا عضو نہ صرف درست ہوتا ہے۔ بلکہ اس میں پہلے سے بھی زیادہ طاقت ہوتی ہے۔ مثلاً بائیں حصہ میں فالج ہے تو دائیں طرف والے اعضا بالکل درست ہوتے ہیں۔

جہاں تک کسی عضو رئیس میں تحریک کی علامات کا جسم کی دوسری طرف ظاہر ہونے کا تعلق ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ تحریک والے عضو سے دوران خون دور ہے کیونکہ قدرت فیاض واقع ہوتی ہے۔ قدرت تحریک والے عضو سے دوران خون دور رکھتی ہے تاکہ تحریک والے عضو میں دوران خون آہستہ آہستہ آئے ورنہ خون کی کثرت اور حرارت سے وہ عضو جل جائے۔

ایک ٹھوس وجہ یہ بھی ہے کہ تحریک والے عضو پر جس دوسرے عضو کا پردہ چڑھا ہوا ہے اور وہ جہاں واقع ہے۔ وہاں کے تحریک والے عضو کے متعلقہ اعضا میں تحریک کی علامات بائیں جانبیں گی مثلاً جگر پر دوسرا پردہ قلب کا ہے۔ اور قلب بائیں طرف واقع ہے اس لئے غذائی تحریک کی علامات بائیں طرف سے شروع ہوں گی۔ اسی طرح قلب پر دوسرا پردہ دماغ و اعصاب کا ہے۔ اور اعصاب و دماغ کا دباؤ دائیں طرف ہے اس لئے قلب کی تحریک کی علامات دائیں طرف سے شروع ہوں گی کیونکہ دوران خون اسی طرح چلتا ہے۔ مثلاً غذائی تحریک ہے۔ غدد و جگر کی طرف دوران خون قلب کی طرف سے ہی آئے گا۔ اس لئے جب قلب و عضلات سے دوران خون غدد و جگر میں جانا شروع ہوگا۔ تو اس وقت قلب و عضلات کے نزدیک

کے غدد و غشائے مخاطی میں تحریک کی علامات ظاہر ہونا شروع ہو جائیں گی انتہائی تحریک میں جگر میں دردم اور درد بھی ہو سکتا ہے۔

اسی طرح قلب میں طون و مانع و اعصاب میں سے ہو کر آئے گا۔ اس لئے دائیں طرف کے عضلات میں تحریک شروع ہو کر علامات ظاہر ہو جائیں گی انتہائی تیزی کی صورت میں قلب میں بھی دردم اور درد ہو سکتا ہے۔

س:- ہمارے سامنے پندرہ مریض اعصابی عضلاتی تحریک کے ہیں۔ ان میں سے کسی کو صداع بارود سا دھج۔ کسی کو دائیں نصف سر کا درد و کسی کو مرگی۔ کسی کو زہام بارد کوئی میضہ میں مبتلا۔ کسی کا دل ڈوبتا ہے۔ کسی کی بھوک خدبہ ہے۔ کوئی نامرد کوئی ذیابیطس میں مبتلا۔ علیٰ ذہ القیاس ہر مریض جدا جدا علامات بیان کرے گا۔ سوال یہ ہے کہ باوجودیکہ تمام مریض اعصابی عضلاتی تحریک میں مبتلا ہیں۔ الگ الگ تکالیف کیوں بتاتے ہیں۔ ایک ہی قسم کی تکلیف ان کو کیوں نہیں ہوتی ہر مریض میں تکلیف کا مقام کیوں بدل جاتا ہے۔

ج:- یہ درست ہے کہ تمام مریضوں کو اعصابی عضلاتی تحریک ہوگی اور تمام مختلف مقامات اور مختلف علامات بیان کرتے ہیں۔ ان کے مختلف مقامات اور مختلف علامات بیان کرنے کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ خیم انسان کے تمام اعضا اعصاب غدد اور عضلات سے مرکب ہو کر بنے ہیں۔ اس لئے جہاں اور جس مقام پر اعصابی عضلاتی تحریک پیدا ہوگی۔ علامات بھی اسی مقام میں ظاہر ہوں گی۔ مثلاً معدے کے اعصابی نظام میں تحریک ہے۔ تو میضہ ہوگا۔ اگر کسی کے خضیوں اور گردن کے اعصابی نظام میں شدید تحریک ہوگی تو نامردی اور مغرور رویا بیطس وغیرہ کی علامات ہوں گی۔ اسی طرح اگر جرم دماغ میں تحریک ہوگی تو دائیں نصف سر میں درد سے لے کر سرسام تک علامات ظاہر ہوں گی اس لئے ثابت ہوا کہ کسی مریض

کا کوئی مقام اگر اعضاء عضلاتی تحریک میں جلا جو گانوہیں دوسرے مقام سے مختلف علامات ظاہر ہوں گی۔ لیکن وہ سب اعضاء تحریک کی علامات سے باہر نہیں ہوں گی۔

س :- یرقان۔ بواسیر۔ خورگر۔ نمونیا اور دمہ وغیرہ علامات ہیں یا امراض۔
ج :- یاد رکھیں کہ جسم انسان میں جنسی قسم کی تکالیف پائی جاتی ہیں۔ جن کو عام لوگوں نے ممکنہ امراض کے نام دے رکھے ہیں۔ حالانکہ سب کی سب مفرد اعضاء کے افعال کی غیر طبعی علامات ہیں۔ چونکہ یہ اعضاء کے مزاج اور جرم میں خرابی کی وجہ سے ظاہر ہوتی ہیں۔ اس لئے ہم بیماری کا نام ان اعضاء کے نام پر رکھیں گے۔ جن کے خراب یا بیمار ہو جانے سے یہ علامات ظاہر ہوتی ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ طب قدیم اور نظریہ مفرد اعضاء۔ اعضا کی خرابی اور ان کے اخلاط کی کمی بیشی اور افعال کو درست کرنا ضروری قرار دیتے ہیں نہ کہ علامات کو دبانانا اس لئے اب یہ صاف ظاہر ہے کہ یرقان، بواسیر، خورگر، نمونہ اور دمہ وغیرہ علامات ہیں امراض نہیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نظریہ مفرد اعضاء کی کتب میں یرقان کو غدہ جگر کے فعل کی خرابی کی علامت، بواسیر۔ نمونہ وغیرہ کو عضلاتی اور دمہ اور خورگر کو اعضاء امراض کا نام دیا گیا ہے جو اصل اعضا کی خرابی کی طرف اشارہ ہے۔

س :- رسولیاں کس تحریک میں بنتی ہیں اور ان کا علاج کیا ہے۔

ج :- رسولیاں بنا عضلاتی تحریک کا منظر ہے۔ عضلاتی تحریک سے بدن کے غدہ اور گلیڈوں میں سکون ہو جاتا ہے۔ جس سے عدد پھولتا شروع ہو جاتے ہیں۔ رسولیاں پیٹ، انتڑیوں اور رحم میں ہو سکتی ہیں۔ بعض اوقات مادہ کی کثرت سے تمام جسم پر بھی ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔

رسولیوں کا صحیح علاج جگر وغدہ میں تحریک خود پیدا کرنا ہے۔ جس سے رسولیوں

والے غدو میں یک ٹھہر ہو کر غدو مادہ اصلی حالت پر آجائے ہیں۔

س :- کیا ہر مرض کے لئے ایک ہی جلاب درست ہے ؟

ج :- جانا چاہیے کہ ہمارا جسم مفرد اعضاء سے مل کر بنا ہے۔ اور ہر مفرد عضو کا اپنا مزاج ہے اور یہ بھی مسئلہ حقیقت ہے کہ ہر دوا، غذا اور فے کا ایک مزاج ہے اور وہ اپنے مخصوص مزاج کی وجہ سے اپنے ہی مزاج والے مفرد عضو کو تحریک دلاتی ہے۔ جب کوئی عضو تیز ہو جاتا ہے تو وہ اپنا خاص مزاج جسم میں ظاہر کر دیتا ہے جو دوسرے مفرد اعضاء کے مزاج سے بالکل مختلف ہوتا ہے۔ اس لئے ہر مرض یا ہر مفرد عضو کو تیز کرنے کے لئے کوئی ایک مسہل جائز و درست نہیں ہو سکتا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہر مفرد عضو کو تحریک میں لانے کے لئے علیحدہ علیحدہ دوا کی ضرورت ہے۔ دوسرے کسی مرض و علامت میں کوئی عضو ریئس تیز ہوتا ہے کسی علامت یا مرض میں کوئی مفرد عضو تحریک میں ہوتا ہے۔ اس لئے یہ حکیم کا کام ہے کہ وہ یہ دیکھے کہ کون سا مفرد عضو تیز یا سست ہے۔ تاکہ اُس کی مناسبت سے جلاب دیا جاسکے۔ یہی وجہ ہے کہ طب میں تین قسم کے مختلف مزاج والے۔ مسہل مشہور ہیں۔ مثلاً مسہل لغیم۔ مسہل صفرا اور مسہل سودا۔

یہ بات یاد رکھیں کہ جب کوئی مفرد عضو انتہائی تیز ہوتا ہے تو اس کا مسہل نہیں دینا چاہیے۔ بلکہ جو عضو تسکین میں ہو اُسے تیز کرنے کے لئے مسہل دینا ضروری ہے تاکہ اس میں جو رطوبات تسکین کی وجہ سے رُکی پڑی ہیں۔ وہ اسہال کے ذریعے خارج ہو جائیں۔

س :- غدو جاذبہ کا مرکز الجہاں ہے لیکن اناتومی میں یہ مشہور نہیں۔ عظم الطحال کے بعض مریض میں نے دیکھے ہیں جو استسقا میں مبتلا تھے۔ اور ان کے علاج کا موقع بھی ملا لیکن اکثر طہ پر ایسا نہیں ہوتا۔ چونکہ مابینت کے نظام کے لئے غروتی جاذبہ

ہی ذمہ دار ہیں۔ اس لئے اس ماییت کے پرت میں جمع ہونے پر کیوں نہ
انہیں عروق جاذبہ اور غدد جاذبہ کو ذمہ دار قرار دے کر ادویہ تجویز کی جائیں اور
ان میں تحریک پیدا کی جائے۔ (ظفر احمد صدیقی)

ج :- واقعی غدد جاذبہ کا مرکز طحال ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مریض کی طحال بڑھی
ہوئی ہو کیونکہ غدد جاذبہ کا تعلق طحال سے ہے اور جب غدد و جگر میں تحریک ہو
گی تو عضلاتی تحلیل کی وجہ سے طحال بھی پھیل جائے گی۔ کیونکہ استسقا میں غدا
عضلاتی تحریک ہوتی ہے۔

یاد رکھیں کہ استسقا کے مریض کے پیٹ کا پانی عروق جاذبہ کو تحریک دے کر جذب
نہیں کرایا جاسکتا کیونکہ جو رطوبت غدد جاذبہ اپنی تحلیل کی وجہ سے چھوڑ چکے ہیں اس
کا علاج غدد جاذبہ کو تحریک دینا نہیں ہے۔ بلکہ غدد جاذبہ میں ٹیکسین پیدا کرنا ہے
تاکہ ان میں تحلیل رک جائے۔ اور اعصاب میں طائف پیدا ہو کر جمع شدہ
رطوبت کا اخراج شروع ہو جائے۔ ایسے مریضوں کے لئے غذائی اعصابی یا
اعصابی غذائی تک ادویہ استعمال کریں۔

س :- استسقا کی ماییت اگر کسی عضو کی تحلیل کا نتیجہ ہے تو تحلیل ہمیشہ حرارت
سے ہوتی ہے۔ حالانکہ مستقی مریضوں میں حرارت نہیں ہوتی۔

ج :- استسقا غدتی چونکہ عضلات و غدد جاذبہ میں تحلیل سے ہوتا ہے۔ اس لئے
نظریہ مفرد اعضاء میں حرارت کی کثرت غدد جاذبہ عضلات میں ہوگی۔ جس سے
عضلات و غدد جاذبہ اپنی جمع شدہ رطوبت کو چھوڑنا شروع کر دیتے ہیں مستقی
مریض میں حرارت (عضلاتی تحلیل) اس حرارت کو تسلیم کیا ہے جو دل و عضلات
میں خون کی کثرت سے ہوتی ہے نہ کہ وہ حرارت غریبہ جو کسی مواد میں تعفن اور
خیر سے پیدا ہوتی ہے۔

چونکہ مستقی مرلیض کی غدی عضلاتی تحریک ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے ایسے مرلیض کو پہلے یرقان پھر سوئے القینہ اور بعد میں استسقا ہوتا ہے۔ جو نہی غدی اعصابی تحریک پیدا کی جاتی ہے تو ایک طرف تو قلب و عضلات کی رطوبات اخراج پا جاتی ہیں۔ دوسری طرف غد میں انتہائی تحریک ہو کر عضلات کی تحلیل ختم ہو کر غدد و مگر میں تحلیل شروع ہو جاتی ہے۔ اس طرح مستقی مرلیض کے پیٹ کا پانی نہ صرف نکل جاتا ہے بلکہ اس کی پیدائش بھی بند ہو جاتی ہے۔

س۔ حرارت سے مائیت بخارات بن کر اڑ جاتی ہے۔ اور غدد عرقیہ کے راستے اخراج پا جاتی ہے۔ لیکن مسہلات قویہ سے ایسا نہیں ہوتا۔

ج۔ حرارت کے متعلق یہ امر مسلّم ہے کہ حرارت سے تحلیل واقع ہوتی ہے۔ اور اس سے تحلیل شدہ رطوبت بخارات بن کر اڑ جاتی ہے۔ چونکہ جسم انسان کی تمام رطوبات عضلات میں جمع رہتی ہیں۔ اس لئے جب ان میں حرارت کی کثرت ہوگی تو وہ جمع شدہ رطوبت تحلیل ہو کر اور رقیق ہو کر جسم کے جنوں اور خلادوں میں جمع ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ چونکہ جسم میں غدی عضلاتی (گرمی خفگی) ہوتی ہے اس لئے مستقی مرلیض میں رطوبت کے ساتھ پیٹ و امعاء میں ریاح بھی ہوتے ہیں۔ جب غدی اعصابی تحریک ہو جاتی ہے تو پانی کے اخراج کے ساتھ یلح بھی اخراج پاتے ہیں۔ حتیٰ کہ تمام جمع شدہ رطوبت یعنی پانی خارج ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی ریاح کی پیدائش بھی بند ہو جاتی ہے۔

پیٹ کے پانی کو خارج کرنے کے لئے مسہلات قویہ ضروری نہیں ہیں۔ کیونکہ اول تو ان سے جسم میں ضعف واقع ہو جاتا ہے۔ دوسرے اگر عضلاتی غدی یا غدی عضلاتی مسہلات دیئے جائیں تو پانی خارج ہونے کی بجائے اور برعہ جلد گائیونکہ اس وقت اس کا اخراج بند ہوگا۔ غدی اعصابی تحریک کی صورت میں غدد

کا تعلق عضلات سے کٹ کر اعصاب سے ہو جائے گا اور اعصاب میں طاقیت پیدا کر جسم میں رُک جاتی ہوئی تمام فاضل رطوبات خارج ہو جائیں گی۔

یاد رکھیں کہ جب تک غد کا تعلق اعصاب سے نہیں ہوگا رطوبات اخراج نہیں پائیں گی لیکن یہ بھی نہیں کرنا چاہیے کہ براہ راست اعصابی تحریک پیدا کر دی جائے کیونکہ اعصابی تحریک سے وقتی طور پر رطوبات خارج ہو جائیں گی جیسا کہ ڈاکٹر سٹیل کے انجکشن کے ذریعے پانی خارج کر دیتے ہیں۔ یہ ایک قسم کا ٹیکہ ہوتا ہے جس سے پیشاب کثرت سے آتا ہے۔ اس لئے پیٹ کا پانی خارج ہو جاتا کرتا ہے۔ لیکن پیٹ میں پانی جذب ہی دونوں میں پھر سے پیدا ہو جاتا ہے۔ یاد رکھیں کہ استسقاء کا علاج غد کی اعصابی تحریک پیدا کرنا ہے۔

س۔۔۔ غد جاذبہ کا مرکز طحال ہے مائٹ کے نظام کے لئے عروق و غد جاذبہ و دم دار ہیں اس لئے مائٹ کے پرت وغیرہ میں جمع ہونے پر کیوں نہ غد جاذبہ و عروق کے افعال کو تیز کرنے کے لئے دوا تجویز کی جائے۔ نظفراحمد صدیقی

ج۔۔۔ اگر ہم رطوبات کی پیدائش اور ان کا جذب ہونا اور اخراج پانے کے متعلق غور کریں جو یوں ہے کہ اعصاب رطوبات پیدا کرتے ہیں۔ غد جاذبہ (لیغز نالی دار غد) و عضلات رطوبات جذب کرتے ہیں جگر و غد ان جذب شدہ رطوبات کو خارج کرتے ہیں۔ ان مسلمات کی روشنی میں ہمیں دیکھنا چاہیے کہ استسقاء کب ہوتا ہے اور کیسے دور ہو سکتا ہے۔

چونکہ غدی عضلاتی تحریک میں عضلات و غد جاذبہ (لیغز نالی دار غد) میں تحلیل ہو کر استسقاء ہوتا ہے۔ غدی عضلاتی تحریک غد و جگر کی کیمیائی صورت ہے۔ اس تحریک میں عضلات و غد جاذبہ کی جمع کی ہوئی رطوبات تحلیل ہونا شروع ہو جاتی ہیں ساتھ ہی غد جاذبہ کا فعل کمزور ہوتا ہے۔ اس تحلیل شدہ رطوبات

چونکہ اخراج بند ہوتا ہے اس لئے یہ رطوبت اس وقت تک پیٹ کے پرتوں میں جمع ہوتی رہتی ہے جب تک غذائی اعصابی تحریک نہ ہو جو غدد و جگر کی مشینی تحریک ہے۔ جب غذائی اعصابی تحریک ہو جاتی ہے تو پیٹ یا ماتھ پاؤل رحمہا پر وہ مصفاق کے جرنوں میں جمع شدہ رطوبات کا اخراج شروع ہو جاتا ہے۔ جب یہ تحریک مشینی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ تو آہستہ آہستہ حمام پانی اخراج یا اگر اعضا کی تحلیل ختم ہو جاتی ہے۔

جیسا کہ آپ نے لکھا ہے کہ کیونکہ غدد جاذبہ کو ذمہ دار قرار دے کر ان کو تحریک دی جائے تو ظاہر ہے کہ خفصا کی صورت کبھی بھی پیدا نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ صحیح علاج مستقی مرتضیٰ کے عضلات و غدد جاذبہ میں تحلیل پیدا کرنا ہے نہ کہ تحریک پیدا کرنا۔ اگر یہ تسلیم کیا جائے کہ عضلاتی تحلیل سے استسقا ہوتا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی تسلیم ہے کہ تحلیل ہمیشہ حرارت سے ہوتی ہے تو بتایا جائے کہ حرارت سے ماییت، نجارات بن کر اڑکیوں نہیں جاتی۔ مستقی مرتضیٰ میں ایسا کیوں نہیں ہوتا۔

ج :- آپ کی یہ بات صحیح ہے کہ ہم بھی قانون مفرد اعضاء میں حرارت ہی اس مقام پر جمع کرتے ہیں جہاں رطوبات ہوتی ہیں تاکہ حرارت سے تحلیل ہو کر اڑ جائیں یا اخراج پا جائیں۔ مثلاً ذکام، پشیاہ کی زیادتی اور تھوک کی کثرت اعصاب میں ہوتی ہے ہم اسے ختم کرنے کے لئے عضلاتی تحریک پیدا کر دیتے ہیں۔ عضلاتی تحریک پیدا کرنے سے اعصاب اور ان کی پیدا کردہ رطوبات میں تحلیل ہو جاتی ہے۔ جس سے ساری رطوبات ختم ہو جاتی ہیں۔ ان فال تو تحلیل شدہ رطوبات کو جو اعضا پر لگتی ہیں۔ غدد جاذبہ جذب کر لیتے ہیں اسی طرح جب عضلات و غدد جاذبہ اپنی تحریک سے رطوبات اکٹھی کرتے ہیں جو سوداوی رطوبات کہلاتی ہیں اسے ختم کرنے کے لئے قدرت غذائی تحریک پیدا کر دیتی ہے۔ اگر غذائی تحریک نامکمل رہے۔ تو

عضلات و غدود جاذبہ کی جذب شدہ رطوبات تحلیل ہو کر خلاؤں میں جمع ہو جاتی ہیں۔ جس کا دوسرا نام استسقا ہے۔

اس وقت ضرورت اس امر کی ہوتی ہے کہ ان رطوبات اور غدود جاذبہ میں انتہائی تحلیل پیدا کر دی جائے جس سے یہ رطوبات یا تو نجارات یا پسینہ کے ذریعے خارج ہو جائیں یا غدود و جگر اپنی تحریک شدید سے بدن سے خارج کر دیں فرق صرف یہ ہے کہ جب ہم کسی نالہ تحلیل شدہ رطوبت کو ختم یا خارج کرنا چاہتے ہیں تو دوسرے عضو کو تحریک میں لاتے ہیں۔ دوسرے عضو کی کیمیائی تحریک ہی وہ رطوبت جمع ہوتی ہے۔ کیونکہ کیمیائی تحریک سے پہلے عضویں مکمل تحلیل نہیں ہوتی۔ جب دوسرے عضویں مشینی تحریک ہو جاتی ہے تو پہلے عضو اور اس کی رطوبت میں انتہائی تحلیل ہو جاتی ہے جس سے اس کی رطوبت حرارت کی کثرت سے یا تو نجارات بن کر اڑ جاتی ہے یا اپنے لمبی راستوں سے اخراج پا جاتی ہے۔

نوٹ :- یاد رکھیں کہ جب کسی عضو میں سکون یا تسکین کی وجہ سے رطوبت اکٹھی ہوتی ہے جس سے وہ عضو پھول جاتا ہے۔ اسے ختم کرنے کے لئے اسی مسکن عضو کو تحریک میں لانا پڑتا ہے۔ کیونکہ ایسی رطوبت اس وقت ہی اخراج پاسکتی ہے جب اس عضو میں پتھڑ کی صورت واقع ہو جائے۔

س :- جب یہ حقیقت ہے کہ ہر بیماری کسی نہ کسی تحریک سے پیدا ہوتی ہے اور ہر تحریک کے مقام پر سردی اور سیکر ہو تا ہے تو کیوں نہ ہر تحریک کو اعتدال پر لانے کے لئے غدی اذویات استعمال کی جائیں کیونکہ وہ مزاجاً گرم ہیں۔

ج :- مفرد اعضا میں یہ بات تسلیم کی جا چکی ہے کہ تحریک کا علاج تحلیل (گرمی) سے کرنا چاہیے کسی عضو میں تحلیل اس وقت ہی ہو سکتی ہے۔ جب وہاں خون کی پتھڑ

ہو جائے گی یا کر دی جائے۔ دوران خون کے متعلق یہ حقیقت کئی بار لکھی جا چکی ہے کہ جہاں تحریک ہے وہاں خون جاری رہا ہے۔ اور جہاں سے خون گزر رہا ہے۔ وہاں تحلیل ہوتی ہے۔ اور جہاں سے خون جا چکا ہوتا ہے وہاں سکون یا تسکین ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

یہ بات یاد رکھیں کہ ہر عضو شمس کی تحریک کو ختم کرنے کے لئے یا تحریک دلائے عضوں میں تحلیل کرنے کے لئے اس سے آگے والے عضوں میں تحریک پیدا کی جاتی ہے۔ کیونکہ دوران خون آگے کی طرف ہی جا یا کرتا ہے۔ ہر عضو کا مزاج دوسرے عضو سے بالکل مختلف ہوتا ہے۔ اس لئے یہ مفروضہ غلط ٹھہرا کہ صرف غدی ادویات سے ہر تحریک کو ختم کرنا چاہیے۔

چونکہ ہر عضو کا علیحدہ مزاج اور علیحدہ خوراک ہوتی ہے۔ اس لئے ہر عضو ایک ہی قسم یا ایک ہی مزاج والی ادویہ، اقدیہ اور اخیاسے تحریک میں نہیں آ سکتا۔ یاد رکھیں کہ ادویات اپنے مزاج والے اعضاء میں تحریک دینے کے سوا اور کچھ نہیں کر سکتیں اور نہ ہی خون کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاسکتی ہیں۔ خون کو صرف اعضاء ہی اپنی طرف جذب یا دفع کرتے ہیں۔ اس لئے جس عضو میں تحریک ہوگی وہاں کی تحریک دیکر کو ختم کرنے کے لئے خون لانا یا ہٹا کر تحریک والے عضو سے آگے والے عضوں میں تحریک دینے سے بجز بی لایا جاسکتا ہے۔ مثلاً اعضاء کی تحریک

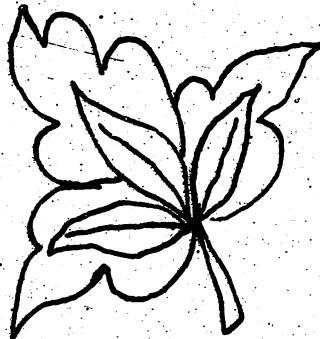
ہے۔ جن کا مطلب یہ ہے کہ دماغ و اعصاب میں سردی اور سیکڑ ہو رہا ہے جب تک یہاں خون نہیں آئے گا۔ دماغ و اعصاب کا سیکڑ اور تحریک ختم نہیں ہوگی اس لئے اعصاب و دماغ کی تحریک کو کم یا ختم کرنے کے لئے عضلات کو تحریک دی جائے گی۔ جس سے خون کا دوران اعصاب و دماغ میں ہو جائے گا۔ جس سے وہاں تحلیل ہونا شروع ہو جائے گی۔ اسی طرح عضلات کی تحریک ختم

کرنے کے لئے غذائی ادویات دی جائیں گی۔ اس لئے یہ ناممکن ہے کہ ہر تحریک کو ایک مریض کی ادویات ختم کر سکیں۔

جہاں تک گرم ادویات کا تعلق ہے وہ صرف جگر و معدہ میں ہی تحریک لاتی ہیں۔ اور برعکس میں تحلیل خولن کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اعصاب ادویات دماغ و اعضاء میں تحریک لاتی ہیں اور دوران خولن کو جگر کی طرف کر کے اس میں تحلیل کر دیتی ہیں۔ کیا حرارت غریبہ یعنی بخار میں پسینہ آور یا دافع بخار یا سرد ادویات استعمال کرانی جاسکتی ہیں؟

ج۔۔۔ یاد رکھیں کہ بخار کی حالت میں حرارت غریبہ خود اس امر کا اظہار کر رہی ہوتی ہے کہ جسم میں اصل حرارت کی کمی ہے۔ وہاں پر اس کمی کو پورا کرنا چاہیئے نہ کہ دافع بخار یا معرق یا مدرات ادویہ سے قوت مدبرہ بدن اور متعلقہ اعضا کو دور کر دینا چاہیئے۔ اس لئے بخار اتارنے کے لئے حرارت غریبہ پیدا کی جائے۔

اگر حرارت کی کمی محسوس ہو تو عضلاتی ادویات دے کر پورا کیا جائے۔ اور اگر صرف حرارت غریبہ ہی بڑھی ہوئی محسوس ہو تو غذائی ادویات دے کر حرارت غریبہ کو پیدا کر کے ہر بخار کا علاج کامیابی سے کیا جاسکتا ہے۔



علامات تشخیص صحت و مرض

علامات :- علامت کی جمع ہے جس کو انگریزی میں سیمٹم کہتے ہیں۔ ایک ایسی صورت و حالت اور نشان کو کہتے ہیں جس سے کسی انسان کی ظاہرہ صحت اور مرض کا پتہ چلتا ہے۔ یہ علامات صحت و مرض کے ساتھ ان کے عرض کی بھی نشان دہی کرتی ہیں۔

اقسام علامات :- علامات کی تین اقسام ہیں (۱) علامات ظاہری (۲) علامات باطنی (۳) علامات کیمیائی۔ یہ تینوں اقسام کی علامات ماضی و حال اور مستقبل کے حالات اور نشانات کو بیان کرتی ہیں۔ ان تمام کا مقصد کیفیات اور مزاج کی طرف صحیح دلیل نام کرنا ہے۔

۱۔ علامات ظاہری :- ایسی علامات جو مریض میں ظاہری طور پر پائی جاتی ہیں۔ ایسی علامات جو مریض کے ظاہر جسم اور چہرے سے ظاہر ہوں (۴) نفسیاتی اثرات (۵) مریض کی بیان کردہ علامات جو وہ خود ظاہر کرتا ہے جو درج ذیل ہیں۔

۱۔ بدن کی رنگت :- رنگت کی سفیدی حرارت کی کمی سیاہی خشکی کی کثرت پر سرخی خون کی زیادتی پر سردی اور سرخی حرارت کی کثرت پر بیٹنی رنگت سردی اور خشکی پر دلالت کرتی ہے۔ سفیدی بلفم کی علامت ہے اور اساسی (بیسے کی مانند) سردی نری پر دلالت کرتی ہے۔

۲۔ اعضاء کی ساخت :- پاؤں کا بڑا ہونا۔ سینہ اور رگوں کا کشادہ اور ابھرا ہونا۔ جوڑوں کا ظاہر ہونا۔ یہ سب حرارت کی علامات ہیں اور ان کے برعکس سردی کی علامات ہیں۔

۳۔ لحم و شحم :- گوشت و چربی گوشت کی کثرت حرارت و رطوبت پر چربی کی کثرت

برودت و رطوبت پر اور ان کی کمی رطوبت کی کمی پر دلالت کرتی ہے سرخ رنگ کا گوشت اگر بکثرت ہوا ایسا جسم مٹوس ہو کر ناپا ہے۔ اگر سرخ رنگ کا گوشت تھوڑا ہو اور اس کے ساتھ چربی کی کمی ہو تو گرمی خشکی کی علامت ہے چربی تو قسم کی ہوتی ہے (۱) شحم جی ہوئی سخت چربی (۲) سمیں۔ پتلی چربی۔ چربی کی زیادتی سے جسم ڈھبلا ہو جاتا ہے۔ سردی و تری غالب رہتی ہے۔

۳۔ بال :- بال اگر جلد اگیں تو خشکی کی علامت ہے۔ بالوں کی کثرت گرمی پر دلالت کرتی ہے اور قلت رطوبت پر دلالت کرتی ہے۔ ان کی غلظت (موٹاپہ) بخارات و خانیہ کی کثرت پر اور باریک ہونا بخارات و خانیہ کی قلت پر دلالت کرتا ہے۔ بالوں کا گھنگھریالا ہونا گرمی خشکی اور سیدھا ہونا سردی تری پر دلالت کرتا ہے۔ رنگت کے لحاظ سے بالوں کی سیاہی گرمی پر۔ صہوبت ریازی رنگ (سردی پر اور شقرت زردی مائل سرخی) حرمت (سرخ) دونوں اعتدال کے قریب ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ بالوں کی سفیدی ٹری پر جس کے ساتھ کبھی تری اور کبھی خشکی ہوتی ہے۔

۵۔ لمس :- جسم کو چھو کر معلوم کرنا، اگر لمس سے گرمی محسوس ہو تو یہ حرارت کی علامت ہوگی۔ اگر سردی محسوس کرے تو یہ برودت کی علامت ہوگی۔ اگر نرمی محسوس کرے۔ تو رطوبت پر اور سختی محسوس کرے تو خشکی کو ظاہر کرے گا۔ لیکن یہ یاد رہے کہ پھونے والے شخص کا مزاج معتدل ہونا چاہیے۔ اگر اس کے مزاج میں اعتدال نہ ہوگا۔ تو تسلی بخش چل نہیں ہوگا۔ ۶۔ طبعی افعال :- صحیح اور کامل افعال جسم کے اعتدال کی علامت ہیں۔ ناقص اور باطل افعال بے اعتدالی پر دلالت کرتے ہیں۔ کام میں جستی اور چالاکی گرمی پر اور اس کے برعکس سستی اور غبی پن سردی کی علامت ہے۔ پریشان و بے ترتیب اور بے قاعدہ افعال حرارت کی زیادتی پر دلالت کرتے ہیں۔

۷۔ نیند و بیداری :- معتدل نیند و بیداری اعتدال مزاج کی علامت ہے بیداری

کی کثرت گرمی خشکی کی علامت ہے نیند کی کثرت سردی تری کی دلیل ہے۔ نیند میں انسان جو خواب دیکھتا ہے۔ اس میں بھی بعض چیزیں مزاج پر دلالت کرتی ہیں جیسے خواب میں آگ اور شعلوں، شیر اور دیگر سرخی زدہ مائل چیزوں کو دیکھنا صفر کی زیادتی پر دلالت کرتا ہے۔ بارش، اونٹ، بادل، نہر، دریا اور پانی وغیرہ سفید چیزوں کے خواب بغم کی علامت ہیں۔ سرخ چیزیں۔ بہتا ہوا خون، جنگ و جدل کا دیکھنا غلبہ خون کی علامت ہے۔ سیاہ اور خونک چیزیں مثلاً دھواں، سیاہ بگائے۔ بھینس اور ریکھ وغیرہ کا دیکھنا سودا کی علامت ہے۔

۸۔ نفسیاتی اثرات :- تیز مزاجی۔ کلام کی کثرت، سرعت اور تسلسل یہ سب حرارت پر دلالت کرتے ہیں۔ بے حیائی۔ طیش اور جرأت یہ شدید حرارت کی علامات ہیں اور ان کی برقراری بیہوشی اور فوری زائل ہو جاتا اور طوبت پر دلالت کرتا ہے۔ بزدلی اور خوف سردی کی علامات ہیں۔ غم و غصہ اور مسرت حرارت کی علامت ہیں۔ سیا اور وقار کی، باوقاری گرمی اور طوبت پر دلالت کرتی ہے۔

۹۔ فضلات :- فضلات میں نزلہ زہام، تھوڑک و تھے۔ پیشاب پاخانہ وغیرہ سب شامل ہیں۔ ان میں رنگت و بول اور مواد کا مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ ان میں بول رنگت اور مواد میں پختگی حرارت کی دلیل ہے اور اس کے برعکس سردی کی علامت ہے۔

۱۰۔ بیان مریض :- ایسی علامات ہیں جو مریض خود بیان کرے۔ جیسے اس کو گرمی و سردی اور خشکی و تری کا احساس ہو۔ اسی طرح وہ اپنی جان و گھیرا ہٹ اور درد و ضعف کو بیان کرے۔ مریض کے انفعالاتی تاثرات اور اندرونی رطوبات و مواد کے اخراج کی صورت ہو۔

۲۔ علامات باطنیہ :- ایسی علامات جن کو ظاہری طور پر معالج مشاہدہ نہیں کر سکتا اور نہ ہی مریض خود بیان کر سکتا ہے جیسے اعضائے جسم خصوصاً مفرد اعضاء

کے افعال اور ان کے دیگر اعضاء تک اثرات کا پیدا ہونا۔ یعنی کسی عضو کے فعل میں افراط و تفریط اور صنعت و بگاڑ کی حالتوں کا پیدا ہونا۔ اگر دماغ اور اعصاب میں تیزی پیدا ہو۔ بلغم و رطوبت کی کثرت اور بدن کا ٹھنڈا ہو جانا۔ اگر دل اور عضلات کے افعال میں تیزی ہو تو جسم میں ریاح اور جلن کی زیادتی اور بدن کا گرم ہو جانا اگر حرکت اور غدد کے افعال میں تیزی پیدا ہو جائے تو صفراء اور جوش خون میں شدت ہو جاتی ہے اور بدن میں گھبراہٹ بڑھ جاتی ہے۔ اور اگر ان میں سستی پیدا ہو تو ان کے برعکس علامات ظاہر ہوں گی۔ تحصیل و بگاڑ کی صورت میں اعضاء کے افعال میں خرابی واقع ہو جاتی ہے۔ علامات کیمیاویہ :- ایسی علامات جو اخلاط میں پیدا ہو جائیں (۱) اخلاط میں کمی بیشی واقع ہو جائے (۲) اخلاط میں زہریلے اثرات یا مواد پیدا یا شامل ہو جائیں (۳) اخلاط اپنے غیر مقام پر چلے جائیں اور ان سے غیر معمولی علامات ظاہر ہو جائیں۔

خون کی زیادتی کی علامات :- سر کی گرانی۔ انگڑائی۔ جھائی۔ اونگھ۔ حواس کی کدورت۔ ذہن کی کندی۔ ذائقہ کی شیرینی۔ بدن اور زبان کا سرخ ہونا۔ چھوڑے پھنسیوں کا نکلنا۔ آسانی سے پھٹ جانے والے مقامات سے خون نکلنا وغیرہ (عضلاتی غدی تحریک)

بلغم کی زیادتی کی علامات :- بدن کی رنگت کا سفید ہونا۔ بدن کا ڈھیلہ ہونا۔ بدن کا ٹالٹا اور سرد محسوس ہونا۔ معاب و دہن کا بکثرت بہنا۔ پیاس کی کمی۔ لیکن جب بلغم کے ساتھ صفراء ملا ہوا ہوتا ہے۔ تو پیاس زیادہ لگتی ہے۔ کھاری۔ ڈکاریں۔ نیند کی زیادتی وغیرہ (اعصابی غدی تحریک)

صفراء کی زیادتی کی علامات :- بدن اور آنکھ کی زردی۔ ذائقہ کی تلخی۔ زبان کا کھرا ہونا۔ منہ اور نچھنوں کی خشکی۔ پیاس کی بہت زیادتی۔ ضعف اشتہا۔ متلی اور کھیرے کی کھپائی وغیرہ (غدی عضلاتی تحریک)

سودا کی زیادتی کی علامات :- جسم کی لاغری اور نیلا ہونا خون کی سیاہی اور گاڑھا ہونا۔ غور و فکر کی زیادتی معدہ کی جلن۔ ترش ڈکاریں۔ اشتہائے کاذب۔ قارورہ سرخ سیاہی نائل ہونا۔ اکثر سرخ اور غلیظ رہنا۔ بدن کی رنگت میں سیاہی اور بالوں کا زیادہ ہونا (عضلاتی اعصابی تحریک)

چہرے اور ظاہری جسم سے تشخیص | چہرے اور ظاہری جسم کو دیکھ کر امراض کی تشخیص کرنا اگرچہ مشکل امر ہے۔ لیکن

مقروطی سی غنت سے یہ علم پورے طور پر حاصل ہو سکتا ہے۔ اور اگر معالج اس پر دسترس حاصل کر لے تو اس کی عزت اور وقار میں از حد اضافہ اور اس کی شہرت دور دراز تک پہنچ جاتی ہے۔ ذیل میں اس علم کے متعلق چند اصولی باتیں بیان کی جاتی ہیں۔ جن پر غور و فکر کرنے سے معالج کا ذہن کھل جاتا ہے اور وہ ہر مرض کو چہرے اور ظاہری جسم سے معلوم کر سکتا ہے۔ اس علم کو حکم لگانا کہتے ہیں۔ حکم لگاتے ہیں تین حالتوں کو مد نظر رکھنا چاہیے ۱۔ چہرے اور جسم کی رنگت (۲) چہرے اور جسم کی بیہیت (۳) چہرے اور جسم کی علامات۔

۱۔ رنگت | چہرے اور جسم کی رنگت۔ اخلاط کے رنگوں سے پیدا ہوتی ہے۔ اس میں اخلاط کے رنگوں کو ہی مد نظر رکھنا پڑتا ہے۔ رنگوں کا ذکر قارورہ میں تفصیل سے کیا گیا ہے۔ مثلاً سرخ رنگ خون کے جوش اور تلب عضلات کی تیزی پر دلالت کرتا ہے۔ زرد رنگ صفرا کی زیادتی اور جگر و غد کے امغال میں تیزی کو ظاہر کرتا ہے۔ سفید رنگ بلغم کی کثرت اور دماغ و اعصاب کے امغال میں شدت کو بیان کرتا ہے۔ اسی طرح سیاہ رنگ سودا ویت اور طحال و غدہ جاذبہ کے امغال و اثرات کو نمایاں کرتا ہے جب ان رنگوں کا پورے طور پر یقین ہو جاتا ہے۔ تو غور و فکر کے بعد ذہن خود ان امصال کی طرف رجوع کرتا ہے۔ جہاں پر یہ اخلاط پیدا ہوتے ہیں۔ قیام کرنے میں۔ صاف ہوتے ہیں اور اخراج پاتے ہیں۔ ان رنگوں سے ایک طرف خون کی

کیمیادی حالت کا علم ہوتا ہے۔ دوسری طرف وہ ان اعضاء کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ جن کی حالت غیر طبعی ہونے سے ان اخلاط میں کمی بیشی سے یہ رنگ پیدا ہوتے ہیں۔

ان دونوں صورتوں کو دیکھ کر دہن میں فوراً مرض کا ایک تصور اُبھرتا ہے۔ پھر چہرے اور جسم کی باقی علامات دیکھنے کے ساتھ حتیٰ التیقین کی حد تک مرض کا تعین کیا جاسکتا ہے۔ لیکن یاد رہے کہ جب کسی ایک رنگ کے دیکھنے کے بعد اس کے متعلقہ عضو کی طرف توجہ کی جائے تو ساتھ ہی دیگر اخلاط اور ان کے اعضاء کی کمی بیشی اور افعال و اثرات کو بھی مد نظر رکھ لینا چاہیے کیونکہ حکم لگانے میں ان کی حالت کا اظہار کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔

۲۔ مہیت | مہیت سے مقصد چہرے اور جسم کا دبلا یا موٹاپا اور اس میں کمی اور زیادتی وغیرہ ہے۔ جسم میں چربی یا رطوبت کی زیادتی اعصاب کے فعل میں تیزی کی علامت ہے۔ اس میں عصبی امراض کو مد نظر رکھیں۔ اگر چہرہ خوش رنگ و چمک دار اور اس میں کساد ہو تو چربی کی زیادتی ہے۔ اگر چہرہ میں پھیپکا پن دھبے اور ڈھبلا پن ہونو پانی کی کثرت ہے۔ اگر جسم میں گوشت کی زیادتی ہو تو جگر اور گردوں کے فعل میں تیزی ہے۔ اگر چہرے پر تنازگی اور چمک ہو تو طبع میں تیزی اور حرارت میں زیادتی ہے۔ اور اگر چہرہ مرہایا ہوا اور اس پر داغ دھبے ہوں تو گردوں کے فعل میں تیزی ہے۔ اگر جسم دبلا پتلا اور چہرہ اندر کی طرف پچکا ہوا ہو تو دل کے فعل میں تیزی ہے اگر ساتھ تنازگی اور چمک ہے تو ساتھ خن کی پیدائش ہے۔ اور اگر چہرے پر پچھائیاں اور داغ ہوں تو سودا کی زیادتی ہے۔ اس میں معدہ اور طحال کو مد نظر رکھیں۔ ان کے ساتھ رنگوں سے اخذ کردہ نتائج کو ان کے ساتھ تطبیق دے کر پھر حکم لگائیں۔

۳۔ ظاہری علامات | ایسی علامات زیادہ تر بچوں میں بے ہوش یا نشے میں مدہوش یا بید کی حالت میں کام دیتی ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر لوگوں میں بھی دیکھ کر حکم لگایا جاسکتا ہے۔ اس میں جسم کی ساخت و تناسب بالوں

کی کثرت و قلت اور بناوٹ۔ سر و چہرہ۔ آنکھ و کان۔ ناک و ہونٹ اور ہاتھ و پاؤں کا تناسب اور اس کے ساتھ چہرے کی لمبائی و چوڑائی و خد و خال اور ساتھ ہی عضو کا کشادہ اور تنگ ہونا۔ خاص طور پر چہرے پر داغ۔ متے۔ پھنسیاں اور دانے وغیرہ قابل ذکر ہیں ان کے ساتھ ہی باقی جسم کی بناوٹ۔ لمبائی۔ چوڑائی۔ چال ڈھال۔ بدن کا کسی طرف جھکاؤ جسم کا موکت اور چال میں جھٹکنا اور اسی قسم کی کوئی اور بے ترتیبی کو بھی مد نظر رکھ لیا جائے۔ ان سب سے بڑھ کر ذہنی کیفیات اور ان میں رخصی کے جذبات غم و غصہ اور خوف و ڈر اور مسرت و شادمانی کا ضرور تجزیہ کرنا چاہیے۔ پھر ان سب علامات کو متعلقہ اعضاء کے ساتھ تطبیق دینی چاہیے۔ احساسات کا زیادہ تر تعلق دماغ و اعصاب کے ساتھ ہے۔ اور رطوبات کی کمی بیشی جگر و گردوں اور خدد کے ساتھ متعلق ہے۔ پھر ان علامات کو رگوں اور ہڈیوں کی علامات کے ساتھ تصدیق کر کے حکم لگائیں۔ چہرہ اور ظاہری جسم سے تشخیص میں ذیل کی علامتیں خاص طور پر قابل غور ہیں۔

۱۔ گال گالوں کی سرخی اور غیر معمولی تازت و چمک جس کے ساتھ چہرے کا رنگ اڑا ہوا ہو۔ اور گھبراہٹ کے آثار ہوں۔ عام طور پر پھیپھڑوں کے درم اور اختلاج قلب پر دلالت کرتا ہے مردوں کے گالوں پر سیاہ نشان سوزش گردہ و مثانہ اور خضیوں کے امراض کی علامت ہے۔ عورتوں کے گالوں پر چھاتیوں کا پڑ جانا سوزش خضیتہ الرحم و خرابی حیض اور سیلان الرحم کی نشانی ہے۔ کسی ایک گال کی سرخی اس طرف کے عضلات خصوصاً پھیپھڑوں کے درم کی علامت ہے۔

۲۔ ہونٹ ہونٹوں کا موٹا ہو جانا۔ بیخبر جسم و سوزش اعصاب کی علامت ہے اور ہونٹوں میں سرخ سیاہی مائل پھنسی۔ سوزش دماغ کی علامت ہے۔ ہونٹوں کی گہری چمک دار سرخی سل۔ سفیدی کمی خون اور بخار کی دلیل ہے۔ اسی طرح ہونٹوں کی سرخی جسم کی اندرونی سوزش کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ ہونٹوں کی

زردی صفرا کی زیادتی اور اس کے امراض خصوصاً قے کی دلیل ہے ہونٹوں کا خشک رہنا معدہ میں سوزش اور مالی خولیا کی علامت ہے۔ سفید رنگ کی منہ چڑھ جانا۔ جوڑوں کی خرابی و جلن اور بخار کی علامت ہے لیسے بخاروں میں ہونٹوں کی خشکی زیادہ ہوتی ہے۔ سرسہم اور پھیپھڑوں کے اورام میں ہونٹوں پر خشک قسم کی پیٹریاں جم جاتی ہیں ہونٹوں کا پورے طور پر جھنہ ہونا لقوہ کی بہت بڑی علامت ہے۔ ہونٹوں کا ٹھک جانا ضعف، جگر اور فالج کی علامت ہے۔

۳۔ منہ منہ نہ نکھلا رہند ضعف قلب اور پھیپھڑوں کی کمزوری کی علامت ہے۔ اس کے برعکس منہ کا سختی سے بند ہونا قنچ و درم داغ اور غشی کی علامت ہے۔ منہ سے رال چکنا و داغی یا غصابی سوزش اور بعض لوگوں میں امعاء کے کیڑوں اور شدید تہیخ شکم کی طرف اشارہ ہے۔

۴۔ آنکھ آنکھ کی زردی صفراوی امراض مثلاً یرقان، سوا القبہ اور استسقا سرخی درد سر، سفیدی نزلہ و زکام اور درد سر جس کے ساتھ سوزش اعصاب، سیاہی بلغم کی غلظت اور خرابی خوں کی علامت ہے۔ آنکھوں کے پتھوٹی کی پھنیاں عصبی سوزش۔ آنکھوں کے گرد سیاہ حلقہ امراض گردہ و امعاء اور بولاسیر و خون میں تیزابیت کی علامت ہے۔ آنکھوں کے گرد گڑھے پڑ جانا خصوصاً بچوں میں اعصاب اور آنٹوں کی سوزش کا اظہار ہے۔ اس میں پیاس اور اسہال کی شدت ہوتی ہے۔ آنکھوں میں اداسی کا پایا جانا ضعف باہ اور جنسی امراض کی طرف اشارہ ہے۔

عام علامات | چہرہ کے کسی مقام پر مثلاً ہونٹ۔ ناک اور کان وغیرہ پر سوزش ناک سرخی۔ سیاہی مائل پھنسی کا نمودار ہونا مریض کے حق میں خطرناک ہو سکتا ہے اور ایسے مریض کا علاج اگر غور و توجہ سے نہ کیا جائے تو اس کا بچنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ سوزش و درم داغ کی علامت ہے۔ اگر اس کے ساتھ جھکام

ہو تو ایسا مریض ذرا مشکل ہی سے جان برباستا ہے۔ لیٹے ہوئے مریض کے گھٹنے اگر پیٹ کی طرف اٹھیں ہوں تو نالچ اور درد گردہ کی علامت ہے۔ اگر مریض اپنی حرکت اور چال میں اپنے پاؤں کو جھکادے تو مریض کے گردوں میں خرابی ہے۔

۱۱۔ منہ کا کھلا رہنا (۲) آنکھوں کا پتھر آیا
ہوا معلوم ہوندا (۳) ناک کا مرچ جانا (۴)

موت کے قریب کی علامات

چہرے پر پریشانی کے آثار (۵) سینے پر غلیم کی زیادتی اور اس کا اخراج نہ پانا اور اس میں گھٹنہ کی سی آواز کا پیدا ہونا۔ (۶) مریض کا بے ربط باتیں کرنا (۷) ناف پھاڑوں میں کھجڑ اور سکت کا نہ پایا جانا۔ (۸) نبض کا مام طور پر ٹپکی ہو جانا اور تارورہ میں سیاہی کا پیدا ہو جانا اکثر خطرناک علامات ہیں۔

ان علامات کو جان لینے کے بعد فوراً حکم نہیں لگانا چاہیے۔ خصوصاً موت کا حکم لگانے میں خطرہ کی شدت کا اظہار کرنا چاہیے۔ موت کا ذکر نہیں کرنا چاہیے کیونکہ زندگی اور موت صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اکثر قریب المرگ مریضوں میں پھر زندگی پیدا ہوتے دیکھی گئی ہے۔ یا صحیح علاج سے صحت لوٹ آتی ہے۔ اور خطرہ کا اظہار کرنے سے قبل مریض کی علامات کے ساتھ اس کی رنگت و ہیئت کی علامات کو بھی مزید نظر رکھنا چاہیے یہ کوئی مشکل علم نہیں ہے۔ اس پر کئی دسترس حاصل کر کے کا طریقہ یہ ہے کہ جب کوئی مریض مطب میں آئے تو پہلے اس کے چہرے اور ظاہری جسم کو دیکھ کر مرض کو اخذ کریں۔ اور اس کے بعد بقیہ علامات نبض اور تارورہ وغیرہ سے تصدیق کریں کہ ظاہرہ تشخیص کس حد تک صحیح ہے۔ اس طرح ذرہ ذرہ اس قدر دسترس پیدا ہو جاتی ہے کہ ایک معالج مریض کو صرف دیکھنے کے ساتھ ہی اس کے امراض کو بیان کر دیتا ہے۔

نفسیات کے سوالات

س :- نفسیاتی جذبات کتے ہیں - ؟

ج :- نفسیاتی جذبات تعداد میں کل چھ ہیں۔ جو تینوں اعضاء رئیسہ کی مختلف تحریکوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں (۱) غصہ (۲) غم (۳) لذت (۴) خوف (۵) لذت (۶) مسرت۔

س :- ان چھ جذبات کا تحریکوں اور اعضاء کے ساتھ تعلق بیان کیجئے۔

ج :- یہ چھ جذبات تین اعضاء رئیسہ، دل، دماغ، جگر کی مختلف تحریکوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ ہر ایک عضو رئیسہ دو جذبات سے متاثر ہوتا ہے۔ مثلاً جگر :- جگر کی غدی عضلاتی تحریک میں غصہ کا اظہار ہوتا ہے اور غدی اعصابی تحریک سے غم کا اظہار ہوتا ہے۔

دماغ :- دماغ کی اعصابی غدی تحریک میں لذت کا اظہار ہوتا ہے اور اعصابی عضلاتی تحریک سے خوف کا غلبہ ہوتا ہے۔

قلب :- قلب اپنی عضلاتی اعصابی تحریک میں لذت کا اظہار کرتا ہے۔ اور عضلاتی غدی تحریک سے مسرت کے جذبات نمایاں ہوتے ہیں۔

س :- جب کوئی شخص ڈر کر ہنار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے اسی طرح انسان کا عمومی خوشی سے متاثر ہونا آپ کے نزدیک کیا ہے۔ ان جذبات کا کن کن اعضاء پر اثر پڑتا ہے اور خون کن کن اعضاء کی طرف چلا جاتا ہے۔

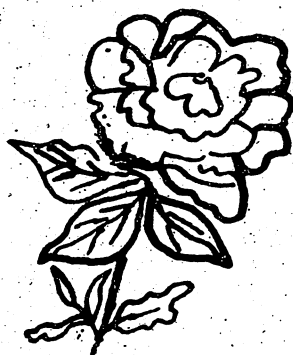
ج :- جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے کہ چھ قسم کے جذبات انسان کو متاثر کرتے ہیں۔

جن کی مختلف تحریکیں ہوتی ہیں جیسے ہی کسی جذبے کا اثر انسان پر ہوتا ہے فوراً
خون متعلقہ اعضاء کی طرف کم و بیش ہوجاتا ہے۔

چونکہ ڈرغون اعصابی عضلاتی ہے یعنی دماغ یک دم شدید قسم کی شہین تحریک پیدا
کرتا ہے۔ اور خون باہر کی طرف کم ہوجاتا ہے جس سے جسم کا رنگ سفید ہو
جاتا ہے۔ اور رد عمل کی صورت میں قلب میں تحریک ہو کر بنیاد ہوجاتا ہے جس
کا علاج قلب کو اور تحریک دینا ہے۔

س :- طبی نقطہ نگاہ سے وضاحت کیجئے کہ ایک انسانی دماغ حسن کی دل کشی سے
کیوں یقینی طور پر متاثر ہوتا ہے نیز کیا کسی طریقہ سے انسانی دماغ کو حسن کی دلکشی
سے بے نیاز بھی کیا جاسکتا ہے۔

ج :- حسن کی دل کشی سے صرف وہی دماغ متاثر ہوتے ہیں جن میں لذت اور مسرت
کا زیادہ احساس ہوتا ہے۔ جن لوگوں کی طبیعت میں خوف۔ عدم اہمیت اور غم
کے جذبات زیادہ ہوں۔ وہ حسن کی لذت سے اول تو لطف اندوز ہوتے ہی
نہیں اور اگر ہوتے بھی ہیں تو بہت کم۔ ادویات سے اس قسم کے جذبات پیدا
بھی کئے جاسکتے ہیں اور ختم بھی کئے جاسکتے ہیں۔



نبض

شراین کی وہ حرکت جو دل کے انقباض و انبساط (سکڑنا اور پھیلنا) کے ساتھ ان میں خون پھینکنے سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ حرکت جسم کی تمام شراین میں پیدا ہوتی ہے۔ مگر پہلی پر مخصوص وہ شراین ہیں۔ جو بعض مقامات پر نایاں ہوتی ہیں جن کو انگلیوں سے محسوس کیا جاسکتا ہے۔ جیسے کلائی کی شریان۔ کہنی کی شریان اور ٹخنے کی شریان وغیرہ نبض سے مراد انہی شراین خصوصاً کلائی کی شریان کی حالت کو محسوس کرنا ہے۔ جس سے کمال فنی کا پتہ چلتا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے (جن میں اکثریت فرنی طب والوں (ڈاکٹروں) اور ماڈرن سائنس دانوں کی ہے) کہ نبض سے سوائے حرکات قلب کے اور کسی چیز کا پتہ نہیں چل سکتا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ فنی نبض شناسی سے آگاہ نہیں ہوتے۔ بالکل اسی طرح جیسے وہ لوگ جو داگ و راگنی اور سرتال و سنے کے زیر و بم سے واقف نہیں ہوتے وہ موسیقی و نغمہ اور دق کے فنی کمالات سے بے خبر ہوتے ہیں۔ جو لوگ فنی نبض شناسی سے آگاہ ہیں۔ اور اس پر پوری دسترس رکھتے ہیں۔ ان کے لئے نبض دیکھ کر امراض کا بیان کر دینا بلکہ ان کی تفصیلات کا ظاہر کر دینا کوئی مشکل بات نہیں ایک نبض شناس معالج نہ صرف اس فنی پر پوری دسترس حاصل کر لیتا ہے۔ بلکہ وہ بڑی عورت اور تار کا مالک بھی بن جاتا ہے۔ اس لئے ہر معالج کا یہ فرض اولین ہے کہ وہ پوری کوشش سے اس فنی کو حاصل کرے۔

جاننا چاہئے کہ نبض سے صرف حرکات قلب ہی کا پتہ نہیں چلتا بلکہ اس میں (۱) خون کے دباؤ (۲) خون کی رطوبات اور خون کی حرارت کا بھی علم ہوتا ہے۔ یاد رکھیں کہ حالت میں دل کی حرکات بدل جاتی ہیں۔ جس کے ساتھ ساتھ نبض کی حرکات اس کے جسم اور اس کے مقام میں بھی تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جس سے انسانی جسم

کے حالات پر حکم لگایا جاسکتا ہے۔

راز کی بات | دل ایک عضلاتی عضو ہے۔ مگر اس پر دو عدد پردے چڑھے ہوئے ہیں۔
دل کے اوپر کا پردہ غنائے مخاطی اور غدی ہے۔ اور اس کے اوپر بلغمی اور

اعصابی پردہ ہوتا ہے۔ جو شریانیں دل اور اس کے دونوں پردوں کو غذا پہنچاتی ہیں ان میں
تحریک یا سوزش سے تیزی آجاتی ہے۔ جس کا اثر حرکات قلب اور افعال شریانیں پر پڑتا
ہے۔ جس سے ان میں خون کے دباؤ، خون کی رطوبات اور خون کی حرارت میں کمی
بیشی ظاہر ہو جاتی ہے۔

ذہن نشین کر لیں کہ رات شریان میں خون کا دباؤ قلب کی تحریک سے پیدا ہوتا ہے۔
جو اس کی ذاتی اور عضلاتی تحریک ہے۔ (۲) خون کی رطوبات میں زیادتی دل کے بلغمی اعضا
پر دے میں تحریک سے ہوتی ہے۔ اسی طرح (۳) خون کی حرارت قلب کے غنائے غدی پردے
میں تحریک سے پیدا ہوتی ہے۔ اس طرح دل کے ساتھ اعصاب داغ اور غدد جگر کے افعال
کا بھی علم ہو جاتا ہے۔ یہ وہ راز ہے جس کو دنیا نے طب میں ہم پہلی بار ظاہر کر رکھے ہیں۔ یہ
ہمارے تحقیق کا حصہ ہے۔ جب سے علم و فن طب وجود میں آیا ہے۔ آج نبض کا یہ راز ہم
نے بیان کیا ہے۔ اس سے نبض کے علم میں بے انتہا آسانیاں پیدا ہو گئی ہیں (صابر قاضی)
ماڈرن سائنس کا مسلمہ اصول ہے کہ قوت سے حرکت پیدا ہوتی ہے اور حرکت سے
حرارت کی پیدائش عمل میں آتی ہے۔ پھر حرارت سے قوت پیدا کی جاتی ہے۔ یہی نظام نظام
زندگی اور کائنات میں رواں دواں ہے۔

نبض کے سلسلہ میں بھی ہم مریض کے جسم میں یہی سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ اس
وقت جسم میں قوت کی زیادتی ہے یا حرکت کی زیادتی ہے یا حرارت کی زیادتی ہے۔ اس
طرح اس کا تعلق جسم کے مختلف اعضا خصوصاً اعضائے ریئسہ کا علم ہو جاتا ہے۔ قوت
کو انگریزی میں انرجی، حرکت کو ایکشن اور حرارت کو ہیٹ کہتے ہیں۔ دراصل یہ تینوں

مختلف انقسام کی قوتیں ہیں۔ جو ایک دوسرے میں منتقل ہوتی رہتی ہیں ان حقائق اور ان کے قوانین کے عمل کو سمجھنے سے معالج بہت سے اچھے انحال و اثرات اور نتائج پیدا کر سکتا ہے۔

س۔ ۱۔ نبض کی تعریف کیا ہے۔ قانون مفرد اعضاء نے نبض کی کتنی قسمیں تسلیم کی ہیں۔
ج۔ قلب کے پھیلنے اور سکڑنے سے شریان میں جو حرکت پیدا ہوتی ہے وہ نبض کہلاتی ہے۔ قانون مفرد اعضاء میں تین قسم کی مفرد نبضیں تسلیم کی گئی ہیں جو یہ ہیں۔
۱۔ اعصابی ۲۔ عضلاتی اور ۳۔ غدی۔

س۔ ۱۔ تینوں نبضوں کی مختصر تعریف بیان کیجئے۔ اور یہ بھی بتائیے کہ ہر ایک کا کن کن اعضاء کے ساتھ تعلق ہے۔

ج۔ ۱۔ اعصابی نبض کا تعلق اعصاب و دماغ سے ہے۔ چونکہ اعصاب و دماغ کا تعلق کبھی جگر کے ساتھ ہوتا ہے اور کبھی عضلات و قلب کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس لئے اس کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ اگر دماغ و اعصاب کا تعلق جگر کے ساتھ ہے تو یہ نبض اعصابی غدی ہوگی۔

۲۔ اگر دماغ و اعصاب کا تعلق قلب کے ساتھ ہو تو نبض اعصابی عضلاتی ہوگی۔

اسی طرح عضلاتی اور غدی نبضوں کی بھی دو قسمیں ہیں جو بالترتیب اس طرح ہیں۔ عضلاتی اعصابی۔ عضلاتی غدی۔ غدی اعصابی۔ غدی عضلاتی۔

س۔ تینوں نبضوں کے مقام۔ طب یونانی میں ان کے نام اور اخلاط سے ان کے تعلق کی تشریح ایک نقشہ کے ذریعے کیجئے۔

ج۔ یاد رکھیں کہ نبض کے ہمیشہ تین مقام ہوتے ہیں مثلاً (۱) جو نبض انتہائی گہری ہو وہ طب یونانی و قانون مفرد اعضاء میں اعصابی متخفص کہلاتی ہے۔ (۲) جو نبض بالکل اوپر محسوس ہو وہ مشرف عضلاتی نبض کہلاتی ہے۔ (۳) جو ان

دونوں کے درمیان محسوس ہو وہ غدی نبض کہلاتی ہے۔

نبض کی تشریح

نمبر شمار	نام نبض	تحرکیات	اعلاط سے تعلق	تشریح
1	منخفض	اعصابی غدی	بلغم	چونکہ اعصابی نبض سب سے نیچے اور غدی نبض اس کے اوپر ہوتی ہے۔ اس لئے جب اعصاب کی تحریک کا تعلق غد سے ہوتا ہے تو یہ نبض گہرائی میں زیادہ حرکت میں کست اور موٹائی میں نہایت موٹی ہوتی ہے یہ نبض گہری ہونے کی وجہ سے ایک انگلی پر دباؤ دینے سے محسوس ہوتی ہے۔ اس نبض میں تھارور کارنگ سفید زردی مائل ہوتا ہے۔ جب اعصاب و رماخ کا تعلق جگر سے ہٹ کر عضلات سے ہو جائے تو اس وقت نبض قلب کے تعلق کی وجہ سے قدرے اوپر آجاتی ہے اور دو انگلیوں تک محسوس ہوتی ہے۔ لیکن پہلی یعنی اعصابی غدی کی نسبت تیز ہوتی ہے اور موٹائی میں زیادہ ایسا محسوس ہوتا ہے
	منخفض	اعصابی عضلاتی	بلغم	

نمبر شمار	نام نبض	تحرکات	اخلاط	جیسے پانی سے بھری ہوئی ہو معمولی دباؤ سے دب جاتی ہے۔ بعض حالتوں میں نبض اوپر ہوتی ہے۔ اگر اسے ادھر ادھر حرکت دی جائے تو پھیل رسی کی طرح ادھر ادھر ہو سکتی ہے۔ اس میں تادورہ کارنگ سفید ہوتا ہے۔
۲ عضلاتی نبض	مشرف	عضلاتی اعصابی	سودا	جیسا کہ اوپر کے نوٹ میں لکھا جا چکا ہے کہ عضلاتی نبض بالکل اوپر ہوتی ہے جب عضلات کا تعلق اعصاب سے ہوتا ہے۔ تو یہ نبض رفتار میں تیز اور ریاح سے پُر ہوتی ہے۔ اعصابی تعلق کی وجہ سے بھی طور پر تدریجی موٹی لیکن حرکت میں تیز ہوتی ہے یا تھک دھکتے ہی تین انگلیوں تک محسوس ہوتی ہے۔ اس میں تادورہ کارنگ ہلکا سرخ ہوتا ہے۔
مشرف	عضلاتی غدی	سودا	چونکہ یہ خالص عضلاتی نبض ہے۔ اس لئے جب اس کا تعلق اعصاب سے ہٹ کر غدد و جگر سے ہو جاتا ہے تو یہ نبض حرکت میں انتہائی تیز بھی طور پر تلی اور باریک معلوم ہوتی ہے۔ شریانوں میں سیکڑ کی وجہ سے سخت اور مضنی ہوتی ہے۔ ادھر ادھر	

نمبر شمار	ہام نبض طب یونانی	تحریرات تازن مفرد اعضاء	اعلاط سے تعلق	حرکت نہیں کر سکتی۔ ہاتھ رکھتے ہی چار انگلیوں سے بھی کراس کرتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ قارورہ کارنگ سرخ زردی مائل ہوتا ہے۔
۲ غدی نبض	معتدل	غدی عضلاتی	صفر	جب غدد و جگر کا تعلق عضلات سے ہو جاتا ہے تو یہ نبض عضلاتی غدی کی نسبت گہرائی میں آنا شروع ہو جاتی ہے۔ چونکہ اس نبض میں غدد کا تعلق عضلات سے ہوتا ہے اس لئے یہ نبض حرکت میں قدرے تیز ہوتی ہے۔ عضلاتی نبض کی نسبت معمولی سادہ اور دیر سے معلوم ہوتی ہے۔ ہاتھ رکھنے سے چار انگلی سے تین انگلی تک محسوس ہوتی ہے۔ قارورہ کارنگ زرد سرخی مائل ہوتا ہے۔
	معتدل	غدی اعصابی	صفر	اس نبض میں غدد کا تعلق عضلات سے ہٹ کر اعصاب سے ہو جاتا ہے۔ یہ خالص غدی نبض ہے۔ اس میں عضلات میں انتہائی تحلیل ہو کر شر یا نہیں پھیل جاتی ہیں۔ اور نبض عضلاتی تحلیل کی وجہ سے حرکت میں کست اور موٹی ہوتی ہے۔ چھونے سے بالکل درمیان میں تین

نمبر شمار	نام نبض	تحرکات	اخلاط	انکلیوں کے نیچے محسوس ہوتی ہے
	طب یونانی	قانون مفرد اعضاء سے تعلق		اس نبض میں قارورہ کارنگ زرد سفیدی مائل ہوتا ہے۔

تسلسلے :- اوپر جو نوٹ لکھا گیا ہے جس میں نبض کے تین مقام بیان کئے گئے ہیں۔ اول اول ان کا باور کرنا انتہائی ضروری ہے۔ پہلے آپ صرف نبض کے تین مقام تعین کر لیں۔ یہ نبض کی مفرد صورت ہے اس کے بعد مرکب صورت پر غور کریں۔ علاج کی صورت میں کامیابی کے لئے ان تین مقاموں کا سمجھنا نہایت ضروری ہے۔ نبض کے ساتھ ساتھ قارورہ کارنگ جسم کا رنگ اور عام جسمانی کیفیت پر بھی غور کرنا چاہیئے۔

شرائط نبض

قانون مفرد اعضاء کے تحت نبض میں مہارت اور نام پیدا کرنے کے لئے چھ شرائط مقرر ہیں جو معالج ان شرائط کی پابندی کرے گا۔ وہ کبھی دھوکہ نہیں کھائے گا۔ اسے اپنی تشخیص کی ہوئی نبض پر پورا پورا یقین ہو گا۔

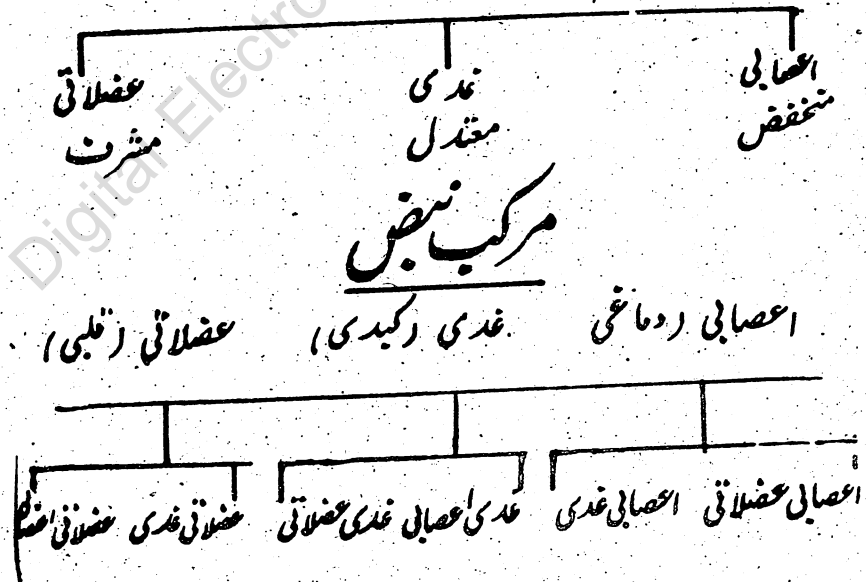
قلب یونانی میں نبض کی دس جنس مقرر کی گئی ہیں جو ان چھ شرائط کے تحت بخوبی دیکھی جاسکتی ہیں۔ اس کے علاوہ مخصوص قسم کی نبضیں بھی ان چھ شرائط میں ہی ضم ہو گئی ہیں۔ مثلاً

جو نبض عظیم و قصیر ہے وہ طویل اور قصیر کا درمیان نام ہے۔ یہ قانون مفرد اعضاء میں مقدار نبض کے تحت دیکھی جاتی ہے۔

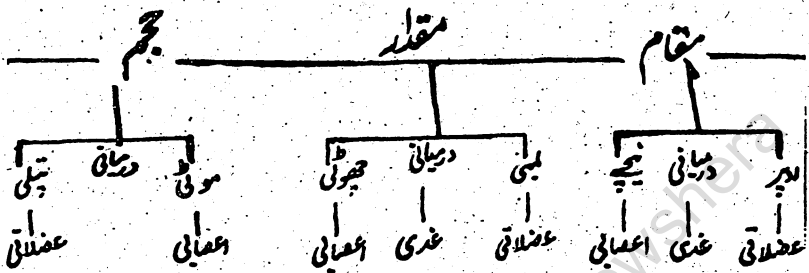
عظیم و لمبی نبض عضلاتی۔ قصیر و چھوٹی نبض۔ اعصابی۔
اس طرح غزالی اور دودی رفتار نبض کے تحت دیکھی جاتی ہے۔
بالکل ہی صورت لین اور صلب کی ہے۔ اسے ہم قوام نبض کے تحت دیکھتے ہیں۔
غرضیکہ کوئی نبض بھی ایسی نہیں جو ان چھ شرائط سے باہر ہو۔

چھ اہم شرائط جو نبض دیکھتے وقت محسوس کی جاتی ہیں
مقام — مقدار — حجم — رفتار — قرع — قوام

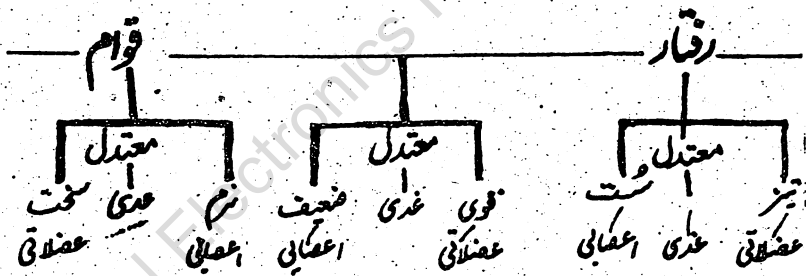
مفرد نبض



تشریح شرائط نبض



قرع (ٹھوکر)



مندرجہ بالا شرائط کے تحت قانون مفرد اعضاء اور طب یونانی کی تمام نبضیں دیکھی اور پرکھی جاسکتی ہیں۔

تشریح مقام نبض

مقام نبض

حسب بھی کسی مریض کی نبض دیکھی جاتی ہے یا تو وہ ہاتھ لگانے ہی ادھر معلوم ہوتی ہے یا کم و بیش دیا دینے سے اس کی ٹھوکوں کا احساس ہوتا ہے۔ ہم نے اس حالت کے لہذا کا نام مقام نبض رکھا ہے۔ طب یونانی جو نبض مقام

مشرف (بہ نسبت) وہ نبض ہے جو باغض نکلتے ہی اچھڑے ہو۔
 یہ قانون مفرد اعضاء میں عضلاتی نبض ہے۔
منخفض (بہ نسبت) وہ نبض ہے جو کافی دباؤ دینے سے نیچے ہڑی
 پر معلوم ہو۔ یہ قانون مفرد
 اعضاء میں اعصابی نبض کہلاتی ہے۔

معتدل وہ نبض ہے جو مشرف اور منخفض کے درمیان معلوم ہو۔ قانون مفرد اعضاء
 میں یہ نبض غدی نبض کہلاتی ہے۔

۱۲) مقدار نبض

مقدار سے مراد کسی چیز کی لمبائی چوڑائی اور گہرائی معلوم کرنا ہوتا ہے لیکن یہاں مقدار
 نبض سے مراد اس کی لمبائی اور چوڑائی معلوم کرنا ہے۔ اونچائی یا گہرائی کا تعلق مقام نبض سے ہے
 طب ہونانی میں لمبائی اور چوڑائی کے تحت جو نبض دیکھی جاتی ہے اس کے یہ نام دیئے گئے ہیں۔
 ۱۔ طویل۔ ۲۔ معتدل۔ ۳۔ ضعیف۔ ۴۔ معتدل۔

وہ نبض ہے جس کے اجزاء معتدل شخص کی نسبت لمبائی میں زیادہ
 معلوم ہوں۔ قانون مفرد اعضاء میں یہ عضلاتی نبض کہلاتی ہے۔

طویل (بہ نسبت) یہ نبض طویل کی متضاد ہے۔ یہ ایک دو انگلیوں پر بڑی مشکل سے محسوس ہوتی
 ہے۔ یہ اعصابی نبض کہلاتی ہے۔

معتدل۔ یہ نبض طویل اور قصیر دونوں

کے درمیان واقع ہوتی ہے۔ لمبائی میں دو سے تین انگلیوں
 پر محسوس اساد یا دینے پر معلوم ہوتی ہے۔

جانچنے کا معیار

چوڑھ نبض انگلیوں سے دیکھی جاتی ہے۔ اس لئے طوالت۔ قصیر اور معتدل کو جانچنے کے لئے انگلیاں ہی معیار مقرر کی گئی ہیں۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ نبض دیکھتے ہیں جو چار انگلیاں استعمال کی جاتی ہیں وہی اس مقصد کیلئے معیار بھی ہیں۔ مثلاً نبض کی لمبائی ان چار انگلیوں تک یا اس سے بھی گزرتی ہوئی محسوس ہو تو ہم ایسی نبض کو طویل کہیں گے۔ اگر اس کی طوالت دو تین انگلیوں تک ہے۔ تو یہ معتدل کہلائے گی۔ اگر دو سے کم ہو جائے تو یہ قصیر کہہ دے گی۔

عریض (چوڑی)

وہ نبض ہے۔ جس کی چوڑائی معتدل شخص کی نسبت زیادہ محسوس ہو۔ اعصابی نبض کہلاتی ہے۔

صفت (تنگ) یہ نبض عریض کی کمی کا اظہار کرتی ہے۔ اعصابی = عریض
یہ غدی نبض کہلاتی ہے۔ عضلاتی = معتدل

معتدل وہ نبض ہے جو عریض اور ضیق کے درمیان معلوم ہو۔ غدی = ضیق
یہ عضلاتی نبض کہلاتی ہے۔

یادداشت۔ نبض دو اسباب سے چوڑی ہوا کرتی ہے (۱) رطوبت سے (۲) ہوا سے اور ضیق نبض دو اسباب سے مایک ہوا کرتی ہے۔ (۱) خشکی کی سے۔ (۲) حرارت کی کمی سے۔

جانچنے کا معیار

نبض پر چاروں انگلیاں اس طرح رکھیں کہ وہ اپنے سروں پر کھڑی ہو

جائیگا۔ پھر ان کے پردوں کے سروں سے نبض کا احساس کریں۔ اگر نبض کی چوڑائی نصف پردے کی چوڑائی سے زیادہ ہو تو نبض عریض ہے۔ اگر نصف پردے تک ہے۔ تو معتدل اور اگر نصف سے کم ہے یا چوڑائی کے برابر ہے تو ضیق ہوگی۔

(۳) حجم نبض

جب کسی مریض کی نبض ہم دیکھتے ہیں۔ یا تو وہ نبض بہت موٹی محسوس ہوتی ہے یا بہت باریک یا ان دونوں کے درمیان۔ ایسی نبض کو قانون مفرد اعضاء میں حجم نبض کہتے ہیں۔

وہ نبض ہے جس کے اجزاء معتدل شخص کی نبض کی موٹائی سے موٹی نبض۔ زیادہ محسوس ہوتے ہیں۔ یہ نبض رطوبت کی زیادتی کی وجہ سے بھول جاتی ہے۔ اور بہت موٹی معلوم ہوتی ہے یہ اعصابی نبض ہے۔

باریک نبض ریتی

وہ نبض ہے جس کے اجزاء معتدل شخص کی نبض کی نسبت کم معلوم ہوں۔ یہ نبض حرارت کے اخراج کا اظہار کرتی ہے۔ قانون مفرد اعضاء غدی اعصابی کہلاتی ہے۔

وہ نبض ہے جو موٹی اور باریک کے درمیان محسوس ہو۔ یہ حرارت اور رطوبت کے اعتدل کو ظاہر کرتی ہے۔

(۴) قرع نبض غدی

یہ حقیقت ہے کہ جب بھی ہم کسی مریض کی نبض دیکھتے ہیں۔ تو وہ کم و بیش قوت

کے ساتھ انگلیوں کے پوروں پر ٹھوکر لگاتی ہے۔ نبض کی ٹھوکر دوں کی قوت کو احساس کرنا قریع نبض کہلاتا ہے۔ اس کی بھی تین اقسام ہیں ۱۔ قوی ۲۔ ضعیف ۳۔ معتدل قوی: وہ نبض ہے جو انگلی کے پوروں کے گوشت کو اس زور سے ٹھوکر لگائے کہ اس کا اثر پورے کی گہرائی تک پہنچتا محسوس ہو۔ ایسی نبض قوت حیوانی کے قوی ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ قانون مفرد اعضاء میں نبض کہلاتی ہے۔

معتدل: وہ نبض ہے جو قوی اور ضعیف کے درمیان ہو

عظلاقی	۲۱۱۱۱۱۱۱۱۱۱۱	قوی
غدی	۲۱۱۱۱۱۱۱۱۱۱	معتدل
اعصابی	۲۱۱۱۱۱۱۱۱۱۱	ضعیف

جانچنے کا معیار: چار انگلیوں کو نبض پر رکھیں۔ پھر ان کو آہستہ آہستہ دبائیں۔ اس کے بعد معلوم کریں کہ انگلیاں نبض کو آسانی سے دبا رہی ہیں۔ یا نبض ان کو سختی کے ساتھ دھکیل رہی ہے۔ یہی قریع نبض ہے۔

(۵) رفتار نبض

جب بھی کسی مریض کی نبض دیکھی جاتی ہے۔ تو انگلیوں کو نبض کی چال تیز یا سست معلوم ہوتی ہے۔ قانون مفرد اعضاء میں ایسی نبض کو چال کے تحت پہچانی جائے۔ رفتار نبض کہتے ہیں۔ اس کی بھی تین اقسام ہیں ۱۔ سریع ۲۔ بطی ۳۔ معتدل سریع بدوہ نبض ہے۔ جس کی حرکت تھوڑی مدت میں ختم ہو جاتی ہے۔ یعنی رفتار میں تیز ہو یہ نبض کا بانک الیڈگیس (ترشد) کی زیادتی

کا اظہار کرتی ہے۔ اور عضلاتی نبض کہلاتی ہے۔

بطی (سست) نبض ہے۔ جو سرخ دخاڑ نبض بطی (سست) نبض کے مخالف ہو یہ اس عضلاتی نبض سے مختلف چیز کی علامت ہے کہ قلب کو ہوائے سرد و غدی معتدل کی حاجت نہیں۔ اعصابی معتدل نبض جو سرخ اور بطی کے درمیان پائی جائے۔

(۴) قوام نبض (شریان کی سختی نرمی)

یہ نبض شریان کی حالت جسم کا اظہار کرتی ہے۔ یعنی اس سے نبض کی سختی اور نرمی کا پتہ چلتا ہے۔ اس کی تین اقسام ہیں۔
۱، صلب (۲) لین (۳) معتدل۔

صلب (سخت) وہ نبض ہے جس کو انگلیوں سے دبانے پر اس میں سختی کا اظہار ہو یہ بدن کی تشنگی کا اظہار کرتی ہے۔ تاثر ان مفرد اعضاء میں یہ عضلاتی نبض ہے۔

لین (نرم) وہ نبض ہے جو صلب کے مخالف ہو۔ یہ رطوبت کی زیادتی پر دلالت کرتی ہے۔ اور اعصابی نبض کہلاتی ہے۔

معتدل وہ نبض جو سخت (صلب) اور نرم (لین) کے درمیان ہو یہ رطوبت کے اعتدال کا اظہار کرتی ہے



نبض پر انگلیاں رکھ کر جسم نبض کو محسوس کریں۔ اور یہ جاننے کی کوشش کریں کہ اس کا جسم آسانی کے ساتھ دبتا ہے یا نہیں۔ اس امر کو بھی ذہن نشین کریں کہ یہ نبض جسم نبض کی سختی اور نرمی و اعتدال کو جاننے کے لئے ہے۔ نبض متنی ہوتی ہے یا ڈھیلی ہے۔ جیسا کہ اوپر نقشہ میں عضلاتی نبض باوجود دباؤ کے نہیں دب رہی اور اعصابی نبض کتنی دب چکی ہے۔

۲) فارورہ

فارورہ دراصل اس شیشی کو کہتے ہیں جس میں مریض اپنا پیشاب

طیب کو کھانے کے لئے لاتا ہے۔ لیکن ادب و احترام کو مد نظر رکھتے ہوئے کب پشیاپ کا نام نہ لیا جائے۔ صرف اس برتن کا نام لے لیتے ہیں جس میں پشیاپ ہوتا ہے۔ اسی برتن اور شیشی کو تارورہ کہتے ہیں تارورے کا تعلق ہو کہ نظام بولیہ کے ساتھ ہے اس لئے پشیاپ معلوم ہوتا ہے کہ تارورے کا ذکر کرنے سے قبل کچھ نظام بولیہ کی تشریح کر دی جائے۔

تشریح و افعال نظام بولیہ | نظام بولیہ میں دونوں گردے۔ حالیہ۔

پشیاپ پیدا کرتے ہیں۔ جس طرح دوسرے غد سے خون کے مختلف مواد مخصوص رطوبات کی شکل میں خارج ہوتے ہیں۔ اسی طرح اجزائے بول بھی گردوں کی باریک نالیوں کے ذریعے خارج ہوتے ہیں۔ جو بیس گھنٹوں میں ایک سیر سے ڈیڑھ سیر تک پشیاپ خارج ہوتا ہے۔ چونکہ شریان گردہ اور وید گردہ حجم میں بڑی ہوتی ہیں۔ اس لئے گردوں میں خون زیادہ مقدار میں تیزی سے دورہ کرتا ہے۔ اور سارے جسم کا خون گردوں کے ذریعے صاف ہو جاتا ہے۔ پشیاپ کا جو حصہ گردوں کی نالیوں میں بنتا ہے۔ وہ اگلے حصہ کو خوص گردہ کی طرف دھکیلتا ہے۔ جو آخر کار حالبین کے ذریعے مثانہ میں پہنچ جاتا ہے۔ جہاں سے پشیاپ کی نالی کے ذریعے خارج ہو جاتا ہے۔

یادداشت | بعض اہل کایہ خیال ہے کہ تارورے سے صرف گردے اور جگر کے امراض تک کا پتہ چلتا ہے اور تارورہ باقی امراض اور اعضا کی خرابی پر روشنی نہیں ڈال سکتا۔ لیکن یہ خیال غلط اور نادقیق پر مبنی ہے تارورہ سے سر سے لے کر پاؤں تک تمام اعضا کی ہر قسم کی جسمانی کیمیائی تبدیلی کا پتہ چلتا ہے جس کے دلائل یہ ہیں۔

۱۔ چونکہ گردے تمام خون کو صاف کرتے ہیں اور اس میں خاص طور پر وہ اعضا شامل ہوتے ہیں جو جسم انسان میں تکلیف کا باعث یا مرض پیدا کرتے ہیں۔

۲ :- پیشاب میں صرف ایک ہی رنگ نہیں ہوتا۔ بلکہ مختلف رنگ پائے جاتے ہیں جو مختلف امراض اور اعضائی حالت کا اظہار کرتے ہیں۔

۳ :- پیشاب کے اندر صرف ایک ہی قسم کی کیفیت نہیں پائی جاتی۔ کبھی گرم پیشاب اور کبھی ٹھنڈا پیشاب آتا ہے۔ کبھی اس میں ترشی پائی جاتی ہے۔ اور کبھی اس کے اندر کھاری پن پایا جاتا ہے۔

۴ :- پیشاب کے اندر صرف ایک ہی قسم کے مواد پائے جاتے ہیں۔ جو اکثر مختلف اعضا کی خرابی اور امراض پر دلالت کرتا ہے۔

صفات بلول | بحالت صحت پیشاب جنہری یا ہلکے زرد رنگ کا صاف شفاف سیال ہوتا ہے۔ جس کا وزن مخصوص آبِ ثون کے برابر لیکن پانی سے کسی قدر زیادہ ہوتا ہے۔ جس وقت بلول خارج ہوتا ہے اس وقت کسی قدر ترش ہوتا ہے۔ لیکن جب کچھ عرصہ بڑا رہے تو کھاری بن جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں تغیر اور فساد سے فوشار کی دھانس آنے لگتی ہے۔

پیشاب کی روزانہ مقدار میں قوت و موسم اور غذا کی کمی بیشی اور نوعیت سے بہت فرق پڑ جاتا ہے۔ چنانچہ موسم گرما میں جب پسینہ زیادہ آتا ہے تو پیشاب کم ہو جاتا ہے۔ اگر پانی و شربت اور دودھ و لسی وغیرہ زیادہ پی جائے تو اس کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ بعض ادویہ اور اغذیہ کے استعمال سے بھی اس کی رنگت میں فوراً فرق آ جاتا ہے جیسے ہلدی اور ریونجینی کے استعمال سے پیشاب کی رنگت زرد ہو جاتی ہے۔

قارورہ دیکھنے کا طریقہ | قارورہ دیکھنے کے لئے یہ چیز نہایت اہم ہے کہ قارورہ صبح کا پہلا ہونا چاہیے اور کوشش کرنی چاہیے کہ قارورہ تمام لایا جائے۔ قارورہ دیکھتے ہیں تین چیزیں نہایت اہم ہیں۔ (۱) رنگت (۲) قوام و بلو (۳) رسوب۔

تارورہ سے تشخص

اعضائے ریستہ تین ہیں اور یہی اعضاء حیات ہیں۔ ان کی پیدائش اخلاط کے مجسم ہونے سے عمل میں آتی ہے

اس لئے علم و فن طب میں ان کو مفرد اعضاء کہتے ہیں۔ ان ہی کی حرکت سے خون میں غلط اور پیشاب و پانچا نہ میں رنگت پیدا ہوتی ہے۔ چونکہ ہر عضو رگیں کا دوسرے عضو میں سے تعلق ہے یعنی دل کا تعلق دماغ (عضلاتی اعصابی) سے ہوگا۔ یادرل کا تعلق جگر (عضلاتی غدی) سے ہوگا۔ اسی طرح دماغ کا تعلق دل (اعصابی عضلاتی) سے ہوگا۔ یادرگہ یا دماغ کا تعلق جگر (اعصابی غدی) سے ہوگا۔ بالکل اسی طرح جگر کا تعلق دل (رغدی عضلاتی) سے ہوگا۔ یا جگر کا تعلق دماغ (رغدی اعصابی) سے ہوگا۔ تارورہ کے رنگ بھی انہی کی مطابقت ہوگی عضلات (قلب) کے فعل میں تیزی ہوگی تو رنگت میں سرخی پیدا ہو جاتی ہے۔

(۱) اگر عضلات (قلب) کا تعلق اعصاب (دماغ) سے ہوگا۔ تو تارورہ کا رنگ سرخ نیلا ہٹ مائل یا سفیدی مائل ہوگا۔ جسم میں ترشہ وریاح اور خشکی سردی (سودا) کی زیادتی ہوگی (۲) اگر عضلات (قلب) کا تعلق غد (جگر) کے ساتھ ہوگا۔ تو رنگت میں سرخی کے ساتھ زردی ہوگی۔ جسم میں ترشہ وریاح اور خشکی گرمی (خون میں تیزی) بڑھی ہوگی جب اعصاب (دماغ) فعل میں تیزی ہوگی تو رنگت میں نیلا ہٹ یا سفیدی پیدا ہو جاتی ہے۔

(۳) اگر اعصاب (دماغ) کا تعلق عضلات (قلب) سے ہوگا۔ تو تارورہ کا رنگ سفید یا نیلا سرخی مائل ہوگا۔ جسم میں کھارپن دریشہ اور تری سردی (ملغم) کی زیادتی ہوگی (۴) اگر اعصاب (دماغ) کا تعلق غد (جگر) سے ہوگا۔ تو تارورہ کا رنگ سفید یا نیلا زردی مائل ہوگا۔ جسم میں کھارپن دریشہ اور تری گرمی (خون) کی زیادتی ہوگی۔ جب غد (جگر) کے فعل میں تیزی ہوگی۔ تو رنگت میں زردی پیدا ہو جاتی ہے۔

(۵) اگر غد (جگر) کا تعلق عضلات (قلب) سے ہوگا۔ تو تارورہ کا رنگ زرد و سرخی مائل ہوگا۔ جسم میں جلن و بے چینی اور خشکی گرمی (صفرا) کی زیادتی ہوگی۔

(۶) اگر غدد (جگر) کا تعلق اعصاب (دماغ) سے ہو گا۔ تو نارورہ کارنگ زرد سفیدی
آئل ہو گا۔ جسم میں ضعف دیر چینی اور خشکی گرمی (صفرا) کی زیادتی ہوگی۔

نارورہ کے مشینی و کیمیائی اثرات جس رنگ میں زیادتی ہے۔ وہ اعضا
کے مشینی افعال ہیں اور جس رنگ میں

کمی ہے وہی خون کے کیمیائی اثرات ہیں۔ دوسرے الفاظ میں اس طرح سمجھیں کہ اگر
کسی مزاج میں گرمی تری ہے تو پہلا لفظ مشینی فعل کو ظاہر کرتا ہے اور دوسرا لفظ کیمیائی
اثرات کو ظاہر کرتا ہے۔ اس سے معالج کو ایک نائدہ بینہ ہے کہ وہ ایک طرف مریض کے
اعضائی مشینی صورتیں بیان کر سکتا ہے۔ یہ علم و فن طب کے کمال ہیں جن سے فرنگی
طب اور ماڈرن میڈیکل سائنس واقف نہیں ہیں یہ سب کچھ احیائے فن اور
تجدید طب کے سلسلہ میں جو تحقیقات کی گئی ہیں یہ وہی کالات ہیں جو دنیا بھر
طب کے سامنے پیش کی جا رہی ہیں۔

نارورہ کے رنگوں میں تطبیق علم و فن طب میں ہر رنگ میں مختلف چیزیں
مقرر کئے ہیں۔ وہ صرف رنگ کی کمی بیشی کو

بیان کرتے ہیں۔ لیکن ان میں اعضا کو مد نظر رکھ کر بیان نہیں کیا گیا۔ مثلاً حمیت و سرخ
رنگ کے چار درجے ہیں۔ (۱) صہب (ریازی) وہ رنگ جس میں تھوڑی سی سرخی
اور زیادہ سفیدی ہوتی ہے (۲) دردی (گلابی) (۳) احمر قانی وہ جو قدرے سرخی
مائل سیاہ ہو (۴) احمر اتم۔ یہ سرخی جس میں سیاہی زیادہ ہو۔ ان میں سے ہر ایک
علی الترتیب پہلے کی نسبت خون کی تیزی پر دلالت کرتا ہے۔

سرخ رنگ کا نارورہ سردی اور خشکی پر دلالت کرتا ہے اکثر اطباء غلط فہمی سے
اس کو گرمی کی علامت خیال کرتے ہیں البتہ اگر نارورہ میں زردی شریک ہو تو پھر کسی
قدر گرمی کی علامت کہی جاسکتی ہے لیکن اس میں ریاح اور ترشی کی زیادتی شامل ہوگی

براز

براز ایک فضلہ ہے جو نظام غذائیہ کے مکمل ہونے پر آخر میں اخراج پاتا ہے۔ جس طرح قارورہ فضلہ کی صورت میں نظام بولویہ کے مکمل ہونے پر آخر میں خارج ہوتا ہے۔ اس لئے براز کے متعلق پوری معلومات حاصل کرنے کے لئے نظام غذائیہ کو پورے طور پر ذہن میں حاضر رکھنا چاہیے تاکہ اس میں جو خرابی اور نقص ظاہر ہو اس کو پورے طور پر سمجھا جاسکے۔ یعنی براز کی خرابی کے ساتھ اس امر کا بھی پتہ لگ جائے کہ نقص نظام غذائیہ میں کہاں پیدا ہوا ہے۔ نظام غذائیہ میں منہ۔ خوراک کی نالی۔ معدہ۔ امعاء۔ جگر اور بلبہ شریک ہیں ہر عضو بلکہ ہر عضو کے مفرد السچہ کا اثر و انحال کی خرابی کو مد نظر رکھنا چاہیے۔

براز کا معائنہ کرنے میں تقریباً وہی صورتیں اختیار کی جاتی ہیں جو قارورہ میں بیان ہو چکی ہیں جن میں براز کی مقدار اور براز کا قوام اور بلاز کی رنگت قابل ذکر ہیں۔

تندرست آدمی کے براز کو بھی ذہن میں رکھنا چاہیے
صحت مند براز | جو عام طور پر مناسب مقدار جو غذا کے اہماز کے مطابق

قوام میں معتدل نہ زیادہ رقیق اور نہ زیادہ سختی لئے ہوئے اور رنگت میں سنہری ہوتا ہے۔ لیکن قوت ہضم و غذا کی کمی بیشی اور ماحول کی وجہ سے براز کی مقدار و قوام اور رنگت پر بھی اثر پڑ جاتا ہے۔ ان کے علاوہ بلاز کی بواس کی مرض و صحت پر دلالت کرتی ہے۔ اخراج کے بعد بول کی کمی بیشی کے اثرات کے علاوہ جب کچھ حرمت تک براز پڑا ہے تو اس کی بویں تیزی و شدت اور کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔

مقدار | مقدار میں کمی بیشی کی دونوں صورتیں حالت مرض پر دلالت کرتی ہیں
 کمی مقدار اعضاء غذائیہ کے ضعف، قوت و افہ و ہاضمہ کی کمزوری یا قوت ماسک کی تیزی پر دلالت کرتی ہے۔ ایسے بلاز پر اکثر قلعج کا شہہ پیدا ہوتا ہے

زیادتی مقدار میں قوت ماسک کی کمزوری اور قوت واقعہ کی شدت پر دلالت کرتی ہے۔ اور اکثر جسم میں صفرا کی زیادتی کا اظہار کرتی ہے۔ اس سے جسم اکثر کمزور رہتا ہے۔ اور خون کم پیدا ہوتا ہے۔ اگر غذا کی کمی اور جھوک کی کمی کے ساتھ بمانہ کی مقدار زیادہ ہو تو یہ ضعف جسم کی علامت ہے۔ ایسی صورت میں جسم کے اندر تحلیل جاری ہوتی ہے۔ یہ صورت خصوصاً تپ دق میں پائی جاتی ہے۔

قوام براز کے قوام میں تین صورتیں پائی جاتی ہیں (۱) رقیق (۲) غلیظ (۳) خشکی اور سہ سے۔ رقیق براز عام طور پر حرارت کی زیادتی اور اس کے ساتھ رطوبات کی کثرت پر دلالت کرتا ہے۔ غلیظ لیسدار براز میں کبھی صرف لیس ہوتی ہے جو غذا کے لیسدار ہونے یا غلط کے لیسدار ہونے کی علامت ہے اور کبھی اعضاء جسم کی سوزش اور تحلیل پر دلالت کرتا ہے۔ کبھی لیسدار براز کے ساتھ چمکا بہت زیادہ ہوتی ہے جو قوت کے گرنے پر دلالت کرتی ہے خشکی اور سہوں کا براز میں ظاہر ہونا اس میں سردی کی زیادتی اور گا ہے رطوبات میں کثرت تحلیل کی وجہ سے ہوتا ہے اور کبھی اس امر کا اظہار ہوتا ہے کہ صفرا کا اخراج جگہ سے امعاء کی طرف نہیں ہو رہا ہے۔ اس سے عام طور پر قبض و ضعف جگر و معدہ کا پیدا ہونا ظاہر ہوتا ہے براز کے قوام ہی سے بویں کی بیشی پیدا ہوتی ہے بوی کی تیزی حرارت کے مادے میں اثر کی زیادتی کو ظاہر کرتی ہے اور پتہ چلتا ہے کہ مادہ زیادہ متعفن ہو گیا ہے۔

اسی طرح بوی کی کمی یا فقدان اس امر کی دلیل ہے کہ حرارت جسم میں کم ہو گئی ہے یا مواد پر اثر انداز نہیں ہوئی۔ یہ صورت ضعف بدن کی علامت ہے۔ کبھی بوی کا فقدان اس امر کو ظاہر کرتا ہے کہ قوتیں ساقط ہو گئی ہیں۔ اور مریض کا زیادہ عرصہ تک زندہ رہنا مشکل ہے۔

براز کی رنگت براز میں رنگ داروں کی طرح دلالت کرتا ہے۔ اور اپنی اثرات کو

ظاہر کرتی ہے۔ یعنی سرخ رنگ ریا ح اور زرخشی کی زیادتی اور خون میں جوش کو ظاہر کرتی ہے۔ براز میں زرد رنگ کا غلبہ صفرا کی زیادتی اور جگر و غد کے افحال میں تیزی کو ظاہر کرتا ہے۔ براز کی سفیدی کثرت بلغم اور اعضاء کے افحال میں تیزی کو ظاہر کرتا ہے۔ براز کے رنگ میں سیاہی معدہ کے رک جانے یا قوی کے ساقط ہو جانے پر دلالت کرتا ہے۔ یہی صورت سبز رنگ کے براز سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کیونکہ سبزی ہمیشہ سردی میں سیاہی کے شامل ہونے سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ جسم میں سردی کے غلبہ کو ظاہر کرتا ہے۔ براز میں خونی اور پیپ کا شامل ہونا اعضاء غذائیہ میں زخم اور پھوڑوں کی طرٹ اشاہ ہوتا ہے۔ اور کبھی برا سیر اور اسیر خونی پر دلالت کرتا ہے۔ اور بعض اوقات ایسا براذریافت نہ کرنے کی وجہ سے اعضاء میں مواد کے متعفن ہو جانے کی وجہ سے بھی ہوتا ہے۔ براز کے ساتھ فراق اور بھاگ کا اخراج پاناعام طور پر مواد میں خمیر کی زیادتی پر دلالت کرتا ہے۔ براز میں نہایت تیزی و سرائد اور بدبو سیاہی اکثر موت کی دلیل ہوتی ہے۔

داد اور چنبیل کے مریض کی حالت



مرض پر سوالات

س۔ مرض کی تعریف کیا ہے؟

ج۔ مرض کی تعریف جاننے سے پہلے صحت کے متعلق جاننا ضروری ہے۔ سو جاننا چاہیئے کہ مرض فطرت نہیں ہے بلکہ صحت فطرت ہے۔ جب اعضاء انسانی کے افعال فطرت کے مطابق ہوتے ہیں یا اعضاء انسانی کے افعال صحیح طور پر انجام دینے کا نام صحت ہے۔ اس لئے مرض کی تعریف یہ ہے کہ جب اعضاء انسانی اپنے افعال صحیح طور پر انجام نہیں دیتے تو اس کا نام مرض ہے۔

س۔ مفرد اعضاء میں مرض کی ابتدا کیسے ہوتی ہے؟

ج۔ چونکہ مفرد اعضاء کا اختلاط اور کیفیات سے گہرا تعلق ہے۔ اس لئے جسم میں جو بھی خلط بڑھے گی یا کم ہوگی وہ اپنے مفرد عضو کو تیز یا سست کر دے گی۔ اسی طرح جب باہر سے کوئی بھیج اثر کرتا ہے تو اس سے جو مفرد عضو متاثر ہوگا۔ اسی کی تحریک کی علامات ظاہر ہوں گی۔ باقی دوسرے مفرد اعضاء میں تحلیل اور تسکین ہوگی۔ چونکہ یہ علامات غیر طبیعی ہوگی اس لئے مرض میں داخل ہوں گی۔

س۔ کیا امراض مرکب بھی ہوتے ہیں۔

ج۔ چونکہ ایک وقت میں ایک ہی مفرد عضو تیز ہو سکتا ہے۔ اس لئے جسم میں ایک ہی مفرد عضو کی تیزی یا تحریک کی علامات ہوں گی۔ لہذا ایک ہی مرض ہو سکتا ہے باقی دو حیاتی اعضاء میں تحلیل و تسکین ہوتی ہے۔ اس لئے بعض اہل ان اعضاء کو جو طبعی حالت کو اصل مرض سمجھ کر علاج کیا ہے جو غلط ہے۔

مثلاً ہمارے پاس یرقان کا ایک مریض ہے۔ قانون مفرد اعضا میں اسے غدیہ عضلاتی تحریک یعنی جگر میں تحریک ہے۔ قلب میں چونکہ تحلیل ہوگی۔ اس لئے مریض ضعف کی شکایت کرے گا۔ دوسری طرف اعصاب و دماغ میں سکون ہے۔ اس لئے مریض اپنی تکالیف میں بے خوابی اور دماغ میں خشکی و غیرہ بتائے گا۔ لیکن ٹٹے پر لے جگا درمی قسم کے الہا ایسے مریض کی بتائی ہوئی علامات کے مطابق یرقان کی دوا کے ساتھ ساتھ مقوی قلب اور مقوی دماغ ادویات بھی دیتے ہیں جو نہ صرف غلط ہے۔ بلکہ حکمت کی توہین ہے۔ اس لئے جسم میں مرکب مرض ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

س:- مشینی تحریک اور کیمیادی تحریک سے کیا مراد ہے۔

ج:- مشینی تحریک عارضی اور وقتی طور پر لاسحق ہوتی ہے اور شدید ہوتی ہے جب کسی عضو کی تحریک رگ جاتی ہے تو مرض بھی فوراً ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن جب کسی عضو کی تحریک اس حد تک بڑھ جائے کہ وہ اپنی مخصوص خلط کو خون میں بڑھا دے اور اس کے اثرات نمایاں طور پر ظاہر ہو جائیں تو وہ مشینی کی بجائے کیمیادی مرض کہلاتا ہے جیسے خلط بلفم سے جسم کا سفید ہو جانا۔ خلط سودا کی زیادتی سے جسم کا سیاہ ہو جانا اور خلط صفرا سے جسم کا زرد ہو جانا وغیرہ سب کیمیادی اور خلطی بیماریاں ہیں جو مختلف اعضا کی تحریک کی واضح نشان دہی کرتی ہیں۔

جب کوئی خلط جسم میں بڑھ جاتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ خلط موجودہ کو بڑھانے والا عضو خلط کو پیدا تو کرتا ہے۔ لیکن تحریک کی کمزوری کی وجہ سے خارج نہیں کر سکتا۔ اس طرح خلط مذکورہ پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ اکٹھی ہوتی رہتی ہے جب خلط نہ درت سے زیادہ بڑھ جاتی ہے تو وہ تکلیف کا باعث بن جاتی ہے۔ اور اپنی علامات واضح طور پر جسم پر ظاہر کر دیتی ہے۔ اس کے برعکس جب یہی خلط نہ

کے ساتھ اخراج پارہی ہوتی ہے تو اس وقت اس عضوی کی مشینی تحریک کہلاتی ہے مثلاً یہ قان جگر کی کیمیادی تحریک ہے اور شدید بچش جگر کی مشینی تحریک ہے اسی طرح صفراوی دست بھی جگر کی مشینی تحریک سے آتے ہیں۔ دیا بیٹس دماغ کی کیمیادی تحریک ہے۔ اور بیضہ دماغ کی مشینی تحریک ہے۔ سرسام بھی دماغ کی مشینی تحریک سے ہوا کرتا ہے۔ خارش قلب کی کیمیائی تحریک ہے تو اختلاج قلب اور طوئی بوا سیر قلب کی مشینی تحریکیں ہیں۔

مختصر طور پر اس سوال کا جواب یہ ہے کہ جب اخلاط اخراج پاتی ہیں تو متعلقہ اعضا کی مشینی تحریکیں ہوتی ہیں۔ اور جب اخلاط اخراج کی بجائے جسم میں جمع ہوتی ہیں تو ان اعضا کی کیمیادی تحریکیں ہوتی ہیں۔

مس :- جب کوئی کیمیادی و خلطی علامت ظاہر ہو تو اس کا علاج کیسا ہے؟ مثال دے کر علاج کی وضاحت کریں۔

ج :- جیسا کہ ابھی اوپر کے سوال کے جواب میں بتایا جا چکا ہے کہ جب بھی کوئی عضو اپنی مخصوص خلط کو بڑھاتا تو ہے لیکن اس کا اخراج نہیں کرتا تو اس عضو کا کیمیادی فعل ہے جیسے جگر جب صفرا پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ اس کا اخراج نہیں کرتا تو یرقان ہو جاتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ صفرا کی پیدائش کے ساتھ ساتھ اس کا اخراج شروع کر دیا جائے۔

چونکہ کیمیادی تحریک میں عضو متعلقہ کی تحریک نامکمل ہوتی ہے۔ جس سے عضو مذکورہ خلط کو خارج نہیں کر سکتا اس لئے اس عضو کی تحریک کو اس حد تک تیز کر دیا جائے کہ وہ مشینی صورت اختیار کر جائے۔ اس طرح صفرا کی پیدائش بھی جاری رہتی ہے اور اس کا اخراج بھی شروع ہو جاتا ہے جیسے غدی عضلاتی تحریک جگر کی کیمیادی تحریک ہے جس سے صفراؤں گہر قان ہو جاتا ہے۔ اور غدی اعصابی جگر کی مشینی تحریک

ہے۔ جس سے صفرا خارج ہو کر برہمان دور ہو جاتا ہے۔

یاد رکھیں کہ اگر کسی دمی مرض والے عضو کی تحریک مکمل کرنے کی بجائے اگلے عضو کو تحریک دیں تو مرض بگڑ جاتا ہے۔ یہ بات بھی یاد رکھیں کہ جب کوئی عضو میٹنی طور پر انتہائی تیز ہو جاتا ہے تو فوری طور پر اخلاط نہیں بڑھ جاتے بلکہ وہ خراج پاسبے ہوتے ہیں۔ ان کی شدت اخراج سے جسم کو تکلیف ہو رہی ہوتی ہے جس سے فوری طور پر موت بھی واقع ہو جاتی ہے۔ مثلاً بیضہ اور خونی تھے وغیرہ

س :- کہا جاتا ہے کہ قانون مفرد اعضاء میں صرف تین ہی امراض تسلیم کی گئی ہیں۔ کیا یہ بات درست ہے؟

ج :- جی ہاں۔ قانون مفرد اعضاء میں واقعی تین امراض تسلیم کی گئی ہیں۔ یہی وہ ہے کہ قانون مفرد اعضاء باقی تمام طبوں سے منفرد حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ جیسا کہ نظریہ کے نام سے واضح ہے اس کی بنیاد مفرد اعضاء پر ہے۔ چرکہ حیاتی مفرد اعضاء تین ہیں جو ہر وقت اپنے اپنے افعال انجام دیتے رہتے ہیں۔ جب بھی ان میں سے کوئی عضو بیمار ہوتا ہے تو صحت قائم نہیں رہتی اور مرض کی غیر طبعی علامات ظاہر ہو جاتی ہے۔ اس عضو کے فعل کو درست کر دیا جاتا ہے تو تمام غیر طبعی علامات نہ صرف دور ہو جاتی ہیں بلکہ صحت بھی لوٹ آتی ہے۔

یاد رکھیں کہ جسم میں جتنی بھی طبعی یا غیر طبعی علامات پیدا ہوتی ہیں وہ صرف اپنی حیاتی اعضاء کے طبعی یا غیر طبعی افعال سے ظہور میں آتی ہیں۔ کوئی علامت ان سے جدا نہیں ہے اس لئے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ مرض اعضاء کو ہی لاحق ہو سکتی ہے نہ کہ علامات خود مرض ہیں۔

چونکہ جسم انسان میں افعالی و حیاتی مفرد اعضاء صرف تین ہیں اس لئے امراض بھی تین ہی ہو سکتی ہیں۔ اور یہ امراض اپنی اعضاء کے نام سے ظاہر کی جاسکتی ہیں

مثلاً د، دماغی (اعصابی) مرض (۲) قلبی (عضلاتی) مرض۔ اور
(۳) کبدی (غذی) مرض۔

ان اعضاء کو مرض لاحق ہونے سے جو غیر طبعی علامات پیدا ہوں گی ان کو یوں بیان کیا جاتا ہے۔

۱، اعصابی علامات (۲) عضلاتی علامات (۳) غذی علامات
اسی اصول کے تحت حکیم انقلاب نے ایک کتاب شائع کی ہے جس کا نام ہے
در میزان کوئی بخار نہیں ۱۲ اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ یہ جگر و غدد کی غیر طبعی
علامت ہے۔ کیونکہ جسم انسان میں میریا بخار نام کا کوئی پرزہ یا عضو نہیں ہے
جس کے بیمار ہونے پر ہم یہ نام دے سکیں۔

س:- طب یونانی میں امراض سوئے مزاج و امراض ترکیب۔ امراض تفرق۔ افعال کیفیاتی
تقسیاتی اور غلطی امراض بھی تسلیم کی جاتی ہیں۔ قانون مفرد اعضاء کی نظریں
ان کا کیا مقام ہے۔

ج:- طب یونانی کی یہ امراض بھی اپنی تین امراض میں شامل ہیں۔ جو اوپر بیان
کی گئی ہیں۔ ان کی جدا حقیقت صرف افہام و تفہیم کے لئے ہے۔ مثلاً مرض سوئے
مزاج اعضاء کے مزاج میں خرابی کا نام ہے۔ ہر حیاتی عضو کا اپنا مزاج ہے اس
لئے یہ کوئی جدا صورت نہیں ہے۔

تمام حیاتی اعضاء اور ان سے ترکیب پانے والے اعضاء کی شکل و صورت
اور تعداد وغیرہ خداوند کریم نے مخصوص کی ہے۔ جب بھی ان اعضاء کی شکل و
صورت اور تعداد وغیرہ میں کوئی کمی بیشی واقع ہوتی ہے تو ایسی صورت میں ان
کا نام امراض ترکیب ہکا را گیا ہے۔ بیماری کی صورت میں ہر عضو میں کوئی نہ کوئی
کیفیت ہائی جانی ضرر ہی ہے۔ علاج کی صورت میں اپنی حیاتی اعضاء سے

کسی کو تحریک میں لانا پڑتا ہے جس کے کمزور ہونے کی وجہ سے شکل و صورت میں تبدیلی آتی تھی اس لئے امراض ترکیب کوئی جدا صورت نہیں رکھتیں بلکہ وہ تو اصل مرض کی علامات ہیں مثلاً امراض ترکیب میں ایک صورت امراض مجاری کی بھی ہے جس کی یہ صورت ہوتی ہے کہ مجاری انتہائی تنگ ہو جاتی ہیں جس سے ان میں سے ضروری مواد کا اخراج نہیں ہو سکتا۔ یا خرابیوں و ویدوں و عیزہ کا سکڑ جانا جس سے ودر ان خون رگ جاتا ہے۔ یا ان کا بھول جانا و عیزہ

مجاری جب سکڑ کر تنگ ہو جاتی ہیں۔ اس وقت قلبی و عضلاتی تحریک ہوتی ہے اور جب مجاری بھول جاتی ہیں تو اس وقت اعصابی تحریک ہوتی ہے ہوتا زن مفرد اعضاء میں قلبی و دماغی بیماریاں ہیں۔

اسی طرح طب یونانی میں شکل کے بگاڑ کا نام امراض ترکیب کے تحت سمجھایا گیا ہے۔ جیسے استسقاء دماغ سے سر کا بڑا ہو جانا۔ اسی طرح استسقاء کربہ سے پیٹ کا بڑا ہو جانا۔ جو قانون مفرد اعضاء میں غدی مرض ہے جس کا علاج اعتدال و دماغ کو تحریک دینا ہے۔ زبان کا موٹا ہو جانا بھی امراض شکل میں خراب ہے جو اعصابی تحریک سے ہوتی ہے۔

اسی طرح کسی عضو کا اپنی جگہ میں حرکت نہ کرنا حالانکہ وہاں حرکت ضروری ہو مثلاً جوڑوں کے پتھر اچانے سے حرکت تقریباً بند ہو جاتی ہے یا کسی عضو کا اپنی جگہ پر حرکت کرنا۔ حالانکہ وہاں سکون ضروری ہو جیسا کہ وعشہ میں ہوتا ہے۔ یہ دونوں علامات بھی عضلاتی ہیں جو غدی تحریک سے درست ہو جاتی ہیں۔

امراض تفرق اتصال میں بڑی کاٹھ جانا چوٹ وغیرہ سے قانون مفرد اعضاء میں عضلاتی اعصابی مرض ہے اور عضلاتی غدی اس کا علاج ہے۔ گوشت وغیرہ کا چیرا جانا بھی عضلاتی ہے جس کا علاج غدی ادویہ ہیں۔

نفسیاتی امراض بھی کوئی جدا امراض نہیں ہیں۔ وہ بھی قانون مفرد اعضاء کے تین اہل میں شامل ہیں۔ کیونکہ ہر حیاتی عضو دو نفسیاتی جذبات سے غسلک ہے۔ جو بھی جذبہ حد سے کم یا زیادہ ہوگا۔ اسی عضو کو تحریک یا تسکین دینے سے جذبات بھی اعتدال پر آجائیں گے۔

اسی طرح غلطی امراض بھی کوئی جدا امراض نہیں ہیں۔ کیونکہ تینوں اعلاط تینوں حیاتی اعضا کی پیداوار ہیں۔ جب بھی کوئی غلط کم یا زیادہ ہوگی تو اسے پورا کرنے کے لئے متعلقہ عضو کو تحریک یا تسکین میں لا کر اس کی غیر طبعی صورت کو دور کیا جاسکتا ہے۔

تشریح

فارماکوپیا

پریکٹس آف میڈیسن

اس کتاب میں قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے نسخہ جات کے صحیح اوزان مقدار، خوراک، دوا سے مطلوبہ فوائد نہ ملنے کے اسباب اور ان کا ازالہ دوا سے ہونے والے نقصان کے اسباب اور ان کا ازالہ اس دوا کے ساتھ کون کون سی دوائیں ملائی جاسکتی ہیں اور کونسی کون سی دوائیں ملانا منع ہیں جیسی معلومات اس کتاب کی زینت ہیں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کا استعمال نئے طالب علم اور نئے حکماء کے لئے بھی بہت آسان ہو جائے گا۔

رسالہ قبریہ سے پچیس حکم

مس :- جناب حکیم صاحب ! میں نے اپنے ایک دوست سے ایک رسالہ کا نام "رسالہ قبریہ" سنا ہے۔ بتانے والے نے یہ بھی بتایا کہ اس میں کسی حکیم کے ۲۵ حکم درج ہیں مجھے کافی کوشش کے باوجود وہ رسالہ نہیں ملا اور نہ ہی کسی کتاب میں اسے درج ہونے دیکھا۔ میں اس کا بہت شاکي ہوں۔ اگر آپ کے پاس وہ رسالہ ہو تو بڑا کرم مجھے ارسال فرمائیں۔ بصورت دیگر آپ اسے دوسرے حکما کے مفاد کی خاطر اپنے رسالہ کے استفسادات کے عنوان میں من و عن درج کر دیں۔ اگر آپ قانون مفرد اعضاء کے تحت اس کی مزید تشریح کر دیں تو نہایت مفید ہو گا۔ (حکیم محمد اشرف شاہ بخاری)

ج :- جناب حکیم محمد اشرف شاہ بخاری صاحب۔ رسالہ قبریہ میرے پاس نہیں ہے میرے پاس رسالہ قبریہ کے ۲۵ حکم قانونچہ (مترجم علامہ حکیم محمد کبیر الدین صاحب) میں درج ہیں جو میری اپنی ضرورت کے لئے ہے۔ ہاں میں یہ پچیس حکم آپ کی علمی پیاس بجھانے کے لئے اور قاریوں کے مفاد کی خاطر درج کر رہا ہوں۔

رسالہ قبریہ حکیم بقراط کی ایک کتاب کا ترجمہ ہے۔ جو یونانیوں کا ایک عالم اور بہت بڑا حکیم تھا۔ یہ کتاب بقراط کے انتقال کے تقریباً سو سال بعد قبر کی مرمت کرنے وقت ملی تھی اور خلیفہ مامون الرشید نے شاہ یونان کے خزانہ سے حاصل کر کے حسین بن اسحاق سے اس کا عربی ترجمہ کراتا۔

حکم نمبر ۱ :- "اگر مریض کے چہرے پر ایسا دم پیدا ہو جائے کہ بظاہر اس کو کوئی

سبب معلوم نہ ہوتا ہو، نیز اس کا بایاں ہاتھ اکثر سینہ پر دکھا رہے تو جان لینا چاہیے کہ یہ مریض درم پیدا ہونے کے تیرہ دن کے اندر اندر مر جائے گا۔ خصوصاً اگر مریض ابتدائے مرض میں اپنے ناک سے شعل کرتا رہے۔ یعنی ناک کو سہلانا کھجلا تا ہے یا تنھنوں میں انگلی ڈالے رہے۔ قانون مفرد اعضاء میں یہ درم اعصابی عضلاتی ہے چونکہ اعصابی عضلاتی تحریک کی صورت میں قلب و عضلات میں انتہائی سکون کی حالت ہو جاتی ہے جس سے دل ڈوبتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسا مریض اپنے ڈوبتے ہوئے دل کو سہارا دینے کی ایک ناکام کوشش کرتا رہتا ہے۔ جہاں تک ناک کھجلائے کا تعلق ہے یہ دماغی اعضاء خصوصاً ناک اور چہرے کی طرف دوران خون (ابتدائے درم میں) بڑھنے کی علامت ہے۔

حکم نمبر ۲: ”اگر کسی مریض کے دونوں گھٹنوں پر بڑا شدید درم پیدا ہو جائے تو جان لینا چاہیے کہ مریض تین دن کے اندر اندر ہلاک ہو جائے گا۔ خصوصاً جب مریض کو ابتدائے مرض میں پسینہ کثرت سے آئے“

”قانون مفرد اعضاء میں یہ غدی درم ہے جو غدی اعصابی تحریک کی وجہ سے گھٹنوں میں پیدا ہو گیا ہے۔

یاد رکھیں کہ جب عضلات میں تحلیل شروع ہوتی ہے۔ تو غدد ناقلاً و رطوبات کا اخراج کرنے لگتے ہیں۔ چونکہ ابتدا ہی میں اس مرض کے عضلات میں شدید تحلیل شروع ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شروع مرض میں ہی پسینہ کثرت سے آنا شروع ہو جاتا ہے جس سے ایک طرف حرارت غریزی کا اخراج ضرورت سے زیادہ ہو جاتا ہے۔ دوسری طرف دم کا ناقابل برداشت درد فوری طور پر موت کا سبب بن جاتا ہے۔

حکم نمبر ۳: ”اگر مریض کی گردن کی میند پیدا کرنے والی رگ پر چھوٹی پھنسی بھر کی مانند ہو جائے تو جان لینا چاہیے کہ یہ مریض

بادن روز کے اندر ہلاک ہو جائے گا۔ اور اس کی علامت یہ ہے کہ مریض کو پیاس بہت شدید ہوگی۔“

تافون مفرد اعضاء کی نظر میں یہ ایک اعصابی ورم کی پھنسی ہے جو کارنیکل کی قسم سے ہے۔ اس میں ذیابیطس کی صورت ہوگی۔ چونکہ اعصابی تخریک سے حرارت کی انتہائی کمی ہوگی۔ اور رطوبات کا شدید اخراج ہوگا۔ اس لئے پیاس کی بھی شدت ہوگی۔ ایسے مریض کا علاج عضلات کو مشیتی طور پر تیز کرنے سے ہی ہو سکتا ہے۔

حکم نمبر ۴ :- نقرہ ایک مکھی ہے جسے کتے کی مکھی کہا جاتا ہے۔ تو جانا چاہیے کہ مریض کو اسی روز فوت ہو جائے گا۔

اس کی علامت یہ ہے کہ ابتدائے مرض میں مریض کو ایسی چیزوں کے کھانے کی خواہش ہوگی۔ جن کا مزاج اور کیفیت گرم ہو۔

تافون مفرد اعضاء میں زبان پر ایسی پھنسی کسی غدو کے ورم کا نتیجہ ہوتا ہے۔ چونکہ یہ ورم ایک عضو رئیس (دماغ کے قریب ہے۔ جس کی اذیت دماغ کے خدی بردے میں بھی ورم کر دیتی ہے جس سے مریض تڑپ جاتا ہے دوسری طرف قلب و عضلات میں شدید ضعف پیدا کر کے حرکات قلب کو کم کر دیتی ہے۔ بلکہ دیکھتے ہی دیکھتے اسے رکتے پر عبور کر دیتی ہے۔ جس کا نتیجہ موت ہوتا ہے۔ جہاں تک گرم اشیاء کی طلب کا تعلق ہے یہ جگر و غدو کی طلب ہے یعنی وہ گرم اغذیہ اشیاء طلب کرتے ہیں جن کے کھانے پر انسان مجبور ہوتا ہے۔

حکم ۵ :- چونکہ زبان کے ساتھ ہی گلا ہے جس میں غشا مخاطی سب سے زیادہ ہے۔ جب ایسا ورم پیدا ہوتا ہے۔ تو گلے کی غشا مخاطی میں بھی ورم پیدا ہو جاتا ہے جس سے گلا بند ہو جاتا ہے اور ورم بند ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے۔

حکم نمبر ۵ :- چھوٹی طسی پھنسی پیدا ہو جائے اور اس کی وجہ سے انگلیوں میں درد ہو تو جان لینا چاہیے کہ یہ مریض ابتدائے مرض سے دو روز تک ہلاک ہو جائیگا۔ اور اس کی علامت یہ ہے کہ مریض کو ہڈیاں دا اختلاط عقل ہو گا۔

قانون مفرد اعضاء میں یہ عضلاتی درد ہے۔ سودا کی وجہ سے اس میں سیاہی آ جاتی ہے عضلاتی تحریک کی وجہ سے دماغی اعضاء میں تحلیل ہو جاتی ہے جس سے اختلاط عقل ہونا لازمی ہے۔ ایسی پھنسیاں اگر دائیں ہاتھ پر نکلیں تو جلد موت واقع ہوتی ہے۔

حکم نمبر ۶ :- خشک پھنسی پیدا ہو جائے۔ اور اس کا رنگ نیلا ہو اور درد ناک نہ ہو اور اس میں درد شدید نہ ہو (تو جان لینا چاہیے۔ مریض ابتدائے مرض سے چھ روز کے اندر مر جائے گا۔ اور اس کی علامت یہ ہے کہ ابتدائے مرض میں مختلف رنگ کے دست بکثرت آئیں گے۔ قانون مفرد اعضاء میں دائیں طرف خصوصاً دائیں ٹانگ پر اعصابی تحریک کا اثر ہے اس لئے جب بھی اس پر کسی قسم کا دم پیدا ہو گا۔ اعصابی تحریک سے ہو گا۔ لہذا یہ دم بھی پاؤں یا ہاتھ کے انگوٹھے پر پیدا ہو گا۔ اعصابی تحریک سے ہو گا جو اعصابی عضلاتی ہو گا۔ شدت کی صورت میں اس کا رنگ نیلا ہو جائے گا۔ مختلف رنگ کے دست آنے کی وجہ یہ ہے کہ ابتدا میں غدد کے تعلق کی وجہ سے ہرے پیلے دست آئیں گے۔ اور جب دم شدت اختیار کر جائے گا۔ تو سفید رنگ کے دقیق دست آئیں گے۔ چونکہ دستوں کی راہ حواری عزیزی کے ساتھ ساتھ رطوبت عزیزی کا اخراج ہو گا۔ اس لئے مریض کے جلد مر جانے کا امکان قوی ہے۔

چونکہ یہ پھنسی (دم) تلب سے دور ہو گی۔ اس لئے اس میں دوران خون کم ہو جائے گا جس وجہ سے شدید درد نہیں ہو گا۔

حکم نمبر ۷ :- اگر دائیں پاؤں کی درمیانی انگلی پر سناووں کے زبرد کے
ماندرنگین (سونے کی مانند چمکدار) پھنسی پیدا ہو جائے۔ تو
سمجھ لینا چاہیے کہ مریض ابتداً مرض سے بارہ روز کے اندر ہلاک ہو جائے گا۔ اور اس
کی علامت یہ ہے کہ ابتداً مرض میں تیز چہرہ پر پی چیزوں کے کھانے کی ہمت خواہش ہو گی۔
قانون مفرد اعضاء میں یہ پھنسی غدی اعصابی تحریک کی پیداوار تصور ہو گی۔
کیونکہ زرد رطوبت جگر کی پیدا کردہ ہیں۔ اور چہرہ پر اشتیاء جگر کی غذا میں شامل ہیں۔ یہ
بھی یاد رکھیں کہ امراض کے تحت جسم کی تقسیم میں دائیں طرف جگر کے فعل کی تیزی کی علامت
پیدا ہوتی ہیں جن کا تعلق اعصاب سے ہوتا ہے۔ وہ نچلے اعضاء ہی ہوتے ہیں۔ غدی
اعصابی تحریک سے جب کسی عضو میں سوزش ہو کر دم ہوتا ہے اس وقت جسم کے تمام
مخرج صفرا کی پیدائش کی نسبت اس کا اخراج زیادہ کرتے ہیں۔ جو جلد موت کا سبب بنتا
ہے۔ اسی طرح اگر پھنسی جلد تحلیل ہو جائے تو بہتر ہے۔ ورنہ ایسا مریض تحلیل عضلات کو
زیادہ دیر برداشت نہیں کر سکتا۔ بلکہ سفر آخرت اختیار کر جاتا ہے۔

حکم نمبر ۸ :- اگر انگلیوں کے ناخنوں کا رنگ سیاہ ہو جائے اور پشانی پر غرنی
پھنسی سرخ رنگ کی پیدا ہو جائے تو جان لینا چاہیے کہ مریض
ابتداً مرض سے چار روز کے اندر مر جائے گا۔ اور اس کی علامت یہ ہے کہ مریض کھینکیں
اور جائیاں زیادہ آئیں گی۔ قانون مفرد اعضاء اور طب یونانی میں سیاہ رطوبت سودا ہے
جس کی زیادتی اعضاء کو سیاہ کر دیتی ہے۔ خصوصاً وہ اعضاء جہاں سودا کا اجتماع ہو جائے
سودا کا تعلق قلب و عضلات سے ہے اسی طرح سرخ دم جسے عرف عام میں دموی
دم کہتے ہیں۔ اس کا تعلق بھی عضلات سے ہے۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب قلب و عضلات
کی مشینی تحریک عضلاتی غدی پیدا ہو جاتی ہے۔ چونکہ یہ دم ایک حیاتی عضو (دماغ) کے
بیمقارب ہو رہا ہے جس کی اذیت دماغ کے لئے ناقابل برداشت ہوتی ہے دوسرے

دماغ کی طرف دوران خون تیز ہو کر شدید تحلیل ہو جاتی ہے جس سے موت جلد واقع ہو جاتی ہے۔ مریض کو جابھیاں آنا عضلات کے تشنج کی علامت ہے اور پھکیں آنا دماغ میں دوران خون بڑھنے کی علامت ہے۔

حکم نمبر ۹ :- اگر کسی مریض کے دونوں پاؤں کے انگوٹھوں پر شدید خارش پیدا ہو اور گردن کا رنگ بہت سیاہ ہو جائے تو جان لینا چاہیے کہ مریض ابتدا مرض سے پانچویں روز غروب آفتاب سے پیشتر ہلاک ہو جائیگا اس کی علامت یہ ہوگی کہ پیشاب بہت زیادہ آنے لگا۔

قانون مفرد اعضاء کے تحت یہ علامات عضلاتی اعصابی شدید ہیں۔ جو سودا دیت کے بڑھ جانے کی علامات ہیں۔ ایسے مریض کو یہ علامات دائیں طرف سے شروع ہوں گی۔ یعنی اول گردن کا دریاں حصہ سیاہ ہونا شروع ہو گا پھر گلے میں شدید خشکی بڑھ جائے گی۔ جہاں تک پیشاب زیادہ آنے کا تعلق ہے۔ یہ بھی درست ہے۔ کیونکہ جب عضلاتی اعصابی تحریک سے سودا ضرورت سے زیادہ جمع ہو جائے گا۔ تو طبیعت اسے براہ بول خون سے جذب کر کے بصورت پیشاب خارج کرنا شروع کر دے گی۔ اس وقت پیشاب کا رنگ بالکل سیاہ ہو گا۔ یہاں قارئین کو مغالطہ لگ سکتا ہے کہ جب سودا زیادہ ہو گا۔ تو پیشاب کی کثرت کیسے ہوگی۔ جبکہ سودا کا خاصہ ہی یہ ہے کہ وہ رطوبات کو خشک کر کے پیشاب کی مقدار کم کر دیتا ہے۔ یہ بالکل اسی طرح ہے۔ جس طرح خود بخود اعصابی تحریک بڑھ کر بلغمی رطوبات کی زیادتی کو دستانے شروع ہو جاتے ہیں یا ہم کسی سہل دوا سے اعصاب کے فعل میں تیزی پیدا کر کے دست لے آتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قدرت نے ہر عضو کی کمیائی اور شلینی تحریکوں کے لئے الگ الگ سہل پیدا کئے ہیں۔ ہم جب چسپائیں کسی بھی عضو کا سہل دیکر دست لاسکتے ہیں یہی صورت ایسے مریض کی ہوتی ہے۔ ایسے مریض کے گردن کے عضلات میں

شدید مشینی تحریک پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے وہ سودا کو براہِ بول خارج کرنا شروع کر دیتے ہیں جس سے مریض کو سیاہ رنگ کا پیشاب کثرت سے آنے لگتا ہے۔ چونکہ تلبا و عضلات کی مشینی تحریک کی انتہا پاؤں کے انگوٹھے تک ہے۔ اس لئے ایسے مریض کے اوّل دائیں انگوٹھے میں خارش شروع ہو گی۔ پھر تحریک بڑھ کر بائیں انگوٹھے میں شدید خارش ہونے لگ جائے گی۔

یاد رکھیں اب مریض انگوٹھوں کی خارش سے نہیں مرنے بلکہ گلے کی شدید خشکی اور پیشاب کے ذریعے سودا کے زیادہ خارج ہونے کی وجہ سے مرنے لگتا ہے۔ ایسے مریض کا علاج غدی اعصابی مسہل سے ہی ممکن ہے۔

حکم نمبر ۱۰۔ اگر مریض کے پیوٹ پر تین پھنسیاں پیدا ہو جائیں۔ جن سے ایک پھنسی سیاہ اور دوسری دونوں اشقر (سرخ زردی مائل) ہوں تو جان لینا چاہیے کہ ایسا مریض سات روز کے اندر ہلاک ہو جائے گا۔ اور اس کی علامت یہ ہوگی کہ اس مریض کو ابتداً مرض میں تھوک بہت زیادہ آئے گا۔ تاؤن مفرد اعضا میں یہ پھنسیاں عضلاتی تحریک کی پیداوار ہیں۔ اوّل سیاہ پھنسی پیدا ہوتی ہے تو بعد میں پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ چونکہ یہ پھنسیاں دماغ کے بالکل قریب ہیں اس لئے جلد موت واقع ہوتی ہے۔

حکم نمبر ۱۱۔ اگر دونوں آنکھوں کے کسی ایک پیوٹ پر اختروٹ کے مانند نرم سیاہ رنگ کی پھنسی پیدا ہو جائے گی۔ تو یہ جان لینا چاہیے کہ ایسا مریض ابتداً مرض سے دو روز کے اندر ہلاک ہو جائے گا۔ اس کی علامت یہ ہے کہ مریض کو ابتداً مرض سے نیند کا غلبہ رہے گا۔

تاؤن مفرد اعضا کی نظر میں یہ پھنسی بھی عضلاتی غدی تحریک کی پیداوار ہے۔ جہاں تک مریض کو نیند آنے کا تعلق ہے۔ یہ دماغ کے مفلوج ہونے کی وجہ سے ہے۔

کیوں کہ اس تحریک میں دماغ میں شدید تحلیل ہوتی ہے۔

حکم نمبر ۱۱۰:- اگر کسی مریض کے دونوں تھنوں سے سرخ زردی مائل خون بہے اور اس کے دائیں ہاتھ میں سفیدی مائل پھنسی (دوم بلغمی جس کو سفردس کہتے ہیں) پیدا ہو جائے اور اس میں درد نہ ہو تو جان لینا چاہیے کہ ایسا مریض ابتداً مرض سے تین روز کے اندر مر جائے گا۔ اور اس کی علامت یہ ہوگی کہ مریض کو ابتداً مرض میں کھانے کی خواہش نہیں ہوتی۔

قانون مفرد اعضاء کی رد سے ایسا مریض جس کو خون معدہ کے اوپر کے اعضاء سے آتا ہے۔ اسے عضلاتی اعصابی تحریک ہوتی ہے اسی طرح تقسیم ظاہری جسم انسان کے تحت دایں بازو میں بھی عضلاتی اعصابی تحریک ہوتی ہے۔ اسی طرح چونکہ عضلاتی اعصابی تحریک کی دوسری تحریک ہے۔ اس میں شدت نہیں ہے اس لئے اس کے دم یا پھنسی میں درد نہیں ہوگا۔ یہ بالکل اسی طرح کی پھنسی ہے جس طرح خارش یا چنبل کے مریض کی پھنسیاں ہوتی ہیں ان میں کسی قدر سفیدی بھی ہوتی ہے۔ لیکن درد کی بجائے ان میں لذت آتی ہے۔ جہاں تک ایسے مریض کے دونوں دن کے اندر ہلاک ہونے کا تعلق ہے وہ پھنسی کی وجہ سے نہیں مرتا بلکہ خون کے زیادہ اخراج سے مرتا ہے

حکم نمبر ۱۱۱:- اگر کسی مریض کی بائیں طرف ران میں شدید سرخی پیدا ہو جائے اور اس میں درد نہ ہو اور اس کی لمبائی تین انگلی ہو تو جان لینا چاہیے کہ ایسا مریض ابتداً مرض سے ۲۵ روز کے اندر ہلاک ہو جائیگا۔ اور اس کی خالص علامت یہ ہے کہ ابتداً مرض میں مریض کو شدید خارش ہوگی۔ اور ساگ پات اور ترکاریاں کھانے کی خواہش ہوگی۔ قانون مفرد اعضاء میں کسی جگہ کا شدید سرخ ہو جانا عضلاتی غدی تحریک ہے اس کی شدت سے کسی بھی مقام کی شریاں پھٹ سکتی ہیں۔ انہی شریاں فوراً کانکلا ہوا خون کسی مقام کو شدید سرخ کر سکتا ہے۔ چونکہ مقام

ماؤن میں کسی قسم کا درم نہیں ہوتا۔ اس لئے درد بھی نہیں ہوتا۔ چونکہ اس تحریک میں خشکی کی شدت ہوتی ہے۔ اس لئے مریض کو شدید خارش ہو سکتی ہے۔
چونکہ ساگ اور کچی ترکاریاں عضلاتی اثرات کی حامل ہوتی ہیں اس لئے ان کی خواہش کا ہونا اس تحریک کے مریض کی طبعی خواہش ہے۔

حکم نمبر ۱۴ :- اگر کسی مریض کے بائیں کان کے پیچھے دانہ بخود کے مانند سخت پھنسی پیدا ہو جائے تو جان لینا چاہیے کہ ایسا مریض میں رونے کے اندر ہلاک ہو جائے گا۔ اور اسی ساعت ہلاک ہو گا۔ جس ساعت میں پھنسی ظاہر ہوتی ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ ابتدائے مرض میں مریض کو پیشاب بہت زیادہ آئے گا۔ قانون مفرد اعصاب میں یہ کان کے پیچھے والے عصب کا درم ہے۔ چونکہ اس وقت اعصابی تحریک شدید ہوگی جس کا اثر گردوں پر بھی ہوگا۔ لہذا مریض کو پیشاب بھی کثرت سے آئے گا۔ اس کا علاج عضلاتی غدی محرکات اور محالات سے کرنا چاہیے۔ جس سے ایک طرف اعصاب کا درم بھی ختم ہو جائے گا۔ دوسری طرف پیشاب کی کثرت بھی ختم ہو جائے گی۔

حکم نمبر ۱۵ :- اگر کسی مریض کے بائیں کان کے پیچھے سیاہ پھنسی پیدا ہو جائے تو جان لینا چاہیے کہ ایسا مریض ابتدائے مرض کے چوبیس روز کے اندر ہلاک ہو جائے گا۔ اور اس کی علامت یہ ہوگی کہ ایسا مریض شروع مرض ہی سے سرد پانی پینے کا بیحد اشتیاق ہوگا۔ قانون مفرد اعصاب میں یہ پھنسی بھی کسی اعصاب کے درم کی وجہ سے ہوگی۔ اس وجہ سے ایسے مریض کو پانی کی بار بار پیاس لگے گی۔ اس کا علاج بھی محرکات عضلات سے ہی کرنا ہوگا۔ پینے کے لئے پانی کی بجائے تھوہ پلانا چاہیے۔

حکم نمبر ۱۶ :- اگر کسی مریض کے دائیں کان کے پیچھے سرخ اور تیز (حاد) پھنسی نکل آوے جو آگ سے جلنے کے مانند اور دانہ باتلہ کے برابر بڑی ہو تو جان لینا چاہیے کہ ایسا مریض ابتدائے مرض میں مریض کو تے بہت

زیادہ آئے گی۔

تانون مفرد اعضاء میں یہ پھنسی بھی اعصاب کی سوزش سے ہی ہوگی۔ جہاں تک اس میں آگ کی طرح جس کا تعلق ہے یہ بالکل آتشک کی طرح ہے۔ یاد رکھیں جب اعضاء میں خون کی زیادتی بڑھتی ہے فوراً ہی مائوت مقام اعصاب میں احساس زیادہ ہو جاتی ہے۔ اس لئے جب خون کے اجتماع سے حرارت اکٹھی ہوتی ہے۔ مریض کو آگ کی سی جلن محسوس ہوتی ہے۔ چونکہ اعصابی تحریک سے معدہ میں رطوبات زیادہ ترشح ہوں گی۔ اس لئے مریض کو تے بار بار ہوگی۔ اس کا علاج بھی عضلاتی غدی محرکات اور محلات سے ہی کرنا چاہیے۔

حکم نمبر ۱۷ :- اگر کسی مریض کے دائیں طرف سیاہ رنگ کی پھنسی پیدا ہو جائے تو جان لینا چاہیے۔ کہ وہ مریض ابتدائے مرض سے تو روز کے بعد آفتاب نکلنے سے قبل فوت ہو جائے گا۔ اور اس کی علامت کے ابتدائے مرض میں مریض کو جھائیاں بہت آتی ہوں گی۔

تانون مفرد اعضاء میں یہ پھنسی عضلاتی غدی ہے۔ شروع مرض میں جھائیاں اس لئے آتی ہیں۔ کیونکہ مردی خشکی کی کیفیت توڑنے کی جدوجہد جانیوں سے شروع ہوتی ہے۔ یہ بالکل ایسی صورت ہوتی ہے۔ جیسی سجاد پڑھنے سے قبل ہوتی ہے۔ جب سجاد چڑھ جائے تو جھائیاں بند ہو جاتی ہیں۔ جلد موت واقع ہونے کی یہ وجہ ہے کہ کیونکہ اس تحریک کا دم شدید اور دردناک ہوتا ہے۔

حکم نمبر ۱۸ :- اگر کسی مریض کی بائیں بغل میں سفر جلی رہی (کے برابر پھوٹا) نکل آئے تو جان لینا چاہیے۔ کہ وہ مریض ابتدائے مرض سے پچیس روز کے اندر بلاک ہو جائے گا۔ اور اس کی علامت یہ ہے کہ ایسے مریض کو بہت زیادہ گہری نیند آئے گی۔ مریض بہت زیادہ سوئے گا اور اس کا جسم بہت بے ہوش رہے گا۔

قانون مفرد اعضاء میں یہ غدی عضلاتی درم ہے۔ جس میں درد بھی بہت کم ہو گا جب درم مکمل ہو گا۔ تو موت واقع ہو جائے گی۔ نیند آنے کی وجہ یہ ہے کہ غدی عضلاتی تحریک کی صورت میں دماغ و اعصاب میں تسکین ہوگی۔

حکم نمبر ۱۹ :- اگر کسی مریض کے ٹخنے پر سیاہ رنگ کی کئی پھنسیاں نکل آئیں تو جان لینا چاہیے کہ وہ مریض ابتداً مرض ہے ۲۸ روز کے اندر مر جائے گا۔ اور اس کی علامت یہ ہے کہ ایسے مریض کو ابتدائے مرض میں ٹھنڈی ہوا اور ٹھنڈی غذاؤں کے کھانے کا بہت عشق ہو گا۔

قانون مفرد اعضاء کی نظر میں یہ عضلاتی اعصابی تحریک کی پھنسیاں ہیں۔ چونکہ جسم میں سودا کی کثرت ہوگی۔ لہذا ان کا رنگ بھی سیاہ ہو گا۔ ابتداً میں ان پر درد نہیں ہو گا۔ البتہ ہلکی ہلکی خارش ہو سکتی ہے۔ چونکہ ابھی تحریک کی ابتدا ہی ہوگی۔ لہذا شروع شروع میں سرد ہوا اور غذا کو زیادہ پسند کرے گا۔

حکم نمبر ۲۰ :- اگر کسی مریض کی بائیں کینٹی پر سرخ زردی مائل چھسی پیدا ہو جائے تو سمجھ لینا چاہیے کہ وہ مریض ابتداً مرض سے چار روز کے اندر فوت ہو جائے گا۔ اور اس کی علامت یہ ہوگی کہ ابتدائے مرض میں اس مریض کی آنکھ میں شدید خارش لاحق ہوگی کہ اس کو آرام نہ ہو گا۔

قانون مفرد اعضاء میں یہ چھسی عضلاتی غدی تحریک سے ہوگی جس کا رنگ سرخ زردی مائل ہی ہو گا۔ چونکہ اس تحریک میں سودا زیادہ ہو گا۔ لہذا اس درم خارش شروع سے ہی ہوگی۔ زردی موت واقع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ درم دماغ جیسے عضو زمین کے زیادہ قریب ہو گا۔ جس کی شدت کا اثر دماغ پر بھی ہو گا۔ جس سے دماغ پر شدید تحلیل کا اثر ہو کر موت واقع ہو جائے گی۔

حکم نمبر ۲۱ :- اگر کسی مریض کی چند یا سر کے وسط میں اکے وسط میں اخروٹ

کے مانند دم پیدا ہو جائے جو علامہ ہو اور اس میں درد نہ ہو تو جان لینا چاہیے۔ کہ مریض ابتداءے مرض سے نوے روز کے اندر ہلاک ہو جائے گا۔ اور اس کی علامت یہ ہے کہ مریض کو ابتداءے مرض میں بہت گہری نیند آئے گی۔ اس کو خبر بوزہ کھانے کا بہت شوق ہو گا۔ اور پیشاب بکثرت آئے گا۔

قانون مفرد اعضاء میں یہ دم غدی عضلاتی تخریک سے ہو گا۔ چونکہ دم نامکلی ہو گا۔ لہذا اس میں درد نہیں ہو گا یا بہت کم ہو گا۔ دم کے علامہ ہونے کی وجہ بھی یہی ہے کہ اس میں خون نہ ہونے کے برابر ہو گا۔ چونکہ اعصاب و دماغ میں سکون ہو گا۔ لہذا مریض کو نیند زیادہ ہی آئے گی۔ خبر بوزہ بھی غدی مزاج کا حامل ہے اور مدربولی ہے لہذا اس کے کھانے سے پیشاب لا محالہ زیادہ آئے گا۔ چونکہ دم مدت مدید میں مکمل ہو گا۔ اس لئے مریض دیر سے ہلاک ہو گا۔

حکم نمبر ۲۲ :- اگر کسی مریض کی کینٹی پر چھپر کے مانند نہایت سیاہ دم پیدا ہو جائے تو جان لینا چاہیے۔ کہ وہ ابتداءے مرض سے

تین ماہ کے اندر ہلاک ہو جائے گا۔ اور اس کی علامت یہ ہے کہ ابتداءے مرض میں مریض کو خبر بوزہ یا تر بوزہ کھائے اور ٹھنڈا پانی پینے کے بعد اشتیاق ہو گا۔ اور اس کو ترکاری یا ساگ پات کھانے والے اشخاص کے مانند پیشاب بہت زیادہ آئے گا۔

قانون مفرد اعضاء میں یہ دم عضلاتی اعصابی ہو گا۔ اس میں بھی درد نہ ہونے کے برابر ہو گا۔ چونکہ جسم میں سردی خشکی بڑھ رہی ہو گی۔ اس لئے اسے طبعی طور پر ٹھنڈی چیزیں کھانے کی طلب ہو گی۔ اور پیشاب میں کثرت ہو گی۔

حکم نمبر ۲۳ :- اگر کسی مریض کی گردن کے نیچے اور اس کی پائیں آنکھ کے زیریں پیوٹے پر سیاہ پھٹسی پیدا ہو جائے تو جان لینا

چاہیے۔ کہ وہ ابتداءے مرض سے اکیس روز میں ہلاک ہو جائے گا۔ اور اس کی علامت یہ ہے کہ مریض کو ابتداءے مرض میں شیریں اور روی غذا کھانے کی خواہش ہو گی

حکم نمبر ۲۴۰:- اگر ٹھوڑی کے نیچے مادہ باقلہ کے برابر سرخ رنگ کی پھنسی پیدا ہو جائے تو جان لینا چاہیے کہ ایسا مریض باون روز کے اندر ہلاک ہو جائے گا۔ اور اس کی

علامت یہ ہوگی کہ ابتدائے مرض میں بہت تھوڑے گا۔ اور منہ سے بلغم بکثرت خارج ہو گا۔
قانون غرہ اعضاء دو سے یہ بھی اعضاء کی تحریک کی سوزش سے ہوگی۔ جو نحو مرض مثینی صورت اختیار کر چکا ہو گا۔ لہذا اسے طبابت کی کثرت ہوگی جس کا اخراج منہ کے راستہ تھوڑا اور بلغم کی صورت میں ہو گا۔ جو بخیرہ دم تاب سے بہت دور ہوتا ہے لہذا قلب اس کی شدت سے کم متاثر ہوتا ہے۔ جب مدت مدیر کے بعد دم انتہائی زیادہ ہو جائے گا۔ تو قلب متاثر ہو کر اپنی حرکات روک دے گا۔ اس لئے موت دیر سے واقع ہوگی۔

حکم نمبر ۲۴۱:- گاہے بعض دمیوں کے تشفی میں شدید درد پیدا ہو جاتا ہے۔ پس اگر کسی مریض میں گاہے درد پیدا ہونے کے بعد ہاتھ کی کہنی میں سیاہ رنگ کی پھنسی پیدا ہو جائے تو ایسا مریض پانچ روز میں ہلاک ہو جائے گا۔ اور اس کی علامت یہ ہے کہ مریض کو ابتدائے میں شراب پینے کی خواہش زیادہ ہوگی۔ یاد رکھیں حنفیہ اسفنج فاگشت سے بنا ہوا ہے جس کا مزاج عضلاتی ہے۔ اس کے بیرونی حصہ میں اصحاب کا جال بچھا ہوا ہے جب اس کے باہر کوئی پھنسی پیدا ہوتی ہے تو وہ اعضاء کی سوزش کی پھنسی پیدا ہوتی ہے اس میں بھی شرط یہ ہے کہ پھنسی میں خارش نہ ہو۔ بغیر خارش اور آگ کی طرح جلنے والی پھنسی آتش کی پھنسی کہلاتی ہے ورنہ عضلاتی تحریک سے ہوتی ہے۔ اسکے برعکس اگر تمام تشفی میں درد ہو تو یہ عضلات کی سوزش سے ہوتی ہے۔ جب یہی سوزش باقی جسم پر اثر انداز ہوتی تو وہاں بھی سیاہ پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جب تشفی میں درد اور کہنی پر پھنسی پیدا ہوتی ہے تو اس کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔ مریض عضلاتی تحریک میں مبتلا ہونے کی وجہ سے عضلاتی غذا ہی طلب کرتا ہے۔ جن میں اسے سب سے زیادہ عارضی سکون دینے والی شے شراب ہے۔ چونکہ مریض کو ایک طرف دم اور پھنسی کی شدید تکلیف ہوتی ہے دوسری طرف شراب جیسی زہریلی شے اسے جلد ہلاک کرنے میں مدد دیتی ہے لہذا وہ چند دن کا ہی جہان ہوتا ہے۔

غذا پر سوالات

س :- غذا کیا ہے - غذا اور دوا میں کیا فرق ہے -
ج :- غذا ایک ایسا مادہ اور جسم ہے جو انسان حیوان اور دیگر جانداروں کی نشوونما کے لئے ضروری ہے۔ چونکہ ہر جاندار جسم میں ہمیشہ تحلیل اور کمی واقع ہوتی رہتی ہے غذا اس کمی اور تحلیل کا بدلہ مائع تحلیل بنتا ہے تاکہ جسم کے تمام کُل پرزے کسی کمی کے بغیر اپنے افعال انجام دیتے رہیں۔

لیکن دوا جسم کے کُل پرزوں میں تحریک اور افعال میں تیزی پیدا کر دیتی ہے۔ دوا اپنی مقدار اور طاقت کے مطابق اعضاء میں عمل کرنے کے بعد جسم سے خارج ہو جاتی ہے۔ اس کے برعکس غذا جسم میں بزو بدن بنتی ہے۔ ضرورت سے زائد ہی خارج ہوتی ہے۔ غذا سے خون بنتا ہے دوا خون کا جز نہیں بنتی۔

س :- کیا وجہ ہے کہ نازن مفرد اعضاء میں پہلے غذائی علاج کیا جاتا ہے۔

ج :- مرض کے وقوع پذیر ہونے کے دو بڑے اسباب ہیں (۱) غیر مادی اسباب جن میں کیفیاتی اور نفسیاتی اسباب شامل ہیں (۲) مادی اسباب جن میں اغذیہ، ادویہ اور اشیاء سب شامل ہیں۔

چونکہ کیفیاتی اور نفسیاتی اسباب دفعتی اور عارضی ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس مادی اسباب خون میں کیمیائی اثرات قائم کر کے کسی نہ کسی خلط کو برطحا کر مرض کو پختہ بنا دیتے ہیں۔ اس طرح مرض دیر پا ہو جاتا ہے۔ جب تک خون میں کیمیائی تبدیلی نہ ہو مرض دور نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کسی مرض کو مستقل طور پر ختم کرنے کے لئے خون کی کیمیائی حالت کو غذائے درست کیا جاتا ہے۔ غذا سے خون اس

چھ گھنٹے سے کم وقفے میں غذا نہیں دی جاتی۔ اس طرح ایک طرف تو جھوک بڑھ جاتی ہے اور دوسری طرف مرض کلی طور پر ختم ہو جاتا ہے۔

س :- مریض کے علاج کی ابتدا غذا سے کرنی چاہیے یا دوا سے۔

ج :- چونکہ ۵۰ فیصد امراض غذا کی کمی بیشی سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ حکیم اپنے مریض کا علاج غذا سے کرے۔ اگر مریض تباہی ہوئی غذا نہ کھائے اور مکمل پرہیز نہ کرے تو اس کا علاج نہیں کرنا چاہیے۔

یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ غذا کا جسم انسان پر پچاس فی صد اثر ہے۔ دوا کا ۲۵ فیصد اثر ہوتا ہے۔ اور پچیس فی صد اثر ماحول کا ہوتا ہے۔ تو کیوں نہ غذا کو اہمیت دی جائے۔

خوش طبع :- یاد رکھیں کہ حاد امراض میں مثلاً خونریز، ہیضہ اور دو گروہ دیفر کے مریض کا علاج غذا کی بجائے دوائے مطلق سے کرنا چاہیے۔ کیونکہ ایسی علامات و امراض میں فوری طور پر موت واقع ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

س :- جسم انسان میں غذا کو جزو بدن بننے تک کتنے مضموم سے گزرنا پڑتا ہے۔

ج :- غذا کھانے کے بعد اسے مندرجہ ذیل مضموم سے گزرنا پڑتا ہے ۱) مضموم معدی دماغی (۲) مضموم کبدی (۳) مضموم عروقی (۴) مضموم عضوی۔

س :- چاروں مضموم کے فضلات کے نام کیا ہیں۔

ج :- پہلے مضموم معدی دماغی کا فضلہ براز ہے۔ (۲) دوسرے مضموم کبدی کا فضلہ بل ہے (۳) تیسرے مضموم عروقی کا فضلہ پسینہ ہے (۴) چوتھے مضموم عضوی کا فضلہ منی ہے۔

جب ہم غذا کھانے میں تو پہلے پہل معدہ دماغ میں پکتی ہے۔ اس کا لطیف حصہ عروقی ماساریقہ کے ذریعے کبد و جگر میں چلا جاتا ہے بقایا مولود ایک فضلہ

کی صورت میں یعنی پافانہ میں کہ باہر نکل جاتا ہے۔ غذا کا لطیف حصہ جگر میں پہنچ کر پھر پکاتا ہے اس کے بعد اس کا اعلیٰ حصہ عروق میں چلا جاتا ہے اس کا فضلہ بول ہے۔ عروقی لطیف حصہ میں جب کیمیاوی تبدیلیاں ہوتی ہیں تو اس کا لطیف حصہ اعضا میں چلا جاتا ہے اور بقایا فاضل مواد پسینہ کی شکل میں باہر نکل جاتا ہے۔ اعضا میں جو اعلیٰ حصہ آتا ہے۔ وہ پختہ ہو کر اعضا کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اس کا فاضل حصہ منی ہے۔

س :- غذا انسان کو کس قسم کی کھانی چاہئے ۔

ج :- ہر انسان کے لئے ایک ہی قسم کی غذا تجویز نہیں کی جاسکتی کیونکہ ہر فرد کا اپنا علیحدہ ایک مخصوص مزاج ہوتا ہے۔ اس لئے ہر انسان کو اس کے مزاج کے مطابق غذا ملنی چاہیے۔ ورنہ اگر اسے مسلسل اس کے مزاج کے خلاف غذا ملتی رہے گی۔ تو وہ بہت جلد بیمار ہو جائے گا حقیقت یہ ہے۔ کہ ہر انسان کی غذا کی طلب بھی علیحدہ علیحدہ ہوتی ہے۔ کوئی میٹھی اغذیہ دانت یا گوشت پسند کرتا ہے۔ کوئی چرہ پری اور نمکین چیزوں کو ضروری سمجھتا ہے۔ اس لئے جب بھی کوئی شخص اپنے لئے غذا تجویز کرانے کا مشورہ لے تو اسے اس کے مزاج کے مطابق اغذیہ تجویز کرنی چاہئیں نہ کہ جو دل میں آئے بتا دے۔ یہ حکمت کے خلاف ہے اور مریض پر ظلم کرنے کے مترادف ہے۔

س :- جسم انسان کو کیسی غذا کی ضرورت ہے ۔ ؟

ج :- انسان اشرف المخلوقات ہے۔ فلسفہ ارتقاء کے تحت انسان کا مقام حیوان سے افضل ہے۔ اس لئے انسان کی غذائیات پر ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے۔ کہ بچے کی پہلی غذا ماں کا دودھ ہے جو حیوانی غذا ہے۔ جب انسان بڑا ہوتا ہے تو اس کی غذا حیوانی گوشت ہے جس میں انڈے اور مچھلی بھی شہد یک ہے۔

اس حیوانی غذا میں انسانی زندگی و قوت اور صحت کو قائم رکھنے کے لئے سب اجزاء شامل ہوتے ہیں۔ لیکن جب انسان کو حیوانی غذا میسر نہ ہو یا وہ اس قدر قلیل ہو کہ بھوک نہ مٹ سکتی ہو تو پیٹ بھرنے کے لئے انسان نے پھلوں اور میوہ جات کا استعمال شروع کر دیا۔ ان میں ایک طرف تو پیٹ بھرنے کے لئے تسکین دہی تو دوسری طرف ان میں غذا کو مفہم کرنے کی قوت تھی۔ کیونکہ پھلوں اور میوہ جات میں غذا کے کم و بیش اجزاء کے ساتھ نکلیات کی کثرت ہوتی ہے جو خون کے لئے نہ صرف مفید ہیں بلکہ ضروری بھی ہیں۔

میوہ جات کے بعد اناجوں، تیلوں، سبزیوں اور چاروں وغیرہ کا درجہ ہے ضرورت کے مطابق ان کو ایک دوسری میں ملا کر اور لپکا کر لذت پیدا کر لی جاتی ہے ذیل میں ہم تحریکات کے مطابق غذائی علاج کرتے ہیں۔

۱۔ عضلاتی اعصابی اغذیہ (سر خشک)

حیوانی اغذیہ :- مچھلی، وہی، زیادہ ترش رہی کی لسی۔

میوہ جات :- موٹا پھل، ناریل اور کھاجا۔

پھل :- سیب، جامن، نالہ، الاچی، مالٹا، رس بھری، آڑو ترش۔

بیر :- اناناس، آلوچہ، ترش انار اور سنگترہ۔

اناج :- مکی، باجرہ، جوار اور لوبیا۔

سبزییاں :- آلو، مٹر، گوبھی، پیٹن اور ہر ترشی۔

۲۔ عضلاتی غدی اغذیہ (خشک گرم)

حیوانی اغذیہ :- ہرن، کتوبر اور بھینس کا گوشت۔

میوہ جات :- اخروٹ اور پتہ ۔

پھل :- انگور خشک ۔ انجیر ۔ آڑو شیریں ۔

اناج :- مسور اور چنے ۔

سبزیایں :- پالک ۔ کرلیے ۔ ٹماٹر ۔ کچنال ۔ سرسوں کا ساگ اور پیاز ۔

۳۔ غدی عضلاتی اغذیہ (گرم خشک)

حیوانی اغذیہ :- بکری مرغ ۔ بطخ اور تیتڑ کا گوشت اور انڈے ۔

میوہ جات :- چلغوزے ۔

پھل :- آم شیریں ۔ کھجور ترش و شیریں ۔ خوبانی ۔ آلو بالو اور شہنتوت ۔

اناج :- چنے ۔

سبزیایں :- میٹھی کا ساگ ۔ ادک ۔ مرچ سبز اور لہسن ۔

۴۔ غدی اعصابی اغذیہ (گرم تر)

حیوانی اغذیہ :- تیتڑ ، بٹیر اور مرغابی کا گوشت اور بکری کا دودھ ۔

میوہ جات :- بادام ۔

پھل :- انگور تازہ شیریں ۔ امرود ۔ خربوزہ اور میٹھا ۔

اناج :- گہوں اور مونگ ۔

سبزیایں :- ٹینڈے ۔ بھنڈی ۔ گاجر اور حلوہ کدو ۔

۵۔ اعصابی غدی اغذیہ (تر گرم)

حیوانی اغذیہ :- گائے کا دودھ ۔ گوشت کوئی نہیں ۔

میسرہ جات :- کوئی نہیں۔

پھل :- ناشپاتی۔ کیلا۔ آلو بخارا اور شریفہ۔

اناج :- کوئی نہیں۔

سبزیاں :- مولیٰ۔ کدو۔ تورہ اور ادوی۔

۶۔ اعصابی عضلاتی اغذیہ (ترسرد)

حیوانی اغذیہ :- کوئی گوشت نہیں۔ بنجیس کا دودھ۔

میسرہ جات :- کوئی نہیں۔

پھل :- انار شیریں اور تر بوڑ۔

اناج :- چاول۔ ساگودانہ اور اٹھ سے کی سفیدی۔

سبزیاں :- کھیرا۔ لکڑی۔ فلفم اور چقندر۔

نوٹ :- میرے سامنے جو اغذیہ تھیں میں نے ان کا انتخاب کر دیا ہے۔ اگر کوئی

بہ گئی ہو تو ان کے تحت یا تعلق یا مشابہت سے استعمال کر سکتے ہیں۔

خدا کھانے کے متعلق چند عظیم ہستیوں کے اقوال

۱۔ انسان کا پیٹ اس کا دشمن ہے۔

۲۔ ہر مرض کا علاج غذا کے توازن سے یقینی طور پر کیا جاسکتا ہے۔

۳۔ زیادہ اور غیر لطیف غذا کھانے سے انسان انسانیت سے دور ہو جاتا ہے (ایمانیہ اردو)

۴۔ تلوار سے اتنے آدمی نہیں مارے جتنے بسیار فوری سے مارے جاتے ہیں (ایمانیہ اردو)

۵۔ پیٹھ اپنے دانتوں سے اپنی قبر کھودتا ہے۔ (فرانسیسی کہادت)

۶۔ اپنے پیٹوں کا کچھ ہتھ پڑ کر دھت مند ہو گئے۔ کیونکہ پیٹ تمام بیماریوں

- کاسر چشمہ اور منبع ہے۔ (ارشاد نبوی)
- ۷۔ دنیا کی تکلیفوں کا $\frac{1}{3}$ حصہ زبان کا پیدا کردہ ہے اور اس کے ماخذ طعام و کلام ہیں۔ (ربوذ ہجر)
- ۸۔ اتنا کھاؤ جتنا ہضم کر سکو۔ (ربوعلی سینا)
- ۹۔ بھوک سے پہلے کھانا مکروہ بھی ہے اور مذموم بھی (حضرت امام غزالی)
- ۱۰۔ شکم سیری کند فہن بنا دیتی ہے۔ (غرنیکلن)
- ۱۱۔ کھانا اتنا کھاؤ کہ بدن کی غذا ہو نہ کہ بدن اسکی غذا بن جائے (ایک کہاوت)
- ۱۲۔ چھتیس بھو جن بہتر دوگ۔ (ہندی کہاوت)
- ۱۳۔ جسم کی راحت طعام کی کمی میں ہے۔ (فارسی کہاوت)
- ۱۴۔ بھرا ہوا پیٹ نصیحت نہیں سنتا۔ (روسی کہاوت)
- ۱۵۔ کھانے سے غرض یہ ہے کہ تو جیتا رہے۔ اور نیک کام کرے مگر تو خیال کرتا ہے۔ کہ زندگی صرف کھانے کے لئے ہے۔ (ایک کہاوت)
- ۱۶۔ تھوڑا کھاؤ عیش مناؤ۔ (ہندی کہاوت)
- ۱۷۔ کھانے کے لئے زندہ نہ ہو بلکہ زندہ رہنے کے لئے کھاؤ۔ (انگریزی کہاوت)
- ۱۸۔ گھر بیگاتہ سہی مگر پیٹ تو اپنا ہے۔ (پنجابی کہاوت)
- ۱۹۔ جو شخص دوا کھاتا ہے۔ اور اپنی غذا کا خیال نہیں رکھتا وہ اپنے معالج کی قابلیت خاک میں ملا دیتا ہے۔ (ہابرمٹانی)
- ۲۰۔ مرض کا باپ خواہ کوئی ہو لیکن خواب غذا اس کی ماں ضرور ہوتی ہے (جارج)
- ۲۱۔ لوگوں نے تندرستی کی حالت میں دزدوں کی مانند غذا کھا کر اپنے آپ کو بیمار بنا لیا۔ بیماری کی حالت میں جب ہم نے انہیں چھڑیوں کی غذا دی تو وہ تندرست ہو گئے۔ (حکیم بطراط)

- ۲۲۔ جو لوگ عوام کو یہ یقین دلا دیں کہ وہ غذا کے انتخاب میں جہالت سے کام نہیں لیں گے۔ وہ نئی نوع انسان پر بھاپ اور بجلی کے موجب سے بھی زیادہ احسان کریں گے۔ (ڈاکٹر ولیم کوپر)
- ۲۳۔ مستقبل میں ازالہ مرض کے لئے جو چیز ہم مریضوں کو بتائیں گے۔ وہ دوا نہیں غذا ہوگی۔ علاج کا تعلق دوا سے نہیں صرف غذا سے ہی ہوگا۔ (امریکی ڈاکٹر)

سینینینینینینین

دستور علاج بالمفرد اعضاء

ترمیم و اضافہ شدہ چوتھا ایڈیشن شائع ہو گیا ہے۔
یہ کتاب ہندوستان کے مایہ ناز طبیب جناب حکیم و ڈاکٹر امنس راج شرما صاحب کی تحریر کردہ ہے۔ میں نے اسے قانون مفرد اعضاء کے تحت ترتیب دے کر شائع کیا ہے۔ قانون مفرد اعضاء کے تحت تشخیص امراض اور علم العلاج کے لئے قابل ترین استاد کا درجہ رکھتی ہے۔

فارماکوپیا

نسخہ جرات

اعصابی عضلاتی مجربا (سر دتر) | **اعصابی عضلاتی تمام**
نسخہ جات دماغ

واعصاب کو مشینی طور پر تحریک میں لاتے ہیں۔ ان نسخہ جات کا مزاج سرد تر ہے غلط طبع پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ خارج بھی کرتے ہیں۔ وجہات کے مطابق افعال و اثرات میں فرق ہے۔ مرض کی شدید صورتوں میں ملین۔ مسہل۔ اکیر اور تریاق دس پندرہ منٹ بعد دیتے جائیں تاکہ مرض بد فوری کنٹرول کیا جاسکے جیسے جیسے مرض کا زور کم ہوتا جائے۔ دوا کا وقفہ بڑھا کر تین گھنٹے کر دیں۔

اعصابی عضلاتی ملین

نسخہ :- قلبی شورہ م تو لے۔ جو کھارم تو لے۔ صندل سیفدم تو لے۔ گل سرخ ۵ تو لے ترکیب تیاری :- تمام ادویات کو باریک پیس کر سفوف بنالیں۔
 مقننہ اور خوراک :- ہر رتی سے ایک ماخہ تک دن میں چار بار ہمراہ پانی یا مناسب فریت افعال و اثرات :- یہ دوا دماغ و اعصاب میں تحریک۔ جگر (غدد) میں تحلیل قلب و عضلات میں انتہائی سکون پیدا کرتی ہے۔ پیشاب میں جلن چند غٹوں میں دور کرتی ہے جب خون کے جوش میں تیزی ہو۔ جسم پر چھپا کی لکلی ہوئی ہو پیشاب بند ہو تو ان تمام علامات کے لئے نہایت میفد ہے۔ صغیرادی پھر لوں کے لئے بھی میفد ہے۔

اعصابی عضلاتی مسہل

نسخہ :- اعصابی عضلاتی ملین ۵ تولے . حب اینٹ رکالا دانہ ۵ تولے .
ترکیب تیاری :- باریک پس کر رکھ لیں . پس تیار ہے . حسب ضرورت گونڈیکر
شامل کر کے گولیاں بخودی بنالیں .

مقدار خوراک :- ایک تا ۲ گولی دن میں چار بار ہمراہ پانی یا مناسب شربت
افعال و اثرات :- اعصابی عضلاتی ملین سے بہت تیز ہے عاوض قوتوں میں ممتوال کی

اعصابی عضلاتی مقوی (خمیرہ)

نسخہ :- گاؤ زبان ۴ تولے . ابریشم ۴ تولے . کشنیر خشک ۴ تولے . صندل سفید
۴ تولے . گل سرخ ۴ تولے . الابچی خورد ایک تولہ . چینی ڈھائی سیر .
ترکیب تیاری :- پہلے ابریشم کو کاٹ کر صاف کر لیں تاکہ کیڑے نکل جائیں پھر تمام اشیاء
معدہ ابریشم پانی یا عرق گلاب میں بھگو دیں . کچھ عرصہ بعد جوش دیں جب آدھا پانی
جل جائے تو اتار کر چھان لیں . پھر چینی ملا کر خمیرہ کے قوام پر لے آئیں . جب قوام
گاڑھا ہو جائے تو گھوٹ لیں . پس خمیرہ تیار ہے .

مقدار خوراک :- چھ ماٹھے سے ۹ ماٹھے تک ہمراہ پانی یا عرق گلاب
افعال و اثرات :- اعصابی عضلاتی خمیرہ دماغ و اعصاب میں تحریک جگر و غدود میں
تخلیل . قلب و عضلات میں سکون پیدا کرتا ہے . جب غدی تحریک سے دماغ میں
سکون اور قلب میں تخلیل کی وجہ سے خدیہ ضعف ہو تو ایسی صورت میں دماغ
کے لئے مقوی اور دل کے لئے مفرج ہے . غدی نزلہ و کھانسی کے لئے بہترین
چیز ہے نقل سماعت اور ضعف بصارت بوجہ گرمی خشکی . سرعت انزال ؛

ہائی بلڈ پریشر میں مفید ہے۔ زخم اسباب بہت جلد ختم ہو جاتے ہیں۔ حقائق قلب میں فائدہ مند ہے۔

اعصابی عضلاتی اکسیر

نسخہ:- کشتہ قلعی۔ ایک تولہ کشتہ چاندی ایک تولہ طباشیر صلی تولہ الائچی کلاں۔
ترکیب تیاری:- الائچی اور طباشیر کو باریک پس کر کشتہ جات ملائیں۔ پس تیار ہے۔
نوٹ:- کشتہ جات چاہے کسی ترکیب سے بنائے ہوئے ہوں۔
مقدار خوراک:- ۲۰ رتی سے ۴۰ رتی تک ہمراہ مکھن یا بالائی۔
افعال والنوات:- دماغ و اعصاب میں تحریک۔ جگر و غدو میں تحلیل۔ دل عضلات
میں سکون پیدا کرتی ہے۔ سرعت انزال کے لئے مایہ ناز دوا ہے۔ چند دنوں میں
منی کی حالت کم کر کے قوام میں گاڑھا پن پیدا کرتی ہے اگر غدی تحریک سے ضعف
باہ ہو تو اس کے لئے شرطیہ دوا ہے۔ چھپاکی کے لئے مفید ہے خصوصاً اس کے
لئے جو دن کو نکلا کرتی ہے۔ جن عورتوں کو لیکوریا (سیفند پانی) جلن کے ساتھ ہوا
سوزاک ہوا اس کے استعمال سے ختم ہو جاتا ہے۔ غدی تحریک کی برعلاصت میں عقد

اعصابی عضلاتی تریاق

نسخہ:- افیون ایک ماشہ۔ لوبان کوڑیا ایک تولہ۔ قند سیفند ایک تولہ
ترکیب تیاری:- قینوں ادویات کو کھل کریں۔ جب سرمہ کی طرح باریک صفوف
بن جائے تو شیشی میں محفوظ کر لیں پس تیار ہے۔
مقدار خوراک:- ۲۰ رتی سے ۴۰ رتی تک ہمراہ آب تازہ
افعال والنوات:- تمام اعصابی عضلاتی ادویہ کے افعال و اثرات سے تیز ہے۔

کے درووں کو دیکھتے ہی دیکھتے روک دیتی ہے۔ شدید بے چینی کی صورت میں فوری سکون بخشتی ہے۔ درد گردہ اور دیگر میں نہایت مفید ہے اعلیٰ درجہ نیند آد ہے۔ سوزاک غدی۔ کھانسی۔ سینہ کی جلن۔ تقطیر لول۔ برقم کے اخراج خون کو چند منٹوں میں روک دیتی ہے۔ عسر الطمث۔ پیچش اور اسہال کے لئے مفید ہے اس کے استعمال سے تڑپتا ہوا مریض چند منٹوں میں سکون حاصل کر لیتا ہے۔ ماریا کا بدل ہے۔

نوٹ:- یہ دوا چھوٹے بچوں اور بڑھوں کے لئے سخت مضر ہے۔ خاص طور پر جنہیں بلغم تاربی ہو اس میں ایفون کا نشہ ہے اس لئے احتیاط سے استعمال کریں۔ غدی تحریک کی ہر علامت کے لئے مفید ہے۔

اعصابی عضلاتی جو شانہ

نسخہ:- بہیدانہ ۱ ماٹھے۔ تخم خبازی ۱ ماٹھے۔ تخم کاسنی ۱ ماٹھے۔ تخم خیابن ۱ ماٹھے۔ جینی حسب ضرورت

ترکیب تیاری:- سب ادویات کو ایک پاؤڈرانی میں ڈال کر امال لیں۔ جب نصف پانی رہ جائے تو اتار لیں اور پُرن چھان کر پلائیں۔

افعال و اثرات:- دماغ و اعصاب میں تحریک۔ جگر و غدہ میں تحلیل۔ قلب و عضلات میں تسکین پیدا کرتا ہے۔ سوزشی نزلہ میں بے حد مفید ہے غدی تحریک کی وجہ سے دل میں تحلیل کے اثرات کو فوراً ختم کر دیتا ہے۔ یہ ایک خوراک ہے غدی تحریک کی ہر علامت میں مفید

اعصابی عضلاتی روغن

نسخہ:- شہادہ یک تولہ۔ کافور ۲ تولے۔ روغن تابین ۴ تولے۔ کسٹرائل ایک پاؤ

ترکیب تیاری :- پہلے مٹھاتیلیہ کو باریک کوٹ لیں۔ پھر کسٹرائل میں جلا لیں۔ جب مٹھاتیلیہ جل جائے تو اتار کر چھان لیں۔ پھر کافور کو روغن تارپین میں حل کر لیں۔ پھر جلے ہوئے تیل میں ملا لیں۔ پس تیار ہے۔

افعال و اثرات :- دماغ و اعصاب میں تحریک۔ جگر و غد میں تحلیل۔ قلب و عضلات میں تسکین پیدا کرتا ہے۔ مقامی طور پر استعمال ہوتا ہے۔ غدی درد سر میں بے حد مفید ہے۔ دبلے چلے اعضا پر مالش کرنے سے موٹا پایا کرتا ہے۔ جلے ہوئے مقام پر بھاری سے لگانا چاہیئے۔ اس سے جلن میں تسکین ہو جاتی ہے۔ ٹوٹی ہوئی ہڈی اس کے چند روزہ استعمال سے جوڑ جاتی ہے۔ مقام اذف پر ہلکی ہلکی مالش کر کے ادھر گرم کرنا ابا زہ دیں۔

اعصابی عضلاتی قطور میرائے چشم

نسخہ :- ایفون ہماشے۔ قلمی شورہ اتولہ عرق گلاب البوتل ترکیب تیاری :- ایفون اور قلمی شورہ کو باریک کر کے عرق میں حل کریں جب اچھی طرح دوا میں عسرق میں حل ہو جائیں۔ تو تنہا کر بوتل میں بھر لیں پس تیار ہے۔

افعال و اثرات :- آنکھوں کی جلن۔ سوزش اور خنکی وغیرہ میں بے حد مفید ہے۔ قطرہ قطرہ آنکھوں میں ڈالیں۔ کان درد کے لئے بھی مفید ہے۔

عضلاتی اعصابی مجربا (سرد خشک)

عضلاتی اعصابی تمام نسجہ جات دل (عضلات) کو کیسیادی طور پر تحریک دیتے ہیں
عضلاتی اعصابی تمام نسجہ جات کا مزاج سرد خشک ہے غلط سودا پیدا کر کے جسم میں
روکتے ہیں۔ درجات کے مطابق افعال و اثرات میں فرق ہے۔ مرض کی شدید صورتوں
میں طین۔ مسہل۔ اکیر اور ترباق دس دس منٹ بعد دیتے جائیں تاکہ مرض پر فوری
کنٹرول کیا جاسکے۔ جیسے جیسے مرض کا درجہ کم ہوتا جائے دوا کا وقفہ بڑھا کر ۴ گھنٹے تک کر دیں

عضلاتی اعصابی شدید

نسجہ:- کرسچوہ تولے۔ آمہ ۵ تولے۔ پھنگڑی بریاں ۱۰ تولے
ترکیب تیاری:- پہلے پھنگڑی کو لوبے کی کڑا ہی یا توڑے پر بریاں کر لیں جب
پھنگڑی بریاں ہو جائے تو باقی دونوں دوائیں پیس کر ملا لیں۔ بس تیار ہے۔
مقدار خوراک:- ۴ رتی تا ۱۰ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ پانی یا تھوہ۔
افعال و اثرات:- دل و عضلات میں تحریک۔ جگر و غدوئیں تسکین اور دماغ
و احصاب میں تحلیل پیدا کرتی ہے۔ اعصابی عضلاتی ادویہ کے اثرات کو بالکل ختم
کر دیتی ہے۔ مندرجہ ذیل بلغمی امراض کو جلد سے اکھاڑ پھینکتی ہے۔ جیسے بلغمی درہ
بلغمی کھانسی۔ زکام۔ درد سر زکامی۔ سرسام بلغمی۔ جریان۔ چیچک۔ یدیا بخار۔
بُسر۔ تپ محرقہ اسہالی اور کالی کھانسی کے لئے بے حد مفید ہے سکون قلب
دل کا ڈوبنا کے لئے فوری اثر کی حامل ہے۔ ذیابیطس (سلسل بدلہ) کے لئے بلغمی
دوا ہے۔ معین حمل ہے۔ نمونیا میں مفید ہے۔

عضلاتی اعصابی ملیں

نسخہ :- عضلاتی اعصابی شدید اتولے۔ ہیلہ سیاہ بریاں اتولے۔
ترکیب تیاری :- پہلے ہیلہ سیاہ کو گھی لگا کر توے پر ڈال کر مھون لیں۔ جب ہیلہ
پھول کر ہلکی ہو جائیں تو اتار کر پیس لیں اور عضلاتی اعصابی شدید میں ہم وزن
کر کے ملا لیں۔ پس تیار ہے۔

مقدار خوراک :- ہم رتی تا اماشہ دن میں چار بار ہمراہ پانی یا تہوہ
افعال و اثرات :- عضلاتی اعصابی شدید سے بہت تیز ہے۔ جب قبض
ہو تو عضلاتی اعصابی ملیں ہی استعمال کرنی چاہئے۔

عضلاتی اعصابی سہل

نسخہ :- عضلاتی اعصابی ملیں اتولے ہڑ جلابہ اتولے۔
توکیب تیاری :- ہڑ جلابہ کو باریک پیس کر سفوف شدہ عضلاتی اعصابی
ملین میں ملا کر بخودی گولیاں بنالیں۔

مقدار خوراک :- ایک گولی دن میں چار بار ہمراہ پانی یا تہوہ یا چائے۔
افعال و اثرات :- اس کے افعال و اثرات عضلاتی اعصابی ملیں سے بہت
زیادہ تیز ہیں دل و عضلات میں تحریک۔ جگر و غد میں تسکین اور دماغ و اعصاب
میں تحلیلی پیدا کرتا ہے۔ بلغم کو بذریعہ اسہال خارج کرتا ہے اس کے مسلسل استعمال سے
بلغم کی پیدائش بند ہو جاتی ہے۔ اعصابی تحریک کی تمام علامات کے لئے مجروح کی دوا ہے

عضلاتی اعصابی مقوی راطر لیل

نسخہ:- پوست ہیلہ زرد ۲ تولہ آملہ ۲ تولہ ہیلہ سیاہ بریاں ۲ تولہ مسخود دوس
۲ تولہ منقہ ۲ تولہ کشتہ فولاد ۲ تولہ چینی ایک سیر۔ مکی حسب ضرورت
توکیب تیاری:- تمام ادویات کا باریک سفوف تیار کریں۔ پھر روغن زرد مکی میں
چرب کر لیں چینی کا قوام بنا کر اس میں چرب شدہ سفوف ڈال دیں۔ پس اطرل سفوفی تیار ہے
مقدار خوراک:- ۲ ماشہ تا ۴ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ پانی یا قہوہ۔

افعال و اثرات:- تمام اطرلغات افعال و اثرات میں عضلاتی اعصابی یک جب قلب و
عضلات و طوب و بلغم سے پھول جاتے ہیں تو اطرل سفوفی عضلات میں بخور کی صورت پیدا کر کے
تمام بلغم کو بند لیمہ اسہال خارج کرتا ہے۔ بلغم کی پیدائش کو بند کرتا ہے۔ یعنی اور عصبی امراض
کے لئے بید میفد ہے۔ دماغ کو فضلات سے صاف کرنے کے لئے اس سے بہتر کوئی
دوا نہیں ہے یہ قلب و عضلات کے مزاج اور ساخت کو درست کرتی ہے انتہائی
درجہ کی مقوی قلب ہے بلغم کی پیدائش کو روک کر زلہ و زکام کو ہمیشہ کے لئے ختم کر
دیتا ہے یعنی کھانسی۔ جربان منی۔ دمہ۔ زکام اور خسوڑک کے لئے ایک نعمت سے کم
نہیں ہے۔ اعصابی تحریک کی برعلاست کے لئے یقینی دوا ہے۔

عضلاتی اعصابی اکمیر

نسخہ:- سم الفار ماشہ۔ کشتہ فولاد ۲ تولہ سفوف ہیلہ سیاہ بریاں ۲ تولہ
توکیب تیاری:- پہلے سم الفار کو غبار کی طرح باریک بیس لیں۔ پھر دوسری دوائیں ملا
کر کم از کم ایک گھنٹہ کھل کر کے بخود گولیاں بنالیں۔
مقدار خوراک:- ایک گولی دن میں چار بار ہمراہ قہوہ یا چائے۔

افعال و اثرات:- قلب و عضلات میں تحریک۔ جگر و غدہ میں تسکین۔ دماغ و اعصاب میں تحلیل
پیدا کرتی ہے انتہائی درجہ کی برقی اثر دوا ہے قلب و عضلات کو فوراً تحریک میں لاتا ہے اس
قبیل کی دوسری تمام ادویہ سے برسر کشفائی اثرات رکھتی ہے طبعی امراض جیسے یعنی دمہ خسوڑک

اور جریان وغیرہ کے لئے فوری شفا دیتی ہے۔ بچہ مصفی خون ہے اس لئے چیخک اور خرو
کے لئے میفند ہے۔

نوٹ :- سم الفار کو کشتہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ویسے ہی کھل کر لیں۔

عضلاتی اعصابی جو شانہ

نسخہ :- گل غفترہ ماشے۔ عتاب ۶ دانے خوب کلاں ۶ ماشے۔ متھے ۹ دانہ چینی حسب ضرورت۔
ترکیب تیاری :- سب دواؤں کو پانی میں ہلکے دیں پھر آگ پر گرم کر لیں جب نصف پانی رہ
جائے تو اتار کر پین چھان کر میٹھا ملا کر پلائیں یہ ایک خوراک ہے۔

افعال و اثرات :- دل و عضلات میں تحریک۔ جگر و معدہ میں تسکین۔ دماغ و اعصاب میں
تحلیل پیدا کرتا ہے۔ اعصابی تحریک کی ہر علامت کے لئے میفند ہے۔

عضلاتی اعصابی روغن

نسخہ :- روغن کنجد ۷ تولے۔ روغن صندل اتولہ

ترکیب تیاری :- دونوں کو صاف شیشی میں ملا لیں۔ پس تیار ہے۔

افعال و اثرات :- بیرونی طور پر مالش کر سکتے ہیں۔ کالین کی پرانی سوزش میں میفند ہے۔

عضلاتی اعصابی قطور

نسخہ :- پھنکڑی ۶ ماشے۔ افیون نم ماشے۔ چھلکا ہر زرد اتولہ۔ عرق گلاب ایک بوتل

ترکیب تیاری :- سب ادویات کو باریک پیس کر عرق میں حل کر لیں پھر گاڑھے کپڑے
سے پن لیں۔ پس تیار ہے۔ قطور قطرہ آنکھوں میں ڈالیں۔

افعال و اثرات :- آنکھ، کھنکھ، نزول الما، نظر کا کمزور ہونا، پانی بہنا، سرخی چشم سوزش
چشم جنین، درد، روشنی کا برداشت نہ ہونا وغیرہ کے لئے بے حد میفند ہے۔ اس
کے علاوہ کان کے درد اور کان کے بہنے کے لئے فوری اثر کی حامل ہے۔ مقامی
طور پر زخموں پر استعمال کر سکتے ہیں۔

عضلاتی غدی مجربا (خشک گرم)

عضلاتی غدی تمام نسخہ جات دل و عضلات کو شینی طور پر تحریک دیتے ہیں غلط سودا اور بیاہ پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ خارج بھی کرتے ہیں۔ عضلاتی غدی تمام نسخہ جات کا مزاج خشک گرم ہے۔ درجات کے مطابق افعال و اثرات میں فرق ہے مرض کی شدید صورتوں میں طین، مسہل، اکیسر، تریاق دس دس منٹ بعد دیتے جائیں تاکہ مرض پر فوری کنٹرول کیا جاسکے۔ جیسے جیسے مرض کا زور کم ہوتا جائے دوا کا وقفہ برعکاس کر تین گھنٹے کر دیں۔

عضلاتی غدی شدید

نسخہ:- دارمی ۳ تولے، جلوتری ۲ تولے، لونگ اتولہ
ت ترکیب تیاری:- سب ادویہ کو بلوئیک پیس لیں بس تیار ہے۔
مقدار خوراک:- ۴ رتی تا ۱۰ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ پانی یا تھوہ یا چائے۔
افعال و اثرات:- یہ دوا قلب و عضلات میں تحریک پیدا کرنے کے لئے بے خطر ہے۔
قلب و عضلات میں تحریک، جگر و غد میں تسکین اور دماغ و اعصاب میں تحلیل پیدا کرتی ہے مولہ حرارت غریزی ہے۔ اس کے استعمال سے جگر گرم ہونا ضرور ہو جاتا ہے۔ غویا کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔ محرقہ بخار کے لئے بے حد مفید ہے۔
دستوں کو روکتی ہے۔ پیٹ درد کے لئے بے حد مفید ہے۔ بے حد مقوی معہ و اسما ہے۔
بے غشی و دمہ زکام، پھیکیں، تھوک کی زیادتی، پڑانے دست، سنگرہنی، بکثرت بول، کالوس کھاسی و کاریں، کالی کھانسی، درد اعصاب، پیٹ و سینہ کا درمی درد اور باد گولہ و غیرہ کے لئے شریحہ دوا ہے۔ چونکہ محرک قلب و مولہ حرارت غریزی ہے اس لئے حرارت کی کمی سے

جسم سرد پڑ رہا ہو یا سرد پسینے آنے شروع ہو جائیں تو ایسی صورت میں عضلاتی
غذی تمام دواؤں کا استعمال آب حیات سے کم نہیں۔ جب گردے انتہائی
سرد ہو چکے ہوں تو ان ادویہ کے استعمال سے فوراً گرم ہو جاتے ہیں۔ بے حد مقوی
باہرے امساک پیدا کرتی ہے۔ آٹھک کے لئے بے ضرر ہے۔ مد حیض ہے۔ لیکوریا
فالج و لقویٰ عظیم الطحال۔ دل کا پھول جاناکے لئے بہترین دوا ہے۔ تمام عضلاتی مصلحتی
علامات کے لئے بے حد مفید ہے۔

نوٹ :- اگر قبض ہو تو اس کے ساتھ عضلاتی غذی مسہل ضرور دیں۔

عضلاتی غذی ملیں

نسخہ :- سفوف عضلاتی غذی شدید ۲ تولے۔ مصبر ۶ تولے
ترکیب تیاری :- مصبر کو نہایت باریک کر کے تیار شدہ سفوف میں ملا لیں
اور حسب نخودی تیار کریں۔

مقدار خوراک :- اتنا ۳ گولی دن میں چار بار ہمراہ قبوہ چلے یا پانی
افعال و اثرات :- اس کے افعال و اثرات عضلاتی غذی شدید سے بہت تیز ہیں۔ جس
علامات کے لئے عضلاتی غذی شدید مفید ہے۔ ان کے لئے بے حد مفید ہے۔ یہ
صرف مریض کو ہلکی قبض ہونے پر دیں۔

عضلاتی غذی مسہل

نسخہ :- تخم حرمل ۲ تولے۔ مصبر ایک تولہ۔ سنبھل اتولہ
ترکیب تیاری :- سب ادویہ کو باریک پس کر نخودی گولیاں بنائیں۔
مقدار خوراک :- اتنا ۲ گولی دن میں چار بار ہمراہ پانی قبوہ یا چائے۔

افعال و اثرات :- بلغم کے لئے بے مضر مسہل ہے۔ اس کے مسلسل استعمال سے مرناسا بہت جلد ختم ہو جاتا ہے۔ جن علامات کے لئے عضلاتی غدی شدید استعمال ہوتا ہے ان تمام کے لئے نہایت مفید ہے۔

عضلاتی غدی مٹھوی معجون

نسخہ :- ہانفل ۲ تولے۔ قرنفل ۲ تولے۔ جلوتری ۲ تولے۔ دارچینی ۲ تولے۔ خولنجاں ۲ تولے۔ سبیل الطیب ۲ تولے۔ کشتہ کچلہ ۲ تولے۔ چینی پا شہد ۳۔ ۳۔ ۳۔ ترکیب تیاری :- تمام ادویہ کو نہایت باریک پیس کر چینی کا قوام تیار کر کے اس میں ملا دیں۔ بس تیار ہے۔

مقدار خوراک :- ۳ ماشہ تا ۶ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ قہوہ چائے یا پانی۔
افعال و اثرات :- تمام معجونات افعال و اثرات میں عضلاتی غدی ہیں۔ یہ قلب و عضلات کو مشینی طور پر تحریک دیتی ہے۔ چونکہ اس میں جزو اعظم کچلہ ہے اس لئے یہ معجون فالج۔ لقوی۔ رعشہ۔ وجع المفاصل۔ عرق النساء۔ دودکھ کو لے لے۔ اور نامری وغیرہ کے لئے بے حد مفید ہے۔ بڑھاپے میں استرخائے متانہ کی وجہ سے بار بار پیش آنے کے لئے خاص دوا ہے۔ ایفون کا تریاق ہے۔ اگر غلطی سے کسی نے ایفون کھا لی ہو اور اس کی سبھی علامات شروع ہوں تو ایسے مریض کو پندرہ پندرہ منٹ بعد قہوہ سے دیں۔ تیسری خوراک سے سبھی علامات ختم ہو جاتی ہیں۔ ہر اعصابی علامت کو دور کرنے کے لئے بہترین دوا ہے۔

عضلاتی غدی اکسیر

نسخہ :- شنگرف روہی اتولہ۔ مرکی ۳۔ تولے۔ لونگ ۲۔ تولے۔

ترکیب تیاری :- پہلے شکر گڑ کو کم از کم ایک گھنٹہ تک کھل کریں۔ پھر دوسری دوا میں ملا کر اچھی طرح کھل کریں۔ جب عیار کی مانند ہار یک سفوف تیار ہو جائے تو بخود دی گولیاں بنالیں۔

مقدار خوراک :- ایک گولی دن میں چار بار ہمراہ پانی یا چائے۔
 افعال و اثرات :- قلب و عضلات کو مشینی طور پر تحریک دینے کے لئے فوری اثر رکھتی ہے۔ اعلیٰ درجہ کی مصفی خون دوا ہے۔ مد رجیض ہے۔ عصبی درد۔ فالج۔ لقوہ ریشہ۔ آتشک۔ جذام۔ ترخارخس۔ امراض بلغمی خصوصاً نزله و زکام اور دمہ کے لئے بہترین دوا ہے۔ اعلیٰ درجہ کی مقوی باہ اور ممسک ہے چونکہ قریب بسم ہے۔ اس لئے احتیاط سے استعمال کریں۔

نوٹ :- اگر اس کے استعمال سے کسی قسم کا نقصان ہو۔ سسی علامات ظاہر ہوں تو اسے فوراً بند کر کے غدی اعصابی ملین ہمراہ دودھ گھی دیں۔ (مولف)

عضلاتی غدی تریاق

نسخہ :- اجوائن دیسی ایک پاؤ۔ تیزاب گندھک حسب ضرورت
 ترکیب تیاری :- اجوائن کو باریک پیس کر اس میں اتنا تیزاب ڈالیں کہ تر ہو جائے صرف ۲ گھنٹے تک پڑا رہنے دیں۔ پھر باون دستہ میں ڈال کر خوب کوٹیں جب گولی بنانے کے قابل ہو جائے تو بخود دی گولیاں بنالیں۔

نوٹ :- اگر اس نسخہ میں ایک سینک خور دنی ملا لیں تو یہ مولی کاٹک بن جاتا ہے یہ وہی نسخہ ہے جو بازار میں عام ملتا ہے۔

افعال و بغرات :- یہ دوا جسم میں کھار کے اثرات کو ختم کر کے ترسی و قیزایت میں تبدیل کر دیتی ہے اگر اسے ایک ماخرہ کی مقدار میں گرم پانی میں مل کر کے عطر اسے

کرائے جائیں تو منہ کے چھالوں کو فوراً ختم کر دیتی ہے۔ کچھ بوڑوں (ملہپ) کو چند دنوں میں ایک ایک ماشہ کی مقدار میں چار بار کھلانے سے ہمیشہ کے لئے ختم کر دیتی ہے۔ بیضہ کے لئے فوری اثر کرتی ہے۔ پیٹ درد و بد ہضمی میں بے حد مفید ہے اگر اعصابی تحریک سے جسم سرد ہونا شروع ہو جائے یا سوپنے آرہے ہوں۔ تو ان کے لئے نعمت سے کم نہیں ہے۔ ایسی صورت میں سرنہ پرہ منٹ بعد خوراک دیں۔ پڑانے اسہال اور اچھارہ وغیرہ کے لئے فوری شفا دیتا ہے۔

عضلاتی غدی جو شانہ

نسخہ :- زردفہ ۶ ماشے پر ساوشال ۶ ماشے۔ انجیر عدد۔ سبوس گندم ۶ ماشے ترکیب تیاری :- سب دواؤں کو پاؤ بھریانی میں بھگو دیں۔ تھوڑی دیر کے بعد ہوش دیں۔ جب نصف پانی رہ جائے تو پن چھان کر حسب ضرورت میٹھا ملا کر پلائیں یہ ایک خوراک ہے۔

افعال و اثرات :- زلد و زکام۔ سوزش سینہ کے لئے بے حد مفید ہے۔ جی ہوئی بلغم کو خارج کرتا ہے۔ معدہ و امعاء میں نرمی پیدا کرتا ہے گلے کی خشکی اس سے فوراً خشک ہو جاتی ہے۔

عضلاتی غدی روغن

نسخہ :- مال کلنگی ۵ تولے۔ کچلہ اتولہ۔ لونگ اتولہ۔ روغن کنجد ایک پاؤ ترکیب تیاری :- سب دواؤں کو روغن کنجد میں جلا لیں۔ جب تمام دوائیں جل کر کوئلہ ہو جائیں۔ تو تیل کو کسی صاف کپڑے سے پن لیں بس تیار ہے۔ طریقہ استعمال :- تھوڑا سا تیل لے کر مقام موقوف پر ہلکی ہلکی مالش کریں

ادہ اور گرم کرنا باندھ دیں۔

افعال واثوات :- قلب وعضلات کو مقامی طور پر مشینی تحریک دینے کے لئے بہترین روغن ہے۔ عضلاتی اعصابی تحریک کی تمام علامات کو ختم کرنے کے لئے بے حد مفید ہے۔ اعصابی دردوں۔ سہلان الافولن اور دکان۔ بہروپن اور گنٹھیا وغیرہ کے لئے اعلیٰ درجے کی دوا ہے۔

عضلاتی غدی قطور

نسخہ :- نیلا تھوٹھا ۸ رتی۔ دارچینا ۲ رتی۔ عرق گلاب ایک بوتل۔

توکیب تیاری :- نیلا تھوٹھا اور دارچینا کو نہایت باریک پیس کر عرق میں حل کر لیں۔ لبس تیار ہے۔

طریقہ استعمال :- قطرہ قطرہ دن میں تین بار استعمال کریں۔

افعال واثرات :- آشوب چشم۔ نزول الما۔ پانی بہنا۔ نظر کا کمزور ہو جانا۔ جالا پھولا اور لکڑے وغیرہ کے لئے بے حد مفید ہے۔ آنکھوں کے علاوہ کان کے درد۔ کان بہنا۔ کان کی سوزش اور بہروپن وغیرہ کے لئے آب حیات ہے۔ سردی طور پر ہر قسم کے زخموں پر لگانے سے فوری شفا ہو جاتی ہے۔

غذی عضلاتی مجربات (گرم خشک)

غذی عضلاتی تمام نسخہ جات غدد و جگر کو کیمیائی طور پر تحریک دیتے ہیں خلط صفر پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ اس کا استخراج بند کر دیتے ہیں۔ غذی عضلاتی تمام نسخہ جات کا مزاج گرم خشک ہے۔ درجات کے مطابق افعال و اثرات میں فرق ہے۔ مرض کی شدید صورتوں میں طہین۔ مسہل، اکیر اور ترباق دس دس منٹ بعد دیتے جائیں تاکہ مرض پر فوری کنٹرول کیا جاسکے۔ جیسے جیسے مرض کا زور کم ہوتا جائے۔ دوا کا وقفہ بڑھا کر تین گھنٹے کر دیں۔

غذی عضلاتی طہین

نسخہ :- اجوائن دیسی مٹو لے۔ رائی مٹو لے۔ بانجی مٹو لے۔ گندھک آٹھ سار ۱۲ تو لے۔

ترکیب تیاری :- سب ادویات کو باریک پیس کر ملا لیں۔ پس تیار ہے۔
نوٹ :- گندھک کو مدبر یا شدہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

مقدار خوراک :- مٹی تا ماشہ دن میں چار بار ہمراہ چائے یا پانی۔

افعال و اثرات :- جگر و غدد میں تحریک۔ اعصاب میں تسکین اور عضلات میں تحلیل پیدا کرتا ہے۔ محافظ حرارت غریزی ہے۔ کیمیائی طور پر صفر پیدا کرتا ہے۔ معدہ و امعاء کے درد۔ بے چینی۔ ریاح شکم۔ یورک ایسڈ کی زیادتی۔ خونی پیشاب، تفریح گردہ و مثانہ کی پتھریاں۔ قبض۔ بھوڑے بھنسی۔ داد چنبل، خارش اور سوزشی زلہ کے لئے بے حد مفید ہے۔ در حقیقت ہے۔ سوداوی علامات جن میں سیاہ پرتقان چہرے پر سیاہ دھبے۔ بوا سیر۔ سرطان۔ خشک۔ دمہ۔ خشک کھانسی۔ درد دانت

تجزیہ مفصل اور رشتہ وغیرہ عضلاتی علامات کو ختم کرنے کے لئے غذائی عضلاتی
نسجہ جات ترتیب وار بے حد مفید ہیں۔

غذائی عضلاتی مسہل

نسخہ :- غذائی عضلاتی ملین ۲۵ تولے۔ مغز جمال گوڑہ اتولہ
توکیب تیاری :- پہلے مغز جمال گوڑہ کو خوب اچھی طرح باریک پیس لیں۔ پھر سفوف
شدہ غذائی عضلاتی ملین ملا لیں۔ تھوڑا سا انزروت شامل کر کے نخودی گولیاں بنالیں
مقدار خوراک :- ایک گولی سے چار گولی تک ہمراہ پانی یا چائے۔

افعال و اثرات :- محرک جگر ہے۔ بے ضرر مسہل ہے۔ بیرونی طور پر داد۔ غارش
چنبٹل اور پھوڑے چھنی پر لگانے سے فوراً شفا کا اثر دکھاتی ہے۔ بیرونی طور پر تیل یا
ویز لین میں ملا کر استعمال کرنا چاہیئے۔ درد دانت پر لگانے سے درد فوراً بند ہو جاتا ہے
پڑانے ریجی درمل کے لئے بہترین چیز ہے۔ اس کے افعال و اثرات وہی ہیں
جو غذائی عضلاتی ملین کے ہیں۔ بلکہ یہ غذائی عضلاتی ملین سے اثرات کے لحاظ
سے بیس گنا زیادہ تیز ہے۔

نوٹ :- اگر غلطی سے زیادہ مقدار میں کھایا جائے اور رسمی علامات ظاہر ہوں
یعنی دست لگ جائیں اور پیٹ میں سخت مروڑ ہوں تو ایسی صورت میں گوند کڑیا
باریک پیس کر لسی میں حل کر کے پلائیں۔ دوسری خوراک سے ہی آرام آ جاتا ہے

غذائی عضلاتی مقوی جوارکش

نسخہ :- زنجبیل ۲ تولے۔ بدینہ ۲ تولے۔ اجڑاں دیسی ۲ تولے۔ فلفل سیاہ ۲ تولے
مصطکی رومی ۲ تولے۔ عتر قرعہ ۲ تولے۔ زیرہ سیاہ ۲ تولے۔ زعفران ۹ ماشے۔ جینی سرچندہ۔
ترکیب تیاری :- سوائے زعفران کے تمام ادویات کا باریک سفوف تیار کر لیں۔ جینی

کا قوام بنالیں۔ جب قوام تیار ہو جائے تو پہلے زعفران قوام میں ملائیں۔ پھر پانی اور ملائیں۔ بس تیار ہے۔

مقدار خود اک :- ۶ ماشے سے ۹ ماشے تک ہمراہ پانی یا چائے۔

افعال و اثرات :- ہر قسم کی جوارش کے افعال و اثرات، محرک جگر، مسکن اعصاب اور ممل عضلات ہیں۔ جگر کے لئے بے حد مقوی ہیں۔ مقوی معدہ و امعاء ہیں۔ منہ سے بدبو کا سما۔ پیشاب کی زیادتی۔ رنج گردہ۔ پتھری متانہ و گردہ۔ متانہ کی سردی بواسیر۔ ہیضہ اسہال مزمن۔ درد سر و جوارش مہضم کے لئے بہترین دوا ہے۔

غذی عضلاتی اکسیر

نسخہ :- پارہ اتولہ۔ گندھک آملہ سارے تولے۔

ترکیب تیاری :- پارہ اور گندھک کو اس قدر کھول کریں کہ سریرہ کی طرح سیاہ رنگ ہو جائے۔ بس تیار ہے۔

مقدار خوراک :- ہر قی تام رتی دن میں چار بار ہمراہ پانی یا چائے۔

افعال و اثرات :- ہر قسم کی رسائی کے افعال و اثرات غذی عضلاتی میں یہ دوا بے حد مقوی بدن۔ دافع امراض بلغمی پرانے اسہال۔ سوداوی۔ مہضی خون نجف قروح مقوی ہا۔ آتشک۔ جذام۔ قروح خبیثہ۔ خارش۔ واد۔ چنبیل۔ رعشہ۔ فالج لقوہ۔ دمہ۔ ذکات حس اور احتلام وغیرہ میں فوری شفا کی ضامن ہے۔ جس دوا میں ملائی جائے اس کے اثرات کو بیس گنا بڑھا دیتی ہے۔ اگر غذی عضلاتی میں یا مسہل کے ساتھ ملا کر دی جائے تو مندرجہ بالا علامات کو چند دنوں میں ہمیشہ کیلئے ختم کر دیتی ہے

غذی عضلاتی تریاق

نسخہ :- مرزج سنخ ۴ تولے۔ رائی ۴۔ سم الفار ۱۰ ماشہ۔

ترکیب تیاری :- پہلے سم الفار کو نہایت باریک پیس لیں پھر مرزج سنخ اور رائی ملا کر

خوب کھل کر یں اور حسبِ بخودی بنالیں۔

افعال و انقلاط :- یہ دوا غدی عضلاتی تمام ادویات سے فوری اثر ہے اعلیٰ درجہ کی متومی معدہ و امعاء ہے۔ ہیضہ سیسی موزی مرض کے لئے تریاق ہے۔ ہیضہ کے ہر درجہ میں مفید ہے۔ آج تک ہیضہ کا ایک بھی مریض اس سے ناکام نہیں ہوا۔ یہ دوا ہیضہ کے مریض کو پندرہ پندرہ منٹ بعد قہوہ سے دینی چاہئے۔ ایسی صورت میں جس طرح دوا کا وقفہ کم سے کم کیا جاتا ہے اس طرح دوا کی مقدار خوراک دگنی کر دیں۔ صرف تیسری خوراک سے ہیضہ کی تمام علامات ختم ہو کر صحت کامل ہو جاتی ہے۔ کاسر ریا ج ہے۔ ایسے مریض جو کسی وجہ سے بولنا بند ہو چکے ہوں ان کیلئے اس سے بہتر کوئی دوا نہیں ہے۔ اس کا زبان پر ملنا اور کھلنا ضروری ہے۔ گلے کو صاف کرتی ہے باڈے کتے کے کاٹے ہوئے مقام پر لگانا بے حد مفید ہے۔ باولے کتے کا کاٹا ہوا مریض اگر خود ہلکا رہا لگی ہو جائے تو اس وقت دوا کی خوراک کم از کم چار گنا کر دیں اور پندرہ پندرہ منٹ بعد ہمراہ قہوہ یا جس طریقہ سے مریض دوا لے سکے دیں اب حیات ثابت ہوگی۔ سستی ہونے کے باوجود جماع الفوائد ہے۔ اعصابی و عضلاتی تمام علامات کے لئے مفید ہے۔

غدی عضلاتی جو شانہ

نسخہ :- اجوائن ۳ ماشے، تیز بات ۶ ماشے، رائی ۶ ماشے چینی حسب ضرورت تو کینب تیار کی :- سب ادویات کو کو فترہ پختہ کر کے ایک پاؤ پانی میں ہلگو دیں کچھ دیر بعد آگ پر رکھ کر جوش دیں۔ جب نصف پانی رہ جائے تو اتار کر بن چھان کر چینی ملا کر تھوڑا تھوڑا پلائیں یہ دو خوراکیں ہیں۔

مقدار خوراک :- اتوار سے ۲ تولہ تک دن میں چار بار ہمراہ پانی۔

افعال و انقلاط :- پیٹ درد۔ ریا ج۔ قبض۔ ضعف عضلات بوجہ سردی تری

کے لئے بے حد مفید ہے۔ وہ تمام علامات جن میں غدی عضلاتی ملین میفندہ
ان سب علامات کے لئے بھروسہ کی دولت ہے۔

غدی عضلاتی روغن

نسخہ :- ست اجوائن اتولہ ست پودینہ ۶ ماشے روغن تارپین ۴ تولہ روغن تارامیرا ۱ پاؤ
ترکیب تیاری :- پہلے ست اجوائن اور ست پودینہ کو ملا کر ایک صاف شیشی میں ملا
لیں۔ تھوڑی دیر بعد اس میں روغن تابہین ملا لیں تاکہ تمام ست اچھی طرح حل ہو
جائیں۔ اس کے بعد اس میں روغن تارامیرا ملا لیں۔ بس غدی عضلاتی روغن
تیار ہو جائے گا۔

ترکیب استعمال :- بیرونی طور پر استعمال ہوتا ہے۔ مقام ماؤف پر ہلکی ہلکی
مالش کر کے اوپر کپڑا باندھ دیں۔

افعال و اثرات :- یہ روغن بیرونی طور پر استعمال ہوتا ہے۔ وجع المفاصل، جوڑوں
کا درد، جوڑوں کا پتھرا جانا، درد سر، درد سینہ اور نمونیا میں پسلیوں پر مالش کرنے
سے فوراً درد دور ہو جاتا ہے۔ چونکہ گرم خشک ہے۔ اس لئے دم اور چوٹ کے
مقام پر لگانے سے دم کو تحلیل کرتا ہے۔ درد کان، بہروپن اور درد دانت وغیرہ
کے لئے اب حیات ہے غدی عضلاتی طلا کا کام بھی دیتا ہے عضو مخصوص کی تمام
عضلاتی علامات کے لئے بے حد مفید ہے۔

غدی عضلاتی کحل

نسخہ :- مایراں چینی اتولہ ۶ مغز تخم نیم ۲ تولے۔

ترکیب تیاری :- مسلسل دو گھنٹہ تک کھل کریں۔ بس تیار ہے۔

افعال و اثرات :- آنکھوں کی تمام عضلاتی علامات کے لئے بے حد
مفید دوا ہے۔

غذی اعصابی محرکات (گرم تر)

غذی اعصابی تمام نسخہ جات غدد و جگر کو مشینی طرز پر تحریک دیتے ہیں۔ ان تمام نسخہ جات کا مزاج گرم تر ہے۔ غلط صفرا پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ خارج بھی کرتے ہیں۔ درجہ جات کے مطابق افعال اثرات میں فرق ہے۔ مرض کی خدیہ صورت میں طین، مسہل، اکیر اور تریاق دس پندرہ منٹ بعد دیتے جائیں تاکہ مرض پر فوری کنٹرول ہو کر تمام علامات ختم ہو جائیں۔ جیسے جیسے مرض کا زور کم ہوتا جائے دوا کا وقفہ بڑھا کر تین گھنٹے کر دیں۔

غذی اعصابی شدید

نسخہ :- زنجبیل (سونٹھ) ۵ تولے، نوٹا اور ٹھیکری ۱۲ تولے مزج سیاہ اتولہ ترکیب تیاری :- سب ادویات کو باریک پیس کر سفوف بنیاد کریں۔ بس تیار ہے :- مقدار خوراک :- ۴ رتی تا ۸ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ پانی دودھ یا مناسب خربت افعال و اثرات :- یہ دوا غذی عضلاتی تمام علامات کو فوراً ختم کر دیتی ہے۔ یرقان، برقم کی ہوا سیر، صفرا کی زیادتی، پیشاب میں جلن و سوزش، پھوڑے پھینسیاں، خارش، جبرانی پیش، عظم الطحال و عظم جگر کے لئے بڑے بھر و مسک دوا ہے صفراوی بخاروں کے لئے بے حد مفید ہے۔ استسقا کے لئے دعویٰ کی دوا ہے :- صرف چند دنوں میں پانی خارج کر دیتی ہے بلکہ آئندہ پانی پڑنے سے روکتی ہے اگر ہاتھ یا پاؤں پر ورم یا ماس آجائے تو اس کے استعمال سے دو تین دن میں ورم اتر جاتا ہے۔ بالیو یا مراتی بلکہ جنوں تک کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے

کثرت طمت کو صرف چل دن میں درست کر دیتی ہے۔ وجع المفاصل، ریاحی دردوں سرعت انزال، احتلام کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ کثرت طمت کے لئے اس کے ساتھ اعصابی غذی تریاق ملا کر دینے سے شاید ازواج برآمد ہوتے ہیں۔

غذی اعصابی ملیں

نسخہ :- غذی اعصابی شدیدہ تولے شناکی ۵ تولے۔

ترکیب تیاری :- غذی اعصابی شدیدہ سفوف شدہ میں شناکی باریک پیس کر شامل کر لیں پس تیار ہے۔

مقدار خوراک :- ۴ رتی تا ۵ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ پانی

افعال و اخراجات :- اس کے افعال و اخراجات غذی اعصابی شدیدہ سے بہت بہتر ہیں۔ جن علامات کے لئے غذی اعصابی شدیدہ مفید ہے۔ ان کے لئے یہ مجد مفید ہے یہ مریض کو صرف قبض ہونے کی صورت میں دی جاتی ہے اگر قبض نہ ہو تو غذی اعصابی شدیدہ دیں۔ ورنہ ملیں۔

غذی اعصابی مسہل

نسخہ :- سہاگہ بریاں ۵ تولے۔ قلعی شورہ ۱۲ تولے۔ ریونڈ عصارہ اتولہ

ترکیب تیاری :- پہلے سہاگہ کو تولے پر بریاں کر لیں پھر باقی دوائیں ملا کر خوب کھل کر لیں۔ پس تیار ہے۔

مقدار خوراک :- ۲ رتی یا ۴ رتی دن میں چار بار ہمراہ پانی یا مناسب بدقہ

افعال و اخراجات :- اس کے افعال و اخراجات غذی اعصابی ملیں سے بہت

زیادہ تیز ہیں۔ غذی عضلاتی تمام علامات کو درست کر دیتی ہے۔ جن علامات

کے لئے غذی اعصابی شدیدہ یا ملیں مفید ہیں ان کے لئے استعمال ہوتا ہے

یہ ایک بالکل بے ضرر مسہل ہے یہ صفرا کا بہترین مسہل بھی ہے اس کے صفرا

کے مہل کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔

غدی اعصابی مقوی (البوب)

نسخہ :- مغز چلوڑہ ۲ تولے مغز اخروٹ ۲ تولے مغز فندق ۲ تولے بجنڈ مغز ۲ تولے
مغز خربوزہ ۲ تولے مغز خیابین ۲ تولے مغز پنہ دانہ ۲ تولے ثعلب مصری ۲ تولے
بادام شیریں ۲ تولے تخم گند ۲ تولے تخم پیاز ۲ تولے شہد سرچند
ترکیب تیار کی :- تمام ادویات کا باریک سفوف تیار کر کے تین گنا صہ چند
شہد کا قوام بنا کر لبوب تیار کریں۔

مقدار خوراک :- ۶ ماشے سے ۹ ماشے تک دن میں تین بار مناسب بدرقہ
افعال و اثرات :- غدی عضلاتی تمام علامات کو ختم کرنے کے لئے بے حد مفید ہے۔
قوت باہ کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔ جگر و گردوں کو تقویت دے کر قوت
باہ میں اضافہ کرتا ہے۔

غدی اعصابی اکسیر

نسخہ :- زنجبیل ۴ تولے لٹفل سیاہ ۳ تولے نوشادر ۳ تولے بڑتال ورقہ اتولہ
ترکیب تیار کی :- پہلے بڑتال کو خوب سزمہ کی طرح باریک پس میں پھرائی ادویہ
کو باریک پس کر بڑتال میں ملا کر خوب کھری کریں۔ جب تمام دوائیں مل جائیں
اور مرکب کا رنگ زرد سی مائل ہو جائے تو تیار ہے۔

نوٹ :- بڑتال ورقہ کو کشتہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مقدار خوراک :- ۳ رتی تا ۴ رتی دن میں چار بار ہمراہ بدرقہ مناسب

افعال و اثرات :- غدی عضلاتی تمام علامات کو فوراً ختم کر دیتی ہے صفرا کی
زیادتی۔ پشیاہ کی زردی اور جلیں پیٹ میں مردہ غدی کھائی اور ہر قسم کے
اخراج خون کو روکتی ہے۔ سہل دوق کے لئے بہتہ میں دوا ہے۔ سودا کی بخار کو

اور تپ محرقہ کے آخری درجہ میں پیام شفا ثابت ہوتی ہے۔ استسقار تپ، یرقان۔ سورالتینہ کے لئے خاص چیز ہے۔ ہاتھ پاؤں کے ورم۔ صفرا کی نفاثات اور ریاخ شکم کے لئے اعلیٰ درجے کی دوا ہے۔

غدی اعصابی تریاق

نسخہ :- شیر مدار ۲ تولے سہاگہ ۲ تولے زنجبیل ۵ تولے۔ پیلا مول ۲ تولے ترکیب تیدی :- شیر مدار کے علاوہ باقی تمام ادویات کو باریک پیس لیں۔ پھر شیر مدار میں ملا کر خوب کھل کریں۔ بس تیار ہے۔

مقدار خوراک :- ۲ رتی تمام رتی دن میں چار بار ہمراہ مناسب مدرقہ افعال و اثرات :- یہ غدی اعصابی تمام نسخہ جات سے تیز اثر ہے۔ جگر کو مغنی طور پر تحریک دیتا ہے۔ ایسے مریض جو وجع المفاصل گتھیا کی وجہ سے چلنے پھرنے سے بھی معذور ہو چکے ہوں ان کے لئے نعمت ہے۔ خشک دمہ۔ تپ دق۔ عضلاتی فالج اور بوا سیر کے لئے تریاق ثابت ہوتی ہے۔ اگر قبض ہو تو اس کے ساتھ غدی اعصابی مسبل استعمال کرنا چاہئے۔

غدی اعصابی جو شانہ

نسخہ :- افیتمون ۶ ماشے انیسوں ۶ ماشے بادیان ۶ ماشے زنجبیل ۶ ماشے۔ ترکیب تیاری :- کوفتہ بچھڑ کر کے ایک پاؤ پاؤں میں بھگو دیں۔ دم آگ پر حرک گرم کریں جب آدھا پانی چل جائے تو اتار کر پین چھان کر حسب ضرورت جینی مٹا کر پلائیں۔ یہ دوا خوراکیں ہیں۔ اس کا شربت بھی بنا یا جاسکتا ہے۔

مقدار خوراک :- ۲ تولے تا ۵ تولے دن میں چار بار

افعال و اثرات :- غدی عضلاتی تمام علامات کے لئے مفید ہے۔

غدی اعصابی روغن

نسخہ :- مشک کا فورم ۲ تولے ۔ ست پودینہ اتولہ روغن بیدالنجیرا پاؤ روغن نارین تم تولہ ترکیب تیاری :- پہلے کا فور اور ست پودینہ کو روغن نارین میں حل کر لیں ۔ پھر روغن بیدالنجیر ملا دیں ۔ بس تیار ہے ۔

طریقہ استعمال :- مقام ماؤف پر ہلکی ہلکی مالش کریں ۔

افعال و اثرات :- غدی عضلاتی علامات کو ختم کرنے کے لئے بے حد مفید ہے ۔
جگر و غد میں مقامی طور پر مشینی تحریک پیدا کرتا ہے ۔ سوداوی خارش ۔ درد رتج ۔ درد کان ۔ درد دانت ۔ اندرونی طور پر درد پیٹ ۔ اچھارہ ۔ قبض اور بیچش وغیرہ کے لئے بے حد مفید ہے ۔

غدی اعصابی قطور

نسخہ :- نوٹا اور ٹیکری ۶ ماشے ۔ ہلدی اتولہ ست پودینا ۱ ماشہ عرق بادیان اتولہ ترکیب تیاری :- تمام ادویات کو محوڑا محوڑا عرق ڈال کر کھل کر لیں ۔ اس کے بعد بن جھان کر رکھ لیں ۔ بس تیار ہے ۔

طریقہ استعمال :- قطرہ قطرہ آنکھ میں ڈالیں ۔

افعال و اثرات :- غدی عضلاتی آشوب چشم کے لئے بے حد مفید ہے ۔
مرتبانہ کے لئے بھی انتہائی مفید ہے ۔

اعصابی غدی خرابیاں (ترگرم)

اعصابی غدی تمام نسجہ جات و مانع و اعصاب کو یکساں وی طور پر تحریک دیتے ہیں۔ ان نسجہ جات کا مزاج ترگرم ہے۔ غلط طعم پیدا کر کے جسم میں جمع کرتے ہیں درجہات کے مطابق افعال و اثرات میں فرق ہے۔ مرض کی شدید صورتوں میں طین۔ مسہل۔ اکسیر اور تریاق دس پندرہ منٹ بعد دینے جائیں تاکہ مرض پر فوری کنٹرول کیا جاسکے۔ جیسے جیسے مرض کا زور کم ہوتا جائے۔ دوا کا وقفہ بڑھا کر تین گھنٹے کر دیں۔

اعصابی غدی طین

نسجہ:- سہاگہ بریاں، تولے، طٹھی، تولے شیر عشر، تولہ، ریونڈ، خطائی، اتولے ترکیب تیار می:- پہلے سہاگہ کو بریاں کر لیں پھر طٹھی اور سہاگہ کو باریک پیس کر پندرہ عشر میں ملا کر خوب کھول کر دیں۔

مقدار خوراک:- ہر رتی تا امانتہ دن میں چار بار ہمراہ مناسب مقدار۔ افعال و اثرات:- یہ دوا دماغ و اعصاب میں تحریک پیدا کرتا ہے اس لئے سوناگ۔ تقطیر البیل۔ دافع سوزشیں۔ گردہ و مثانہ اور امعاء۔ دافع حرارت۔ تہاوق کثرت الطث۔ سہل غدی نزول۔ کھانسی۔ غدی دماغ سرعت انزال۔ غدی ٹیکوریا جو طین کے ساتھ ہو۔ چھپاکی و میوہ کے لئے بے حد مفید ہے۔ غدی تحریک کی ہر علامت کے لئے میوہ کی دوا ہے۔ ہر قسم کے اخراج خون کو بند کرتا ہے۔

اعصابی غدی مسہل

نسجہ:- اعصابی غدی طین، اتولے، سقمونیا، اتولے

ترکیب تیاری :- باریک پیس کر مخزوی گوبیاں بنالیں۔ بس تیار ہے۔
 مقدار خوراک :- ایک گولی تا ۲ گولی دن میں چار بار ہمراہ مناسب مدتہ۔
 افعال و اثرات :- دماغ و اعصاب میں کیمیائی تحریک دینے کے لئے فوری اثر ہے
 غذائی تحریک کی تمام علامات کے لئے آب حیات ہے۔ جسم سے صفرا کو خارج کرتا
 ہے۔ جن علامات میں اعصابی غذائی ملین مفید ہے۔ ان کے لئے بچہ مفید ہے۔
اعصابی غذائی اکسیر

نسخہ :- حجر الیہود اتولہ۔ نوشادرا اتولہ۔ الہنجی خرد اتولہ کبر البشمی اتولہ۔ چینی ۵ تولے
 ترکیب تیاری :- تمام ادویات کو سرمہ کی طرح باریک پیس لیں۔
 افعال و اثرات :- یہ دوا صفرا کی زیادتی۔ پیشاب کی زردی اور ملین پیٹ میں مروڑ
 غذائی کھانسی اور ہر قسم کے اعراض خون کو روکتی ہے۔ دق و سل کے لئے بے حد مفید ہے۔
اعصابی غذائی مقوی حلوہ

نسخہ :- نشاستہ گندم ۵ تولے۔ مغز کدو ۵ تولے۔ مغز خیاریں ۵ تولے۔ گوند کیکر
 ۵ تولے روغن زرد ۴ چھٹانک مغز بادام ۵ تولے۔ چینی ۳ پاؤں
 ترکیب تیاری :- پہلے گوند اور نشاستہ کو گھی میں بھون لیں۔ پھر مغزیات کو کوٹ
 لیں۔ بھونتے بھونتے نشاستہ میں چینی اور مغزیات ڈال کر خوب اچھی طرح چھج
 سے پلاتے رہیں بس تیار ہے۔ اگر خشک رکھنا ہے تو ویسے ہی ٹھیک ہے اور اگر
 نرم کرنا چاہیں تو تھوڑا سا عرق گلاب ڈال دیں۔ تاکہ سمجھن کا قوام بن جائے۔
 مقدار خوراک ۲ تولے سے ۵ تولے تک صبح و شام ہمراہ دودھ

افعال و اثرات :- دماغ و اعصاب کو کیمیائی طور پر تحریک دینے کے لئے بچہ
 لذیذ اور مفید مٹھائی ہے کیونکہ اس کے اجزاء مغزیات اور روغن پر مشتمل ہیں اس
 لئے یہ دوا دماغ کے لئے بے حد مفید ہے۔ گرمی خشکی کو ختم کر کے موٹاپا پیدا کرتی ہے

نظر کے لئے بے حد مفید ہے۔ خصوصاً جب مریض نے موتیانہ کا پرنسپل کرایا ہو۔ سرعتِ انزال کے مریضوں کے لئے خاص تحفہ ہے۔ سوزشِ اسحاق کے لئے اعلیٰ درجے کی دوا ہے۔ پیٹ میں جلن اور ترش ڈکاروں کے لئے مفید ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی مقوی دماغِ نسخہ آج تک نظر سے نہیں گورا۔

اعصابی غدی تریاق

نسخہ ہے :- شیرِ عشرہ تولے۔ نوشادر ٹھیکری ۵ تولے۔ سہاگہ ۵ تولے۔ بدی ۱۰ تولے۔

ت ترکیبِ تیاری :- سب دواؤں کو کوفتہ بختہ کر کے لوبے کی کڑا ہی میں ڈال کر آگ پر رکھیں۔ جب شیرِ عشرہ دواؤں میں جذب ہو جائے جس کی پہچان یہ ہے کہ مرکب کا رنگ بکاسیا ہی مائل ہو جائے تو فوراً آگ سے اُتار کر ایک پیس لیں اور حسبِ نسخہ دی گویاں بنالیں۔

نوٹ :- یہ مرکب جب آگ پر گرم ہوتا ہے تو اس میں سے سیفدرنگ کا دھواں نکلتا ہے جو نہ ہر گاہ ہوتا ہے۔ اس سے بچنا چاہیے۔

مقدارِ خوراک :- ایک گولی سے ۲ گولی تک دن میں چار بار ہمراہ مناسب بدلتہ اس دوا کو پہلے ایک گولی سے شروع کریں جب تک مریض کو قے اور ابکیاں نہ آئیں اس وقت تک دوا کی مقدار خوراک بڑھاتے جائیں۔ خواہ ایک وقت میں چار گولی تک نہ دینی پڑیں۔ یہ اس کا بہت بڑا راز ہے۔ جب مریض کو قے آجائے اس حد تک مقدار خود اک متعین کر لیں۔ خیال رہے کہ قے کو نہ آئے البتہ کبھی کبھی ابکیاں آتی رہیں۔

افعال و اثرات :- تریاقِ اصغر کے نام سے مشہور ہے۔ یہ دہی نسخہ ہے جسے

تو اعصابی غدی تریاق کے ساتھ اس جو شانہ کا استعمال سونے پر سہاگہ کام کرنا ہے۔ ضعف قلب۔ ہائی بلڈ پریشر۔ غذائی کھانسی۔ سوزش معہ دامتعا اور حرارت کا بڑھ جانا وغیرہ علامات کے لئے بے حد مفید ہے۔

اعصابی غدی روغن

نسخہ :- بیر عشرہ تولے۔ کافور اتولہ۔ روغن تارپین ۲ تولے۔ روغن کبندہ پاؤ ترکیب تیاری :- پہلے روغن کبندہ اور بیر عشرہ کو آگ پر گرم کریں جب بیر عشرہ جل جائے تو اتار کر رکھ لیں۔ روغن تارپین میں کافور ڈال دیں۔ تھوڑی دیر میں حل ہو جائے گا۔ پھر اس روغن کو روغن کبندہ میں ملا دیں۔ پس تیار ہے۔
طریقہ استعمال :- مقام ماؤف پر ہلکی ہلکی مالش کریں۔

افعال و اثرات :- مقامی طور پر اعصاب و دماغ کو کیسادی تحریک دیتا ہے غدی تحریک کی تمام علامات کے لئے فوری اثر ہے۔ داد۔ چنبل اور خارش کے لئے مفید ہے۔ ہر ایسر پر مقامی طور پر لگانا بے حد مفید ثابت ہوتا ہے۔

اعصابی غدی قطور

نسخہ :- کافور ۲ ہٹے۔ سہاگہ ۲ تولے۔ عرق بادیاں البتہ ترکیب تیاری :- سب دواؤں کو خوب کھل کریں۔ پھر عرق شامل کر کے بن چھان کر رکھ لیں پس تیار ہے۔

طریقہ استعمال :- قطرہ قطرہ آنکھوں میں ڈالیں۔
افعال و اثرات :- آنکھوں کی غدی سوزش کے لئے بہترین دوا ہے۔

خاندانی محربات

اکسیر جگر

ھوالشانی: ترہیل، شندہ، تیز پات، اجوائن دیسی، پودینہ دیسی

۱ پاؤ ۱ پاؤ ۱ پاؤ ۱ پاؤ ۱ پاؤ

پتری فولاد عرق اذرائی یا لکڑی کس و ایسکا۔ چینی۔ درادنج عقرلی

۵ اترلہ ۱۰ اترلہ ۱۰ سیر ۱ پاؤ

تسکب تیار ی: سوائے پتری فولاد اور عرق اذرائی کے سب ادویات کو

کوٹ کر بندہ برپانی میں بھگو دیں۔ صبح بارہ بول عرق کشید کریں جب

ضرورت پینی ملا کر شربت تیار کریں۔

مقدار خوراک: ۷ ماخہ تا اترلہ دن میں تین بار ہمراہ پانی یا چائے۔

افعال و افروات: عضلاتی، غدی مقوی شربت ہے۔ اکسیر جگر لین ہوا

کی مایہ نماز دوا ہے۔ بے مد مقوی قلب ہے۔ معدہ و جگر کو تقویت دے کر یروں

خون پیدا کرتا ہے۔ شربت فولادیکہ بدل ہے۔ ضعف معدہ، بد ہضمی،

ضعف اشتہا کے لئے خاص چیز ہے۔ ان لوگوں کے لئے جنہیں

کھایا پیا نہیں گتا۔ ان کے لئے تو ایک نعمت ہے۔ ضعف

قلب کے مریضوں میں حیران کن مقوی اثر دکھاتا ہے۔

حَب اِیْمِی

هو الشافی : افسیتین رومی، ۴ تولہ۔ اسکو دوس، ۴ تولہ بکشتہ اندانی
۲ تولہ۔ بلاد، ایک تولہ۔ مصبر اتولہ۔

ترکیب تیادی: سب ادویات کو بار یک پس کر بخودی گولیاں بنا لیں
مقدار خود اک: ایک ایک گولی دن میں تین یا چار بار ہمراہ پانی یا چائے۔
افعال و اثرات: افعال و اثرات میں عضلاتی عذی ہے۔ تمام اعصابی علامات کو
ختم کرنے کے لئے ایسی اثرات رکھتی ہے۔ انجہانی درجہ کی محرک قلب دوا ہے نامری
جرمان۔ موٹاپے کے لئے تریاتی اثرات کی حامل ہے۔ پیشاب کی گرفت کو
فوراً روک دیتی ہے۔ سیلان الرحم، ضعف رحم، بوجہ رطوبت اور رطوبتی امراض
ادھی درمدول اور عشرہ کے لئے لاجواب ہے۔

نوٹ: بھلاہ کو مدبر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایسے ہی بار یک پس
کر شامل کریں۔

شربت میفہ النساء

هو الشافی: میٹھ ۲ تولے، سوئے ۲ تولہ، اجوان دلی،
۲ تولہ۔ تخم سن ۲ تولہ۔ میٹھے ۲ تولہ۔ کپاس کی خشک ڈوڈی
۵ تولہ۔ بنڈال ڈوڈہ (گھگرویل) ۱ تولہ۔ چینی ابھر

ترکیب تیادی: سب دواؤں کو کونہ بیختہ کر کے ڈیرہ سیر پانی میں ملجو
دیں۔ پھر آگ پر گرم کریں۔ جب نصف سیر پانی رہ جائے تو پٹن چھان کر چینی شامل
کر کے شربت کے قوام پر لے آئیں۔

مقدار خود اک: ۴ تولہ ماہ تولہ دن میں چار بار ہمراہ پانی نیم گرم یا حسب
ضرورت گھی میں زرد کارگا کر پی لیں

افعال و اثرات: عضلاتی غدی شربت ہے۔ مد رجض ہے۔ جنض کی کمی۔ نبش
جنض، بازگولہ میں اکیس ہے۔ اس کے مسلسل استعمال سے، ہوازی کی جملہ خرابیاں
دور کر کے محل ہو جاتا ہے۔ بعض عورتیں جنہیں بیس بیس سال سے حل نہ ہو سکا
اس کے استعمال سے ان کا بانجھ پن دور ہو گیا، اور وہ اولاد جیسی نعمت سے
مالا مال ہو گئیں۔

نوٹ: جنض کے شروع ہونے سے ایک دو دن پہلے ہی شروع کرنا ضروری ہے۔
براہ نوازش حاملہ عورت کو استعمال نہ کرائیں۔ اس سے اسقاط کا سخت خطرہ ہے۔

حب مقوی خاص

ھوا الشافی: رائی مریح سنخ، کشتہ اذرائی، کشتہ فولاد، سم الفار سفید
۲۲ تولہ ۲۲ تولہ ۲۲ تولہ ۲۲ تولہ ۲۲ تولہ

توکیب تیاری: سب ادویات کو باریک پس کر سم الفار الگ باریک
میں ملا دیں اور سخمزدی گویاں بنالیں۔

مستعد ارخوداک: اگر لی تا ۲۲ گولی دن میں چار بار ہمراہ پانی یا قبوہ یا مناسب بدقہ
افعال و اثرات: افعال و اثرات میں عضلاتی غدی ہے۔ دل و عضلات کو فوراً
خحر یک دیتی ہے۔ عضلاتی غدی تمام نسوجات سے فوری اثر ہے۔ اعلیٰ درجہ کی
مقوی معدہ ہے۔ بیضہ جیسی موذی مرض کی زبانی ہے۔ صرف تیسری خوراک سے
بیضہ کا مریض تندرست ہو جاتا ہے۔ ہر درجہ میں بیضہ ہے۔ جب جسم ٹھنڈا
ہو کر تشنچ شروع ہو جائے تو دس دس منٹ بعد قبوہ سے دیں۔ اتنی شدید
صورتوں میں گولی پس کر دیں تاکہ فوراً جذب ہو کر اپنا عمل شروع کر دے۔ پہلی خوراک
ہی سے جسم گرم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ عصبی امراض کقوہ۔ فالج، ریشہ، لامرگ
ریاحی دردیں۔ قے، دمہ، نزہہ، ریشہ اس کے استعمال سے فوراً دور مہنا شروع

ہو جاتا ہے۔ ایسے مریض جو بولنا نہ ہو چکے ہوں ان کے لئے اس سے بہتر کوئی دوا نہیں۔ اس کا زبان پر طما اور کھانا ضروری ہے۔

باڈ لے کتے کے کاٹے ہوئے کے لئے آب حیات ہے تمام

اعصابی علامات کے لئے بے حد مفید ہے۔

کچلہ (کشتہ اذراقی بنانے کی آسان ترکیب)

کشتہ اذراقی (کچلہ) تیار کرنے کی بہت سی ترکیبیں ہیں۔ لیکن کوئی ترکیب بھی ایسی نہیں جس سے چند منٹوں میں کشتہ اذراقی تیار کیا جاسکے۔ عام ترکیبوں کے مطابق عموماً ایک ہفتہ سے تین ہفتہ کے اندر کشتہ تیار ہوتا ہے۔ وہ بھی باریک پوڈ نہیں بننا۔ ویسے ہی موٹے موٹے سے دانے رہتے ہیں۔ مجبوراً اس طرح استعمال کیا جاتا ہے۔ جو کشتہ کی روح کے خلاف ہے۔ کیونکہ کشتہ جات ہمیشہ انتہائی باریک ہوتے ہیں۔ اس سے کشتہ جات کی قوت تاخیر بجلی کی مانند ہوتی ہے جو کہ میں نے کئی نسخے ایسے لکھے ہیں۔ جن میں کشتہ کچلہ جزو اعظم ہے اس لئے تاہن کی سہولت کے لئے نہایت آسان ترکیب لکھ رہا ہوں۔ جس سے چند منٹوں میں بیرون کشتہ تیار کیا جاسکتا ہے۔

ترکیب تیاری :- ایک چھوٹی کڑا ہی میں ایک سر ریت ڈال کر آگ پر رکھیں۔ جب ریت گرم ہو جائے تو ایک پاؤ کچلہ سالم ڈال دیں۔ اور کسی لوہے کی سلاخ سے ہلاتے رہیں۔ تھوڑی دیر میں کچلہ گرم ہو کر عجول جائے گا۔ جب دھواں نکلتا شروع ہو تو اتار لیں۔ سرد ہونے پر ہادون دستہ سے کوٹ کر محفوظ کر لیں جتنا دل چاہے باریک پوڈر بنا سکتے ہیں۔ بس کشتہ کچلہ تیار ہے۔

نوٹ :- خیال رہے کہ کچلہ جل کر کوئلہ نہ ہو جائے۔ صرف بھون کر خاکستر رنگ ہو جائے۔

غذی اعصابی ہضم

ہوالشانی: سنڈھ ایک تولہ، مریح سیاہ ایک تولہ، فلفل دراز۔ ایک تولہ، نوشادر ٹیکری ایک تولہ، پرونیہ ۲ تولہ، گندھک آملہ سدہ ۴ تولہ، مٹھا سودا۔ ۴ تولہ، نیک خوردنی ۸ تولہ، ریوند خطائی ۴ تولہ، سونف ۴ تولہ، ترکیب تیاری: سب دواؤں کو باریک پین کر محفوظ کر لیں۔ پس غدی اعصابی چورن تیار ہے۔

مقدار خوراک ۴ رتی تا امانتہ دل میں چار بار

افعال و اثرات: میں غدی اعصابی ہے، ترش ڈکاریں، پیٹ میں ہوا کا گولہ، ریاح، بد ہضمی، درد پیٹ، مھوک نہ لگنا، قبض، خارش، مھوڑے، جھنسی، پرانی چیخس، اپہ ہضمی کے دست، احتلام مزمن، بوجہ ضعیف معدوم و بندے لئے آب حیات ہے، چند دنوں میں تمام علامات ٹھیک ہو کر صحت بحال ہو جاتی ہے۔ اس کی صرف ایک خوراک کھانے سے کھایا پیا فوراً ہضم ہو جاتا ہے، بہر مطلب میں رکھنے کے قابل ہے۔

معین حمل

ہوالشانی: پٹھوڑی سیفد بریاں — ۶ ماشہ فی خوراک طریقہ استعمال: ماہواری کی جملہ فرایاں دور کرنے کے بعد استعمال کریں۔ اگر ماہواری کی عزابی ہو تو پہلے شربت میمنہ النساء استعمال کرائیں۔ ماہواری سے پاک ہونے کے بعد نہاد منہ ہر روز پانی کھائیں صرف تین دن تک انشاء اللہ صرف تین خوراک سے حمل ہو جائیگا کستا اور بے ضرر نسخہ ہے۔ آزمائیں اور فائدہ اٹھائیں۔

جوارش املى

هُوَ الشَّافِى: املى اپاؤ، اَلُو بِنَارَا اپاؤ۔ پودینا دیسی ۵ تولہ سستو

۵ تولہ، انار دانہ ۱۰ تولہ زرنک ۱۰ تولہ منقے ۱۰ تولہ، املہ ۵ تولہ

ست لیموں ۵ تولہ۔ جینی ۲ سیر

توکیب تیاری: املى اَلُو بِنَارَا کو پانی میں بھگو دیں۔ کچھ عرصہ بعد ہاتھ صاف کر کے خوب ملیں اور چھانسی سے چھائیں۔ دوسری تمام ادویات کا باریک سفوف تیار کریں۔ املى اَلُو بِنَارَا کے زلال میں جینی ڈال کر کاڑھا قوام کر لیں پھر زرنک منقے وغیرہ کوٹ کر شامل کر دیں پھر باقی ادویہ سفوف شدہ ملا لیں۔ بس املى جوارش تیار ہے ست لیموں پکتے ہوئے قوام میں ملا لیں۔

مقدار خود آگ ۶ ماشہ تا ۱۰ تولہ دن میں تین چار بار

افعال و اقوات: کے لحاظ سے عضلاتی اعصابی ہے بے حد مقوی و محرک

قلب ہے۔ صرف ایک خوراک سے ہی دل خوش ہو جاتا ہے۔ میضہ جیسی موذی

مرض میں جب پیاس کی کثرت اور تھکے کا زور ہوتا ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی دوا

میضہ نہیں ہو سکتی۔ زبان پر لگتے ہی پیاس ختم کر دیتی ہے۔ حاملہ کی تھکے میں تو

اب حیات ہے۔ بچوں کے دست دھوئے میں فوری اثر ہے۔ خوش ذائقہ ہونے

کی وجہ سے بچے آسانی سے کھاتے ہیں۔ اعصابی تحریک کی تمام علامات کے

لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ معمول مطلب ہے۔

خصوصی محرمات

ڈاکٹر جنس راج شرما صاحب

معین حمل

لہو الشافی :- پیل کی ڈاڑھی ۴ تولہ - برادہ ہاتھی دانت ۴ تولہ تخم شوگلی ۱ تولہ ناک گیر
ترکیب تیار کی :- سب کو باریک پیس لیں - بس تیار ہے -
مقدار خوراک :- ۴ ماشہ ہمراہ تہہ دن میں تین بار سات روز تک بعد از فراغت حیض -
افعال و اثرات :- عضلاتی اعصابی ہے بے حد مقوی رحم ہے اس کے
استعمال سے اول تو پہلے ماہ ورنہ دوسرے یا تیسرے ماہ انشاء اللہ ضرور حمل ہو جائے اس
نسخہ میں کمال یہ ہے کہ اس سے لڑکھائی پیدا ہوتا ہے - اگر حمل ہو تو حمل کے دوسرے ماہ کے
خاتمہ پر یا تیسرے ماہ کے شروع میں دینے سے شرطیہ لڑکا پیدا ہوتا ہے -

نہوٹ :- اگر اس نسخہ میں رحم خرگوش خشک کر وہ ایک تولہ اور گستوری تین ماشہ
کا اضافہ کر دیا جائے تو نہایت قوی الاقوہ ہو جاتا ہے - بلکہ بانجھ کو دور کرنے کی گیسٹری جانی

اکسیر معین حمل

لہو الشافی :- تلب النجر اعلیٰ لے کر باریک پیس لیں -
مقدار خوراک :- ایک ماشہ ہمراہ تہہ بعد از فراغت حیض سات روز تک دیں
ترانہ اندر اد پوری ہوگی -

افعال و اثرات :- عضلاتی اعصابی ہے پہلے مہینہ ہی میں حمل ہو جاتا ہے - اس

میں کمال یہ ہے کہ اسقاط حمل کی غادی مریضہ کو حمل مناع بھی نہیں ہوتا اور شرطیہ لڑکا پیدا ہوتا ہے

سفوف معین حمل المعروف سفوف شریما

لھو الشافی: کنڈیاری سفید گل والی اتور۔ زیرہ سیاہ اصل اتور۔ ڈاڑھی پیل اتور۔
توکیب تیاری۔ سب کو باریک پیس لیں بس تیار ہے۔
مقدار خوراک۔ تین ماشہ دن میں تین بار ہمراہ دودھ گائے جس نے پکڑا جانا ہو۔
افعال و اثرات میں عضلاتی اعصابی ہے۔ اعلیٰ درجے کا معین حمل ہے۔ اس کے
استعمال سے کبھی ناکامی نہیں ہوتی بعد از فراغت حیض صرف تین دن کھلانے سے حل ہو جاتا
ہے۔ جو زینہ ہوتا ہے۔ اگر اس کا استعمال ایک ہفتہ تک کر لیا جائے تو ہمیشہ کے لئے سو بدل
جاتی ہے۔ اور ہمیشہ کے لئے لڑکے ہی پیدا ہوتے ہیں اگر حمل کے ڈیڑھ ماہ بعد چند دن
تک کھلایا جائے تو عمر بھر کے لئے سو تبدیل ہو جاتی ہے۔

نوسٹ۔ اگر معین حمل کے لئے استعمال کرنا مقصود ہو تو بعد از فراغت حیض کھلائیں
اگر اولاد زریزہ کے لئے استعمال کرنا ہو تو حمل کے دو ماہ بعد میسرے مینے کے پہلے ہفتے میں دیں۔

سو بدلنے کے لئے

لھو الشافی: تخم جنگ سفوف شدہ ایک ماشہ صبح ہمراہ پانی اور تخم شولگی چار عدد
بوقت شام ہمراہ آب تازہ دیں۔ یہ دوائیں حمل کے دو ماہ بعد شروع کریں اور میسرے مینے
سالم کھلاتے رہیں تو الشار اللہ لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے

جناب ڈاکٹر مہنس راج شرما صاحب فرماتے ہیں کہ میرے کس نسخہ نے تمام ہندوستان
میں تہرت حاصل کر لی ہے میں نے اس سے بہت روپیہ کمایا ہے۔ کبھی ناکامی نہیں ہوتی۔
نسخہ سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ ہمیشہ کے لئے سو تبدیل ہو جاتی ہے۔

بغیر دوا کے سوبد لئے کا طریقہ

حمل برنے کے فوراً بعد حاملہ کو صرف وہی غذا ایسی دیں جن میں کلسیم رسری (خسکی) کے اثرات پائے جائیں جن میں وہی کیمسن - پیسیر - بنزیاں - پھل - چنے کی روٹی - ترش پھل اور بلیسی روٹی شامل ہیں۔
 قانون مفرد اعضاء کے مطابق ہر عضلاتی اعضاء یا عضلاتی غدی غذا دوا اور اشیاء کے استعمال کرنے سے شریطہ لڑکا پیدا ہوتا ہے۔

حب عضلاتی غدی

ہوا لسانی : کشتہ فولاد آٹولہ - لونگ ۲ ٹولہ - جائلز ۲ ٹولہ - کچلہ مدبر ۹ ماشہ
 جلوتری ۲ ٹولہ - رائی ڈولہ - خنظل پھلکا ۲ ٹولہ -
 ترکیب تیاری :- سب کو باریک کر کے بخودی گولیاں بنالیں۔
 مقدار خوراک :- ۲ تا ۴ گولی دن میں چار بار ہمراہ پانی یا تھوہ۔
 افعال و اثرات میں خشک گرم ہیں بے حد مقوی باہ ہے جب مقوی خاص کے دائرہ تھا

مقوی حافظہ

ہوا لسانی :- تر پھلکا کھار - برہمی بوٹی کھار - کشتہ چاندی - صلاحیت عالی - طابینہ
 ترکیب :- سب دوائیں ہموزن لے کر باریک سفوف تیار کریں یا جب بخودی بنالیں
 مقدار خوراک :- ۲ تا ۴ گولی دن میں تین بار ہمراہ پانی۔
 افعال و اثرات :- میں عضلاتی اعضاء ہے یعنی ہر حرکت عضلات محل اعضاء مکن جگہ ہے۔
 صفت خاص :- اس کے چند روز استعمال کرنے سے حافظہ اس قدر تیز ہو جاتا ہے

کہ برسوں کی بھولی ہوئی باتیں یاد آ جاتی ہیں پڑھنے لکھنے سے دل نہیں ٹھنکا۔ جھوک بڑھ جاتی ہے۔ غذا جزو بدن بننے لگتی ہے۔ معمولی قبض دور ہو جاتی ہے اس کے علاوہ جڑان لیکوریا۔ زکام و دیگر طبعی امراض میں بہترین دوا ہے۔
 فوٹ۔ چونکہ اس نسخہ میں کشتہ چاندی پڑتا ہے جسے اکثر دست بتاتے ہوئے گھبراتے ہیں کسی دستانوں نے کشتہ چاندی کی ترکیب پوچھی ہے جو آسان سے آسان ہو۔ لیجئے جناب کشتہ چاندی کی ایسی آسان ترکیب جس سے چند منٹ میں کشتہ تیار ہو جاتا ہے۔

کشتہ چاندی

ہولشٹائی :- برادرہ چاندی اترلہ۔ نوشادر بھٹکری پ ۲، ۲ تولہ۔
 ترکیب تیار سی :- ایک دوہے کی کٹھی میں برادرہ چاندی ڈال کر نیچے آگ جلا میں جب خوب گرم ہو جائے۔ نو نوشادر باریک کردہ کی چٹکی دیتے جائیں، آہستہ آہستہ جب نوشادر ختم ہو جائے اور دھواں نکلنا بند ہو جائے تو آگ سے اتار لیں۔ خاکستری رنگ کا چاندی کا کشتہ تیار ہے جس نسخہ میں استعمال کرنا چاہیں کر سکتے ہیں۔
 نوٹ :- آگ خواہ کڑی کی ہو یا اسٹوپ یا سوئی گیس کی ہو کوئی فرق نہیں پڑتا۔
 افعال و اثرات :- عضلاتی اعصابی ہے بے حد مقوی قلب و عضلات ہے۔

ترقیہ باق بلڈ پریشر

ہولشٹائی :- ست ملکہ اترلہ۔ مندل سفید اترلہ کشتہ خشک اترلہ کشتہ مرجان اترلہ۔ وقت یا کشتہ چاندی اترلہ جل مرخ ۴، ۲ تولہ۔
 ترکیب تیار سی :- سب کو باریک پیس کر محفوظ کر لیں۔
 مقدار خوراک :- ہم برقی تا مائشہ دن میں تین بار ہر بار مرہ آملا یا سیب۔

۱. **انفعال و اثرات** میں اعصابی عضلاتی ہے۔ بے حد مقوی دماغ ہے۔
صفراء دسی امراض میں بھروسہ کی دوا ہے۔ سرچکرا نادل دھڑکنا۔ ہائی بلڈ پریشر اور
جریان خون کو فوراً روک دیتا ہے۔

غیر ولادت

ہلکا ستانی۔ برگ ہانس $\frac{1}{4}$ ۲ تولد۔

ترکیب تیار سی :- آدھ سیر پانی میں پکا بیٹے جب نصف رہ جائے۔ تو اتار
کو مل چھان کر ۳ ماہ سہاگہ بریان کے ساتھ پلا دیں۔ بچہ فوراً پیدا ہو جاتا ہے جب
ولادت کے وقت بچہ کی پیدائش میں رکاوٹ ہر تو اس نسخہ کے دینے سے بیس پچیس
منٹ میں بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن کبھی کبھار تین خوراک دینی پڑتی ہیں جو آدھ
آدھ گھنٹہ بعد پلا دینی چاہئیں

تشخیص مرض بذریعہ کپڑا مریض

۱۔ وہ کپڑا جو ہر وقت مریض کے جسم کے ساتھ لگا رہے اور پسینہ وغیرہ اس میں جذب
ہوتا ہے۔ اسے دیکھ کر ادد اس کی بولا احساس کر کے مرض بتائی جاسکتی ہے۔ مثلاً اگر
کپڑے سے کچی مٹی جوڑنے تو یہ کھادی ہو ہے اور مریض وطوبتی اور عصبی امراض میں
گرفتار ہے یعنی مریض میں حرارت و صفراء کی کمی ہے۔ (۱) اعصابی امراض
(۲) اگر بوتیز اور تشرش ہو تو یہ قلبی و عضلاتی سوزش ہے۔ کیونکہ اس میں حرارت
کی زیادتی سے غیر پیدا ہو جاتا ہے عضلاتی سوداوی امراض قیاس کریں۔

(۳) اگر بویں حدتہ اور سخت گرمی ہو تو سمجھ لیں کہ مریض صفراء دسی امراض میں گرفتار
ہے۔ غدی عضلاتی امراض قیاس کریں۔

جناب حکیم عبدالقیوم صاحب۔ مدنی دواخانہ۔ لائل پور۔

اکسیر مرگی

ہوا لسانی :- ہنس ایک پوٹھہ $\frac{1}{4}$ ۲ تولہ گھی دیسی ۵ تولہ ۔

ترکیب تیاری :- ہنس کو گھی میں جلا لیں بس تیار ہے ۔

طریقہ استعمال :- درے کے دقت ۱ قطرے ناک میں ڈالیں ۔ عام حالت میں تین قطرے روزانہ ڈالتے رہیں ۔

افعال و اثرات :- عضلاتی غدی ہے ۔ چند روز متواتر استعمال کرنے سے مرگی کو ہمیشہ کے لئے آرام آ جاتا ہے ۔ بعض مریضوں کے ناک سے ایک کپڑا نکلتا ہے ۔

درد گردہ

ہوا لسانی :- مہاگر بریان ۴ ماشہ شہد حسب ضرورت ۔

ترکیب :- دونوں کو ملا کر صرف ایک خوراک سے ہی ہمیشہ کے لئے درد گردہ کو آرام آ جاتا ہے ۔ (غدی اعصابی)

برائے دمہ

ہوا لسانی :- جنفل اتولہ ۔ سرخ مرچ اتولہ ۔ منقا اتولہ ۔

ترکیب تیاری :- ہر ایک کے بخودی گولیاں تیار کریں ۔

مقدار خوراک :- اتنا مرگولی دن میں چار بار ہمراہ پانی نیم گرم یا قہرہ ۔

افعال و اثرات :- عضلاتی غدی ہے پھیپھڑوں میں جسی ہوئی بلغم کو ذرا نکال دیتا ہے ۔ پاخانہ بھی خوب کھل کر آتا ہے اسکا کمال یہ ہے کہ تمام بلغم ذریعہ اسہال خارج ہو جاتا ہے ۔

ضعف باہ کے خصلت یہ امر زمین نشین کر لیں کہ اس میں ضعف باہ ہمیشہ اعصابی

تحریک ہی میں ہوتا ہے عضلاتی تحریک میں تو ضعف کا سوال ہی پیدا نہیں ۔ ہاں البتہ

غدی تحریک میں ضعف باہ ہو سکتا ہے ۔ اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ زنتشار تو ہوتا ہے مگر

مکمل ہوتا ہے۔ مکمل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جسم میں حرارت عزیز کی انتہائی کمی ہوتی ہے
 جسم کی کوپوراکر دیا جائے تو انتشار مکمل ہو کر کامیابی ہو جاتی ہے۔

ضعف باہ کی پہچان

- (۱) جس مریض کو انتشار نہ ہونے کے برابر ہو وہ اعصابی تحریک کا مریض ہے۔
 (۲) جس مریض کو انتشار تو ہو مگر نامکمل ہو وہ غدی تحریک کا مریض ہے۔

محرکات اندرونی علاج

سفوف ضعف باہ :- ہر اشانی ۱۲، لوگ ۲، تولہ ۲، تخم پیاز ۲، تولہ ۲، رائی ۴، تولہ ۲، چینی ۲ تولہ
 ترکیب تیاری :- سب کو باریک سفوف تیار کر لیں۔
 مقدار خوراک :- ۶ رتی تا ۸ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ پانی یا قہوہ۔

افعال و اثرات :- عضلاتی غدی مقوی ہیں۔
 جب ضعف باہ :- ہر اشانی ۱۲، سم الفار ۴، ماشہ ۴، رائی ۴، تولہ ۲، سرخ مرچ ۴، تولہ ۲، ذماتی
 مدہ ۳، تولہ ۲، کشتہ مس ۱، تولہ ۲۔

ترکیب تیاری :- سب کو باریک کر کے پانی کی مدد سے بخود کی گولیاں تیار کریں۔
 مقدار خوراک :- ۱ تا ۲، تولہ ۲ دن میں تین بار ہمراہ پانی یا قہوہ۔
 افعال و اثرات :- عضلاتی غدی مقوی ہے ضعف باہ نامردی تک کیلئے ایک نسخہ ہے۔
 ٹوٹے :- اس کی بجائے جب مقوی خاص بھی کام دے سکتی ہے۔ سفوف نمبر ۱
 کے ساتھ ملا کر دن میں تین چار بار دیں۔

بسیرونی علاج

مکرو :- ہر اشانی ۱۲، لوگ ۴، ماشہ ۴، دہر چینی ۴، ماشہ ۴، عقر قرعہ ۴، ماشہ ۴، رائی ۴، ماشہ ۴

ترکیب تیار کی :- ان سب کو باریک کر کے ۲ عدد پوٹلیاں تیار کر لیں۔

شام کو کسی برتن میں حسب ضرورت تیل سرسوں یا تارا میرا کے گرم کریں۔ جب تیل خوب گرم ہو جائے تو ۲ عدد پوٹلیاں تیل میں رکھ دیں۔ جب اچھی طرح گرم ہو جائیں۔ تو حسب برداشت ایک ایک پوٹلی کے کے قریب ایک گھنٹہ عضو مخصوص پر رکھ کر لیں۔ اگر زیادہ پرانی تکلیف ہو تو استرے سے بال صاف کر کے بالوں والی جگہ پر بھی ٹکڑ کر لیں۔ یہ عمل ایک ہفتہ متواتر کریں۔ ٹھنڈے پانی سے استنجاء نہ کریں۔

۲۔ ہوا لٹائی۔ سفوف حنظل تھمہ بکجہ مدبر چھ ماشے۔

ترکیب تیار کی :- ان کو ایک سیر پانی میں جوڑ دیں۔ جب نصف پانی رہ جائے تو صبح اس پانی سے استنجاء کریں پانی حسب برداشت گرم ہونا چاہیے۔

عضلاتی طلا

۳۔ ہوا لٹائی :- رنگ ۲ تولہ۔ مائی ۲ تولہ۔ ہمسیر جھوٹی ۲ تولہ۔ جمال گوشہ ازولہ یزین ۲ تولہ۔ ترکیب :- پہلے تمام دواؤں کو نہایت باریک لٹی جیسا کہ کے پھر دیزلین میں ملا کر اچھی طرح کھل کر لیں۔ جب تمام دوائیں یک جان ہو جائیں۔ تو عضلاتی طلا تیار ہے۔ طریقہ استعمال :- معروف طریقہ پر عضو مخصوص پر لگائیں۔ کوئی پستہ وغیرہ باندھنے کی ضرورت نہیں۔

نوٹ :- ایک ہفتہ ماش اور ٹکڑ کر کے کے بعد طلا استعمال کریں۔

(حکیم حاجی محمد یوسف صاحب جہانیاں)

سدا جوانی

ہوا لٹائی :- ثعلب مصری۔ موصلی سفید۔ مغز پنیر دانہ۔ چھلکا السفول

۵ تولہ - ۵ تولہ - ۵ تولہ - ۵ تولہ

ترکیب :- سوائے چھلکے باقی تمام کا بار یک سفوف تیار کر کے پھر چھلکا ملا دیں تین تیس
مقدار خوراک :- از رو سفوف حسب ضرورت دو روھ میں کھیر پکا کر کھائیں۔ کھیر پکا
وقت حسب ضرورت کھی دیجیسی ملا سکتے ہیں۔

افعال و اثرات :- اعصابی خدی میں ان لوگوں کے لئے خاص تحفہ ہیں جن کی
منی میں جرمز (کیرٹے) کسی وجہ سے ختم ہو جاتے ہیں۔ صرف ایک ماہ مسلسل کھانے
سے منی بعد جرمز اتنی پیدا ہوتی ہے کہ خزانہ پُر ہو جاتا ہے۔ لیگوریا جو خدی سوزش
سے ہرنا ہے فوراً ٹھیک ہو جاتا ہے۔

سرعت انزال :- اختلام۔ ضعف باہ وجہ منی کا خشک ہو جانا۔ عام جسمانی
کمزوری کے لئے آب حیات ہے۔ اگر سال میں ایک بار کورس کر لیا جائے تو مراد و عورت
کبھی بوڑھے نہیں ہوتے۔

سفوف مغلاظ

ھوائشانی :- تجھ درتورہ۔ نالکھانہ درتورہ بیچ ہندہ درتورہ سمندر سوکھہ درتورہ
تخم مرالہ درتورہ۔ تخم بھنگہ درتورہ۔ کشتہ قلعی ۲ درتورہ۔
ترکیب :- سب کو بار یک پیس میں بس تیار ہے۔
مقدار خوراک :- از تا ہر ماشہ دن میں تین بار۔

افعال و اثرات :- میں عضلاتی اعصابی ہے۔ تمام اعصابی علامات کیلئے مفید ہے
جریان نیکوریا سرعت انزال۔ شوگر۔ سلسل بول۔ اسہال۔ رقیق منی کو گاڑھا کرتا ہے
اعصابی ضعف باہ میں بے حد مفید ہے تا بحض ہے اس لئے اس کے
ساتھ رات سوتے وقت صابرا یک گولی دینی چاہیے۔

امساکی

ھوائشانی :- زعفران ۶ ماشہ۔ انیون از رو۔ شیر برگدہ درتورہ چار ماشہ شدہ

ترکیب :- اول چارے صاف کر کے بائیک پس میں پھر افیون اور زعفران ملا کر کھل کر ہیں۔ شیر بگدا ملا کر کھل کر ہیں۔ جب مرکب گھاڑھا ہو کہ خشک سا ہو جائے تو گولہ بنا کر اوپر آٹے کا لیپ کر میں ہلکی آگ میں گرم کر ہیں جب آٹا سرخ ہو جائے تو آگ سے نکال کر دکھ دیں بھنڈا ہونے پر بادیک کر کے خودی گولیاں تیار کر ہیں۔ مقدار خوراک :- اترتا ۲ گولی بوقت ضرورت ہمراہ دودھ یا چائے۔

افعال و اشارات میں عضلاتی اعصاب ہے۔ امساک کے شائقین کے لئے بصرہ تحفہ ہے۔ جریان لیکوریا۔ سرعت انزال کے مریضوں کو مسلسل ایک ہفتہ دینے سے مستقل آرام آجاتا ہے۔

کثرت طمث

ہوا لشفافی :- تخم سریالہ سالم اتر لہ بیج دو پہر شام ہمراہ دودھ کھانے سے شرطیہ آرام آجاتا ہے۔

جب تمام نسخہ جات ناکام ہو جائیں تو اس ملاکہ شنبہ کے کھاتے ہی خون بند ہو جاتا ہے۔
نوشہ :- غدی اعصابی یا اعصابی غدی تمام نسخہ کثرت طمث کے لئے مفید ہیں۔

حب مدر حیض

ہوا لشفافی :- بلادور اتر لہ۔ منظل سر لہ۔ رائی ۲ اتر لہ۔

ترکیب :- سب کو بادیک کر کے خودی گولیاں تیار کر ہیں۔

مقدار خوراک :- اترتا ۲ گولی دن میں تین بار ہمراہ پانی یا قہوہ۔

افعال و اشارات میں عضلاتی غدی ہے۔ بندش حیض۔ ورم رحم۔ لیکوریا۔ مثاپا۔ رحم میں چربی کا ہونا کے لئے بے حد مفید ہے۔ اگر اس کے ساتھ درج ذیل سفوف مدر حیض دیا جائے تو بانجھ پن یک دور ہو جاتا ہے۔

سُفوفِ مدرِ حیض

ھوا الشانی :- اہل ۲ تولہ۔ مرکب ۲ تولہ۔ رائی ۲ تولہ۔ کلونجی ۲ تولہ۔ سبل الطیب ۲ تولہ۔
ترکیب :- صب کو باریک کر لیں بس تیار ہے۔

مقدارِ حوراک :- ازنا ۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ پانی یا قہوہ۔
افعال و اشارات :- میں عضلاتی غدی ہے۔ امراضِ رحم میں مایہ ناز و دا ہے۔
ندش طمث۔ درم رحم۔ رسولی رحم و پیٹ۔ مٹاپا۔ رحم میں ہوا بھرنا۔ بانجھ پنِ اعصابی
تحریک کی تمام علامات میں مفید ہے۔

نوٹ :- اس کے ساتھ جب مدرِ حیض ملا کر دینے سے بہت جلد کامیابی ہو جاتی ہے
اگر پیٹ میں روڑ وغیرہ ہوں تو قہوہ میں گھی ملا کر دیں فوراً آرام آ جائے گا۔

شفافہ صلابتِ رحم

ھوا الشانی :- آبِ مکوہ تولہ۔ آبِ کاسنی ۵ تولہ۔ سہاگہ بریان ۲ تولہ
شہد خالص ۵ تولہ۔ گھی گائے ۵ تولہ۔

ترکیب تیار کی :- پیسے سہاگہ بریان کر لیں پھر آبِ مکوہ کاسنی شہد گھی ملا
کر آگ پر گرم کر لیں جب گرم ہو جائے تو سہاگہ ملا دیں بس تیار ہے۔
طریقہ استعمال :- میل کے صاف کپڑے یا دھنی پر ملا کر رحم میں شافہ کھوائیں۔
افعال و اشارات :- میں اعصابی غدی ہے۔ درم صلابتِ رحم کے لئے تریاق ہے
مسل استعمال کرنے سے رحم کی خشکی دور ہو کر بانجھ پن دور ہو جاتا ہے۔

اندامِ نہانی کی جلن۔ خارش وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے۔ اگر رحم میں پرانی خشکی
تو پردے نسخہ میں ۲ تولہ پواسیم آیوڈائیڈ باریک شدہ لانے سے فوری اثر ہو جاتا ہے۔

تریاق برص از سیاض صابر ملتانی

ہواستانی :- بلاد ارزولہ - باجی ۹ تولہ - تر بھلہ ۵ تولہ -

ترکیب :- سب کو باریک کر کے بخودی گویاں تیار کریں

مقدار خوراک :- انا ۲ گولی دن میں تین بار ہمراہ پانی یا قہوہ چائے -

افعال و اشارات :- میں عضلاتی اعصابی ہے برص جیسی موزی مرض کے لیے تریاق ہے مسلسل کھانے سے برص کے داغ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتے ہیں -

اس کے علاوہ نزلہ - زکام - ورم - شوگر - مسلسل بول - تمام اعصابی علامات کے لئے بہترین دوا ہے -

نوٹ :- اسے تیل میں ملا کر داغوں پر لگانا بھی مفید ہے -

عضلاتی غدی خاص (صابر ملتانی)

ہواستانی :- پکڑدبر ۱۲ تولہ - بلاد ۱۲ تولہ - سم الفار ۱۲ تولہ - رائی ۱۲ تولہ -

ترکیب :- سب کو کم از کم ۳ دن متواتر کھل کر کے داغ مونگے برابر گویاں تیار کریں

مقدار خوراک :- انا ۲ گولی صبح دوپہر شام ہمراہ پانی یا قہوہ -

افعال و اشارات :- میں عضلاتی غدی ہے - زبردست محرک عضلات ہے کھاتے ہی جسم میں بجلی کی طرح کام کرتی ہے -

مردانہ امراض کے لئے کامیاب دوا ہے - خاص کر ناروی کے لئے تمام اعصابی

امراض لقوی - فالج - شوگر - ذمہ مسلسل بول - زکام و بلغم کے لئے اچھی دوا ہے -

نوٹ :- اس کے ساتھ گھی کا استعمال کثرت سے کرنا چاہیے -

اگر انہیں قبض ہو تو عضلاتی غدی مسہل ساتھ ضرور دیں -

کشتہ فیلا تھو تھو ہر ترکیب :- صان بھٹے کی حسب ضرورت ٹاکی

(ٹھنڈا) لے کر اوپر دیسی گھی کا لیپ کر دیں۔ اس لیپ کے اوپر حسب ضرورت نیلا توتیلا کی ڈبیاں رکھ کر بڑی بانڈھ لیں۔ جب پڑی تیار ہو جائے۔ تو تالا میرا کا نغدہ بنا کر اوپر تلے دے کر ہسیرا دلوں کی ہوا سے بجا کر اگ دیں۔ ٹھنڈا ہونے پر نکال لیں۔ بس کشتہ تیار ہے۔

مقدار خوراکہ ۱۔ اچا دل تا ۲، چا دل ہمراہ بندہ مناسب۔
افعال و اثرات ۱۔ میں عضلاتی غدی ہے۔ اعصابی تحریک کی تمام علامات کے لئے اکسیر ہے۔ لیکوریا تو اس کے چند روزہ استعمال سے ختم ہو جاتا ہے۔
 جویاں صنعت باہ۔ مام جہانی کمزوری و مرنزلہ نکام شوگر وغیرہ کے لئے مفید ہے۔

پھولہ چشم

ہوا الشافی ۱۔ نوشادر تری والہ اترلہ۔ نمک شیشہ اترلہ۔ سنت پودینہ ۳ رتی۔
ترکیب ۱۔ دونوں کو خوب باریک کر کے محروق طریقہ پر جو ہر اڑالیں۔
طریقہ استعمال ۱۔ غدی اعصابی ہے۔ پھولہ چشم۔ اشرب چشم مزمین جس میں آنکھ سے گاڑا حالیدار مواد خارج ہوتا ہو۔ کمزوری نظر۔ کالا موتیہ آنکھوں کا پھوٹنا۔ وغیرہ میں مفید ہے۔

تپ دق

ہوا الشافی ۱۔ گلقتہ ایک پاؤ۔ سوفت پانچ تولہ۔
ترکیب ۱۔ سوفت کو باریک کر کے گلقتہ میں ملا کر اس قدر رگڑیں کہ لٹی سی بن جائے بس تیار ہے۔
مقدار خوراکہ ۱۔ ۲ تا ۴ تولہ دن میں تین بار ویسے ہی کھا کر دودھ پی لیں۔
افعال و اثرات میں اعصابی غدی ہے تپ دق کے لئے غذائے دوائی ہے۔

چند روزہ استعمال سے تپ دق سے چھٹکارا حاصل ہو جاتا ہے۔ کبھی ناکام نہیں ہوتی۔ معمول مطب ہے۔ اعصابی غدی تریاق اور غدی اعصابی میں کے ساتھ ہی کھانے کی ہدایت کی جاتی ہے جس سے حیرت انگیز نامہ ہوتا ہے۔

ترسیاق فالج

ہلہ الشافی :- شکر دومی، آٹولہ نمک خوردنی، آٹولہ خنظل، آٹولہ تارا میرا، آٹولہ ترکیب :- پیٹے شکر اور نمک کو کم از کم ۷ گھنٹے مسلسل کھل کر یں۔ پھر تارا میرا اور خنظل ملا کر اچھی طرح کھل کر کے بخوردی گولیاں بنالیں۔

مقدار خوراک :- ۱ تا ۲ گولہ دن میں چار بار ہمراہ تھوہ یا نیم گرم پانی۔
افعال اشوات میں عضلاتی غدی ہے۔ لقوی۔ فالج اور ہنگ اور دیگر تمام اعصابی امراض کے لئے آب حیات ہے۔ پیچر معدہ میں فوری اثر ہے۔
نوسٹے :- اس میں کمال یہ ہے کہ یہ اعصابی اور عضلاتی دونوں تھاریک کے امراض و علامات میں کام کرتا ہے۔

پتھری تور جو شانہ

ہلہ الشافی :- سرچھوکہ۔ کھنٹی۔ تخم کاسنی۔ تخم خربوزہ۔ شکر دیسی
۲ تولہ ۔ ۲ تولہ ۔ ۲ تولہ ۔ ۲ تولہ ۔ حسب ضرورت

ترکیب :- سب کو کونترہ بیختر کر کے ۳ پاؤ پانی میں بھگو دیں صبح اٹ پر رکھیں۔ جب تقریباً ۱/۲ سیر پانی رہ جائے تو چھان کر شکر ملا کر پلائیں۔

مقدار خوراک :- مندرجہ بالا چار غوراک کا وزن ہے۔ اس میں سے ایک یا دو غوراک اگر زیادہ تکلیف ہو تو آدھے آدھے گھنٹے بعد نیم گرم پلائیں۔ اس کے

سانڈ سفوف پتھری توڑ دیا جائے۔ تو فوری افادہ ہوتا ہے۔

افعال و اشراآت میں اعصابی مضائقہ ہے درگزر درسیح کردہ و متنازعہ
دود پتہ۔ پتھری خواہ کسی عضو میں ہو۔ ریزہ ریزہ ہو کر براقتہ پیشاب خارج ہو جاتی ہے

سفوف پتھری توڑ

لہوا کشافی۔۔ سنگ دانہ مرغ اتولہ۔ سنگ پیوند اتولہ۔ نمک خوردنی

اتر۔۔ سوڈا میٹھا اتولہ۔

ترکیبے۔۔ سبکی بادیک سفوف تیار کریں۔

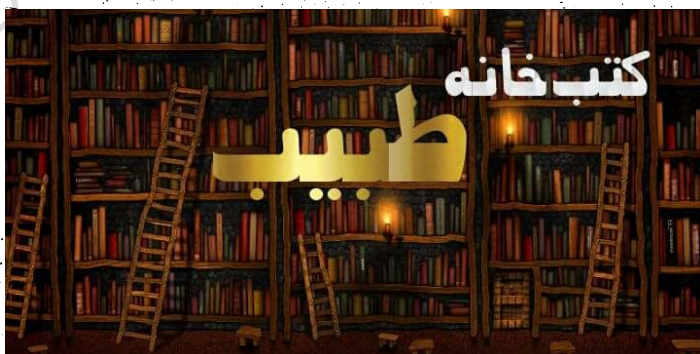
مقدار خواکے۔۔ ۲ ماقتہ ہمراہ جو شانہ پتھری توڑ دن میں چار بار۔

افعال و اشراآت میں غدی عصابی ہے۔ پتھری خوردہ گردہ شانہ۔ پتہ

جگر میں ہر بذرید پیشاب خارج کر دیتا ہے۔ گردہ گردہ ہیں بھی بے حد مفید ہے۔

نوشٹا۔۔ شدید سورتوں میں پندرہ پندرہ منٹ بعد سے کئے جاسکتے ہیں۔

تمت بالآخر



تحقیقات امراض نسوان



حکیم محمد حسین زبدۃ الحکماء
شاگرد رشید حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی

ترتیب و پیشکش

لیسین دوا خانہ و طبی کتب خانہ

علم دین سنٹر، بالمقابل کربلا گامے شاہ چوک، اردو بازار لاہور۔

☆ فون: 042-37358721 موبائل: 0301-4759408، 0333-4229479



حکیم محمد عارف دنیا پوری کی

نایاب طبی کتب

الحاج حکیم محمد یسین صاحب کی وفات کے بعد قانون مفرد اعضاء کی نشر و اشاعت کے لئے درج ذیل نئی کتب لکھ کر شائع کی گئی ہیں آج ہی طلب فرمائیں۔

- (1) میرا مطب حصہ دوم 250
- (2) طبی ڈائریکٹری حصہ اول 250
- (3) طبی ڈائریکٹری حصہ دوم 185
- (4) الرجبی اور قانون مفرد اعضاء 100
- (5) سوانح حیات الحاج حکیم محمد یسین دنیا پوری 150
- (6) قانون شفاء 150
- (7) حل شدہ وغیر حل شدہ امتحانی پرچہ جات 30
- (8) چارٹ علاج بالغذابا المفرد اعضاء 20
- (9) جلدی امراض بالمفرد اعضاء 150
- (10) تشریح فارماکوپیا 150
- (11) طبی مشورے حصہ سوم 150
- (12) ہپاٹائٹس کے مریض اپنے مرض سے خوف زدہ نہ ہوں (کتابچہ) مفت
- (13) طب یونانی اور طب پاکستانی (کتابچہ) مفت

علم دین سنٹر، بالمقابل کربلا گامے شاہ چوک، اردو بازار لاہور۔

قانون مفرد اعضاء سیکھنے والے نئے طالب علم متوجہ ہوں

قانون مفرد اعضاء تشخیص الامراض کی ایک نئی کسوٹی ہے نئے حکماء جو اسے اپناتے ہیں جلد عملی طور پر عبور حاصل نہیں کر پاتے کیونکہ اس کی چند نئی اصطلاحات ہیں تشخیص امراض قارورہ اور نبض دیکھ کر کی جاتی ہے مختصر ہونے باوجود کئی پیچیدگیاں سمجھ میں آنے سے رہ جاتی ہیں اس لئے نئے طالب علموں سے گزارش ہے کہ وہ اپنے قریبی علاقہ میں لگنے والے فری کیمپوں میں تشریف لا کر خود تشخیص امراض کے طریقوں پر عبور حاصل کریں کیونکہ ان کیمپوں میں ہر قسم کے مریض بڑی تعداد میں آتے ہیں۔

یہ فری کیمپ پاکستان کے مختلف شہروں میں لگائے جاتے ہیں ان کی تاریخ کی اطلاع ماہنامہ قانون مفرد اعضاء میں دی جاتی ہے لہذا ماہنامہ قانون مفرد اعضاء بھی اپنے نام ضرور جاری کرائیں

قانون مفرد اعضاء کے فارما کو پیکی تیار شدہ ادویات منگوانے کے لئے

فہرست کتب و ادویات مع ترجمہ

جوابی لفافہ ارسال کر کے مفت طلب فرمائیں

ماہنامہ قانون مفرد اعضاء جاری کرانے کا طریقہ

اگر آپ ماہنامہ قانون مفرد اعضاء جاری کرنا چاہتے ہیں تو سالانہ چندہ مبلغ 300 روپے مئی آڈر بھیج دیں سال بھر کے لئے ماہنامہ آپ کے نام جاری ہو جائے گا۔ اور خاص ایڈیشن کی کتاب مفت ملے گی۔

منجانب حکیم محمد عارف و حکیم محمد الیاس ناظم یلین دوا خانہ علم دین سنٹر بالمقابل کر بلا گامے شاہ اردو بازار لاہور

نوں 042-37358721 موبائل 0301-4759408

دو حاضرہ کے جدید فطری سائنسی اور انقلابی طریقہ علاج اور ”قانون مفرد اعضاء“ کا ترجمان

ماہنامہ **رہبر** قانون مفرد اعضاء لاہور

بیاؤ: حکیم محمد یسین شاگرد رشید حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی

چیف ایڈیٹر: حکیم محمد الیاس دنیاپوری



تحقیقات

طبی اصطلاحات

ڈکشنری آف قانون مفرد اعضاء

اس کتاب میں قانون مفرد اعضاء کے تحت طب کی مشکل اور پیچیدہ طبی اصطلاحات کی آسان اور سادہ انداز میں تشریح پیش کی گئی ہے قانون مفرد اعضاء چونکہ علم و فن طب میں ایک نیا طریقہ علاج ہے لہذا قانون مفرد اعضاء کی اصطلاحات کو بھی آسان انداز میں اس طرح پیش کیا گیا ہے کہ یہ کتاب قانون مفرد اعضاء کی ڈکشنری بن گئی ہے

مصنفہ و مرتبہ زبدۃ الحکماء الحاج حکیم محمد یسین شاگرد رشید حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی

یسین دوا خانہ و طبی کتب خانہ

علم دین سنٹر، بالمقابل کربلا لگے شاہ چوک، اردو بازار لاہور۔

فون: 042-37358721 موبائل: 0301-4759408، 0333-4229479